تربیتی مینوئل

مقامی قیادت
اور
مقامی نظامِ حکومت

پیش لفظ

دورِ حاضر میں سماجی خدمات اور بھلائی کے کاموں میں مصروف کارکنوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔اس اضافے میں بنیادی کردار مقامی نظامِ حکومت کا رہا ہے۔ جہاں پر بہت سارے نئے چہرے بالخصوص نوجوان خواتین و مرد سیاسی عمل کا حصہ بنے اور انہیں اپنی قائدانہ صلاحیتوں کو نکھارنے کا موقع ملا۔ان نوجوانوں کی قائدانہ صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے میں سماجی تنظیموں کا بھی بہت ہاتھ رہا ہے۔جنہوں نے مختلف موضوعات پر ان نوجوان خواتین و مردوں کو نہ صرف تربیت فراہم کی بلکہ انہیں سیاسی عمل میں شرکت کرنے کی ترغیب بھی دی تاکہ وہ مقامی لوگوں کو چن کر اُن کو سیاسی عمل کا حصہ بنائیں اور اپنے مسائل کے حل کیلئے کوششیں کریں۔

مقامی حکومتوں کا نظام پاکستان کے جمہوری تناظر میں ہمیشہ سے اہمیت کا حامل رہا ہے۔دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لیں کہ ہماری روزمرہ زندگی کا ہر لمحہ ایسی مصروفیات سے بھرا ہوا ہے جو مقامی حکومتوں کے دائرہ کار میں آتی ہیں۔ پینے کے صاف پانی کی فراہمی ہو،گلیوں اور سڑکوں کی صفائی ہو،کوڑا کرکٹ اٹھانا ہو یا نئی بستیوں اور سکیموں کے دیگر معاملات ہوں۔مقامی حکومت کے اداروں کے توسط سے ہی سرانجام پاتے ہیں۔لہٰذا مقامی حکومتوں کا یہ نظام جس قدر مستعد، فعال اور جمہوری ہوگا۔لوگوں کو اتنی ہی زیادہ آسانیاں اور آرام میسر ہوگا۔گو کہ وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے بیشتر اقدامات سے بھی عوامی مسائل اور مشکلات میں کمی آتی ہے مگر مقامی حکومتوں کا نظام عوامی مسائل کے پائیدار حل اور سہولیات کی بہتر فراہمی میں سب سے زیادہ موثر ہے۔اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ مقامی سطح پر لوگوں کی شمولیت بڑھنے سے جہاں جمہوری عمل مضبوط ہوتا ہے وہیں پر جوابدہی کا عمل بھی موثر ہوتا ہے ہمارے موجودہ جمہوری نظام میں جہاں لوگوں کے لئے اپنے نمائندوں یعنی قومی اور صوبائی اسمبلی کے ارکان سے ملاقات آسان نہیں ہوتی وہاں مقامی حکومت کے نظام میں لوگ اپنے مقامی نمائندوں سے نہایت آسانی سے جڑے رہتے ہیں اور اپنے مسائل کسی بھی وقت ان کے سامنے رکھ سکتے ہیں۔لوگوں کے یہ منتخب نمائندے چونکہ اسی علاقے میں رہائش پذیر ہوتے ہیں لہٰذا نہ صرف وہ مقامی مسائل سے اچھی طرح واقف ہوتے ہیں بلکہ ان کے حل کے لئے زیادہ محنت سے کام کرتے ہیں۔انہیں ہر وقت عوام کا سامنا کرنا ہوتا ہے۔اور وہ اپنے آپ کو عوام کے سامنے زیادہ جوابدہ محسوس کرتے ہیں۔جس کے نتیجے میں مقامی سطح پر عوامی مسائل کے حل اور ترقیاتی کاموں کا بہتر سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جس سے سب کو فائدہ پہنچتا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ مقامی حکومتوں کے قیام کا سب سے جاندار اور خوبصورت پہلو یہ ہے کہ یہ نئے سیاسی لیڈروں کی تربیت گاہ کے اولین ادارے کے طور پر کام کرتا ہے۔ان اداروں کے ذریعے لاتعداد نئے لوگ سیاست کے میدان میں داخل ہوتے ہیں اور آگے چل کر ملکی سیاست میں اپنا بھرپور کردار ادا کرتے ہیں۔ ہمارے آج کے قومی سیاستدانوں میں کئی ایسے راہنما ہیں جنھوں نے اپنی سیاسی زندگی کا آغاز مقامی حکومت کے پلیٹ فارم سے کیا تھا اور آج وہ ملکی سیاست کے بڑے دھارے میں شامل ہو چکے ہیں۔دوسری اہم بات یہ ہے کہ اس نظام کی وساطت سے بہت سی عورتوں ،نوجوانوں ، مزدوروں، اور اقلیتی نمائندوں کو بھی مقامی حکومت کا حصہ بننے کا موقع ملتا ہے جو عام حالات میں سیاسی عمل کا حصہ بننے سے محروم رہ جاتے ہیں۔اس طرح مقامی حکومتوں کا نظام وہ پہلا سیاسی ادارہ ہے جہاں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو سیاسی تربیت حاصل کرنے کا اچھا موقع ملتا ہے جو جمہوری عمل کی مضبوطی کے لئے ایک نیک شگون ہے۔

پاکستان کے چاروں صوبوں میں مقامی حکومتوں کے نئے نظام تشکیل پا چکے ہیں اور اُن پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کیلئے صوبائی حکومتیں اپنے اپنے صوبوں میں مختلف سطحوں پر کوششیں کر رہی ہیں۔ہم پُر اُمید ہیں کہ رواں سال میں چاروں صوبوں میں مقامی نظامِ حکومت رائج ہو جائیگا۔جس کے نتیجے میں پاکستان کے چاروں صوبوں میں نئے اور پرانے چہرے اس سیاسی عمل کا حصہ بن کر اپنے جمہوری کردار اور ذمہ داریوں کی ادائیگی میں نکھار پیدا کریں گے اور ترقی کے عمل کو بہتر طور پر آگے بڑھائیں گے۔

اس اہم ضرورت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ساؤتھ ایشیاء پارٹنرشپ پاکستان اور عورت فاؤنڈیشن نے پاکستان کے چاروں صوبوں میں موجود سماجی کارکنوں اور نئے مقامی نظامِ حکومت کے ممکنہ اُمیدواران کے لئے تربیتی کتابچہ تیار کیا ہے۔ یہ تربیتی کتابچہ ساؤتھ ایشیاء پارٹنرشپ پاکستان اور عورت فاؤنڈیشن کے پروگرام ''جمہوریت اور بااختیار عورت۔(جذبہ)'' کے تحت تشکیل دیا گیا ہے۔اس پروگرام پر عملدرآمد کیلئے'' گلوبل افیئر ز کینیڈا (جی اے سی)'' نے مالی معاونت فراہم کی جس پر ادارہ ہذا اُن کا مشکور ہے۔علاوہ ازیں ادارہ مقامی نظامِ حکومت کے موضوعات کے حوالے سے معلوماتی مواد کی فراہمی کو یقینی بنانے میں جناب زاہد اسلام (ماہر مقامی نظامِ حکومت) کا بیحد مشکور ہے جنھوں نے اس کتابچے کی تیاری میں تکنیکی معاونت فراہم کی۔ہم امید کرتے ہیں

کہ یہ تربیتی کتابچہ نئے منتخب نمائندوں بالخصوص خواتین کی تربیت کاری کے عمل میں معاون ثابت ہوگا۔

محمد تحسین
ایگزیکٹو ڈائریکٹر

ابتدائی گزارش

''تربیت'' بنیادی طور پر موجود علم اور آگہی کو بروئے کار لانے کے لئے انسانی مہارتوں کو بہتر بنانے کا نام ہے۔''تربیت'' کی بہترین شکل تو'' کام کرتے ہوئے سیکھنے کا عمل'' ہوتی ہے تاہم بعض اوقات تربیتی پروگراموں کے ذریعے بھی ایسا ممکن ہوسکتا ہے۔ بالخصوص انسانی مہارتوں میں نکھار لانے کے لئے تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ایسے پروگراموں کے ذریعے بنیادی انسانی مہارتوں میں بہتری لائی جاسکتی ہے۔

یہ تربیتی کتابچہ سماجی کارکنوں اور مقامی حکومتی نمائندوں کے لئے تیار کیا گیا ہے۔اس تربیت کے تین بنیادی مقاصد ہیں۔

- ☆ شرکاء کو مقامی قیادت کے تصور سے روشناس کروانا۔
- ☆ خواتین اور نوجوان کی سیاسی عمل میں شرکت کے مواقع اور درپیش مشکلات کے بارے جانکاری
- ☆...... سماجی کارکنوں، مقامی آبادی اور مقامی حکومتی نمائندوں کو مقامی حکومت کے اداروں کے بارے بنیادی معلومات کی فراہمی
- ☆...... ایسی صلاحیتوں کے بارے عملی مشقوں کا انعقاد جو بطور منتخب نمائندہ ان کی صلاحیتوں میں نکھار لائے۔

چنانچہ ان مقاصد کے پیش نظر ہمارے تربیتی سیشن کے تین حصے ہیں۔

حصہ اول: اس میں تعلیم و تربیت بارے آگہی۔مقامی قیادت کا تصور، اقسام اور ایک اچھے قائد کی خوبیوں کا ذکر شامل ہے۔

حصہ دوئم: اس حصے میں خواتین اور نوجوانوں کی سیاسی عمل میں بطور اُمیدوار اور بطور ووٹر شرکت کا تصور اور اُن کو درپیش مسائل کے بارے معلومات شامل کی گئی ہیں۔

حصہ سوئم: اس حصہ میں چاروں صوبوں میں نئے مقامی نظامِ حکومت کے قانون اور اُن میں منتخب نمائندوں کے کردار اور ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لئے ضروری مہارتوں کا ذکر شامل ہے۔

ان موضوعات پر طویل مدتی تربیت درکار ہوتی ہے مگر موجودہ وسائل اور وقت کے تناسب سے یہ تربیت بنیادی واقفیت اور آگہی تک محدود ہے۔یعنی مزید ریفریشرز کی ضرورت درکار ہوگی۔

موضوعات

تعارفی سیشن:

۱۔ رجسٹریشن، شرکاء کا تعارف

۲۔ اصول وضوابط

۳۔ سیپ۔ پاکستان اور عورت فاؤنڈیشن کا تعارف

۴۔ جمہوریت اور با اختیار عورت (جذبہ) پروگرام کا تعارف

مقامی قیادت

۱۔ مقامی قیادت کا تصور

۲۔ اقسام

۳۔ ضرورت اور اہمیت

خواتین اور نوجوانوں کی سیاسی عمل میں شمولیت

۱۔ بنیادی تصور

۲۔ سیاسی عمل میں شمولیت کے طریقے

۳۔ عورتوں کی سیاسی عمل میں شرکت کیوں ضروری ہے؟

۴۔ سیاسی عمل میں محفوظ شرکت کا تصور

پاکستان میں خواتین کی سیاسی عمل میں شرکت کی صورتحال:

۱۔ قومی وصوبائی اسمبلیوں اور سینٹ میں عورتوں کی تعداد

عورتوں کی سیاسی عمل میں شرکت

۱۔ بحیثیت ووٹر

۲۔ بحیثیت انتخابی اُمیدوار

۳۔ خواتین کی سیاسی عمل میں موثر شرکت میں درپیش مسائل اور اُن کا حل

عورتوں اور نوجوانوں کی سیاسی عمل میں شرکت کیلئے پیروکاری اور لابنگ

۱۔ سیاسی جماعتوں سے ملاقاتیں

۲۔ الیکشن کمیشن کے نمائندوں سے ملاقاتیں

۳۔ ذرائع ابلاغ کے نمائندوں سے ملاقاتیں

مقامی نظامِ حکومت کے صوبائی قوانین 2019ء

۱۔ مقامی نظامِ حکومت ایکٹ 2019ء اور پنچائیت اور نیبر ہوڈ ایکٹ 2019ء کے بنیادی خدوخال

۲۔ خیبر پختونخواہ مقامی نظامِ حکومت ایکٹ 2013ء

۳۔ بلوچستان مقامی نظامِ حکومت ایکٹ 2010ء

۴۔ سندھ مقامی نظامِ حکومت ایکٹ 2013ء

انتخابی عمل سے پہلے اور بعد میں نگرانی کا طریقہ کار اور مراحل

۱۔ الیکشن کمیشن کا انتخابی مہم کیلئے طے شدہ معیار

۲۔ انتخابی عمل کی خلاف ورزیوں کی روک تھام

۳۔ خواتین ممبران کو ہراساں کرنا اور تشدد کی روک تھام کے طریقے

تعارفی سیشن

تعارف۔تربیت کی اہمیت۔مقاصد۔طریقہ کار

حالیہ تربیت کے شرکاء

☆...... ہر تربیت کیلئے ایک مخصوص گروپ درکار ہوتا ہے۔ گروپ بناتے ہوئے کوشش کرنی چاہیئے کہ گروپ ممبران میں زیادہ سے زیادہ یکسانیت ہو۔ مثلاً یا تو بیشتر کا تعلق ایک یونین کونسل یا ضلع سے ہو یا پھران کے کام کی نوعیت ایک جیسی ہو، تبھی تربیت مؤثر نتائج حاصل ہوسکتے ہیں۔

☆...... مجوزہ تربیت مقامی حکومتی اداروں کی خواتین، نوجوان اور اقلیتی نمائندگان، مقامی آبادی کے متحرک افراد اور سماجی تنظیموں کے ممبران کی صلاحیتوں میں بہتری لانے کیلئے ہے۔

اس تربیت کو دو مراحل میں کیا جائیگا۔ اس تربیت میں جذبہ پروگرام میں شامل 25 اضلاع لاہور، ننکانہ صاحب، اوکاڑہ، راولپنڈی، فیصل آباد، لیہ، چارسدہ، جھنگ، سوات، نوشہرہ، مردان، کوئٹہ، سبی، گوادر، کراچی، ٹھٹھہ، سکھر، حیدرآباد، بے نظیر آباد/نواب شاہ، گلگت، غذر، گھوٹکی، کیچ (تربت)، پشاور، سرگودھا، کے نمائندگان شامل ہونگے۔

تربیتی کتابچے/مینوئل کا استعمال

تربیتی مینوئل سے مراد کسی بھی مخصوص گروپ کو فراہم کی جانے والی تربیت کے تربیت کاروں (ٹرینرز) کے لئے ہدایات پر مشتمل کتابچہ ہوتا ہے۔ تربیتی مینوئل میں تربیت کاروں کے لئے ہدایات کے ساتھ ساتھ موضوع سے متعلقہ بنیادی نوعیت کا معلوماتی مواد بھی موجود ہوتا ہے کیونکہ دوران تربیت ایسی معلومات فراہم کرنا بھی ضروری ہوتی ہے۔ تربیتی مینوئل کے بہتر استعمال کے لئے تربیت کاروں کی اپنی تربیت ان کی صلاحیت میں اضافہ کا باعث بنتی ہے۔

تربیت اور تعلیم میں فرق:

تعلیم بنیادی طور پر معلومات کا تبادلہ یا شعور میں اضافہ کی شکل ہے۔ یعنی تعلیم کی بدولت کسی کی بھی موضوع بارے عمومی واقفیت یا علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ تعلیم کے عمل میں کتاب، تحریری مواد اور استاد کی ضرورت ہوتی ہے جو رسمی لیکچر کے ذریعے یا مختلف تحریری مواد کو پڑھا کر اور اس کی تشریح کر کے معلومات کا تبادلہ کرتا ہے جبکہ تربیت بنیادی طور پر حاصل کردہ تعلیم کا عملی استعمال سکھانے کا عمل ہے۔ تربیت میں مہارتوں کو موضوع بحث بنایا جاتا ہے۔

سیشن انعقاد کی تیاری کیسے کی جائے؟

تربیتی کتابچہ کسی بھی تربیت کا نصاب ہوتا ہے۔اس میں سے تربیت کار تربیت کا پروگرام اور موضوعات سے متعلقہ مواد کے ہینڈ آؤٹ بناتا ہے تربیتی سیشن کا ہر مرحلہ پہلے سے طے کیا جاتا ہے۔مثلاً پہلے سیشن میں کون کون سے موضوعات پر بات کی جائے گی؟،اس کا طریقہ کار کیا ہوگا؟ نیز اسکے لئے کتنا وقت درکار ہوگا؟ اس سیشن کو کرنے کیلیئے کون کون سا معلوماتی مواد اور سامان درکار ہوگا؟ چائے اور کھانے کا وقفہ کب ہوگا؟ وغیرہ وغیرہ۔ان سب باتوں کو پہلے سے طے کیا جاتا ہے۔

تربیتی جگہ کے انتظامات:

☆ U کی شکل میں بیٹھنے کے انتظامات کے ساتھ بڑا ہال ہو۔

☆ گروپ ورک کی مشقوں کیلیئے کافی جگہ ہو۔

ہدایات برائے شرکاء

اس ورکشاپ کے بنیادی تین حصے ہیں

اول:
کسی مسئلے پر اپنی اپنی سمجھ اور علم کے مطابق سب شرکاء باہمی گفتگو کریں گے۔ اتفاق رائے سے مشترکہ نکات کی نشاندہی کریں گے اور ایسے متفقہ نکات کو چارٹ یا وائٹ بورڈ پر لکھیں گے۔

دوم:
کچھ مسائل یا ایشوز ایسے ہوں گے جن پر تربیت کار بات چیت کریں گے۔ وہ اسے سمجھانے کے عمل کے دوران تحریری مواد کا استعمال کریں گے اور ان کی بات ختم ہونے یا دوران لیکچر شرکاء سوال کر سکتے ہیں تاکہ موضوعات کی مزید وضاحت ہو۔

سوئم:

کچھ کام شرکاء گروپوں میں باہمی بحث ومباحثہ کے ساتھ کام مکمل کریں گے، گروپ میں بیٹھنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ سب شرکاء کچھ نہ کچھ حصہ ڈالیں تب کسی کام کو مکمل کریں۔ اسی طرح گروپ میں ایک ساتھی کو ذمہ دار بنایا جاتا ہے جو گروپ ممبران کی مشترکہ رائے کو سارے شرکاء میں پیش کرتا ہے۔

سیشن نمبر 1: شرکاء کی رجسٹریشن اور تعارف

مقاصد: اس سیشن کے اختتام پر:

- ☆ شرکاء اور تربیت کار ایک دوسرے کے درمیان رابطے کے خلاء کو پُر کرلیں گے جو دوستانہ ماحول میں سیکھنے کے عمل کو تقویت دے گا۔
- ☆ شرکاء ایک دوسرے کے بارے میں جان سکیں گے

دورانیہ: 35 منٹ

درکار سامان: بال پوائنٹ، مارکر، بورڈ

طریقہ کار: انفرادی مشق، گروپ ورک

تربیت کار کیلئے ہدایات: تربیت کار کیلئے ضروری ہے کہ وہ تربیت کے شروع ہونے سے پہلے تیار کردہ تمام معلوماتی مواد (ہینڈ آؤٹس) کو پڑھے اور مواد پر اتنا عبور حاصل کرلے کہ وہ شرکاء کو مطمئن کرسکے۔

سرگرمی۔1 شرکاء کا تعارف 35 منٹ

تعارف کیلئے بہت سے طریقے اختیار کیے جاسکتے ہیں۔ تربیت کار وقت اور سرگرمی کی نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی بھی طریقہ اختیار کرسکتا ہے۔ تعارف کا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ شرکا کے درمیان اجنبیت ختم ہوجائے اور وہ آسانی کے ساتھ آپس میں اور سہولت کار کے ساتھ تبادلہ ءخیال کرسکیں۔ یہاں تعارف کا جو طریقہ اختیار کیا گیا ہے وہ تین مرحلوں پر مشتمل ہے۔

- ☆ پہلے مرحلے میں تمام شرکاء اور سہولت کار اپنے بارے میں دو جملے تحریر کریں گے۔ ایک بیان درست اور دوسرا غلط ہوگا۔
- ☆ دوسرے مرحلے میں شرکاء چھوٹے گروپوں میں تقسیم ہوکر اپنے اپنے جملوں پر بات چیت کریں گے
- ☆ تیسرے مرحلے میں ہر گروپ اپنے درست بیانات کا خلاصہ پیش کرے گا اور گروپ کے ارکان خود کو بڑے گروپ سے متعارف کرائیں گے

پہلا مرحلہ۔انفرادی 5 منٹ

- ☆ شرکاء کارڈ پر اپنے بارے میں دو جملے تحریر کریں گے۔ ایک درست اور ایک غلط۔
- ☆ اپنے ساتھیوں کو مت بتائیں کہ کون سا بیان درست یا غلط ہے

مثال: 1۔ میں چار زبانیں بول سکتا ہوں۔2۔ میں نے دس برس کی عمر میں لاہور سے راولپنڈی تک تنہا سفر کیا

دوسرا مرحلہ۔گروپ ورک 15 منٹ

شرکاء کو پانچ گروپوں میں تقسیم کردیا جائے گا۔ گروپوں کی تعداد میں کمی بیشی کی جاسکتی ہے۔ گروپ کا ہر رکن باری باری اپنے لکھے گئے بیانات کے متعلق گروپ کے دوسرے ارکان کے سوالوں کے جواب دیگا۔

طریقہ کار:

1۔ دائرے میں بیٹھیں۔

2۔ جس رکن کی باری ہوگی وہ پہلے تمام گروپ ارکان کو اپنے بارے میں درج ذیل بتائے گا

☆ نام ☆ کس صوبے/شہر سے تعلق ہے

☆ تنظیم کا نام ☆ اپنے بارے میں لکھے گئے جملے

3۔ گروپ کا ایک رکن چنا جائے گا۔ دوسرے رکن باری باری اس سے اس کے بیانات سے متعلق ایک ایک سوال کریں گے۔ مثال کے طور پر تم جو چار زبانیں بول سکتے ہو ان میں 'دوست' کیلئے کیا لفظ بولا جاتا ہے؟ یا آپ نے سفر کس ذریعے سے کیا؟ ان سوالات کی مدد سے گروپ کے دیگر ارکان کو درست بیان تک پہنچنے میں مدد ملے گی۔

4۔ گروپ ارکان مل کر فیصلہ کریں گے کہ کون سا بیان درست ہے اور کون سا غلط

5۔ جب گروپ فیصلہ کرلے گا تو وہ رکن بتائے گا کہ کونسا بیان درست تھا اور کون سا غلط

6۔ گروپ کا ایک رکن گروپ کے درست بیانات کا خلاصہ فلپ چارٹ پر بنائے گا اور تیسرے مرحلے میں بڑے گروپ کے سامنے پیش کرے گا۔

تیسرا مرحلہ 10 منٹ

تمام گروپ باری باری اپنا خلاصہ پیش کریں گے اور گروپ کا رکی ہر رکن اپنا نام، عہدہ اور تنظیم کا بتا کر خود کو متعارف کرائے گا رگی۔

تربیتی جگہ کے انتظامات:

☆ U کی شکل میں بیٹھنے کے انتظامات کے ساتھ بڑا ہال ہو۔

☆ گروپ ورک کی مشقوں کیلئے کافی جگہ ہو۔

سیشن نمبر 2: ورکشاپ کے قواعد وضوابط

مقاصد: سیشن کے اختتام پر:

☆ شرکاء کی مشاورت سے ایسے اصول وضوابط بنا دیئے جائیں گے جن کی مدد سے شرکاء کے سیکھنے کا عمل سہل ہو جائے۔

☆ دورانِ تربیت کسی قسم کی مشکل پیش نہ آئے یا ایسی صورتِ حال میں طے شدہ طریقہ کار پر عمل کیا جائے۔

دورانیہ: 30 منٹ

درکار سامان: چارٹ، مارکر، کارڈ، ٹیپ، بورڈ

طریقہ کار: انفرادی مشق

تربیت کار کیلئے ہدایات: شرکاء کو اس سیشن کا مقصد بتائیں اور پہلے سے تیار کئے گئے فلپ چارٹ کو سافٹ بورڈ پر چسپاں کر دیں، چارٹ پر تربیتی ورکشاپ کیلئے کچھ اصول وضوابط پہلے سے تحریر کئے ہوئے ہوں۔ مثلاً:

☆ وقت کی پابندی کریں۔
☆ موبائل وائبریشن موڈ پر رکھیں
☆ دوسروں کی رائے کا احترام کریں
☆ اپنی باری پر بات کریں

شرکاء سے کہیں کہ تربیتی عمل کو بہتر بنانے کیلئے وہ ان اصول وضوابط میں اضافہ کریں۔ شرکاء سے یہ ضرور پوچھیں کہ وہ کیسے ماحول میں بہتر انداز میں سیکھ سکتے ہیں؟ تاکہ ایسے اصول وضوابط بنالئے جائیں جو سازگار ماحول بنانے میں مددگار رہوں۔ ان کے بتائے ہوئے اصول وضوابط کو فلپ چارٹ پر تحریر کریں۔ اگر ضروری سمجھیں تو اصول وضوابط پر کاربند رہنے کو یقینی بنانے کیلئے شرکاء پر مبنی ایک انتظامی کمیٹی بھی تشکیل دی جا سکتی ہے۔ کمیٹی میں مردوں اور خواتین کی نمائندگی رکھیں اور اس کمیٹی کے نام کسی مناسب جگہ پر لکھ دیں اور وقت کی پابندی کیلئے اس کمیٹی کو ذمہ داری سونپیں۔

سیشن نمبر 3: توقعات وخدشات

مقاصد: سیشن کے اختتام پر:

☆ شرکاء یہ بتائیں گے کہ اس موضوع کے بارے میں کیا سیکھنا چاہتے ہیں؟

☆ شرکاء ان امور کی نشاندہی کریں گے جن کی وجہ سے سیکھنے کے عمل میں رکاوٹ پیدا ہو سکتی ہے۔

دورانیہ: 30 منٹ

درکار سامان: چارٹ، مارکر، کارڈ، ٹیپ، بورڈ

طریقہ کار: انفرادی مشق

تربیت کار کیلئے ہدایات: شرکاء کو سیشن کے مقاصد بتائیں اور ان میں دو رنگوں کے کارڈز تقسیم کریں۔ انہیں کہیں کہ:

سبز رنگ کے کارڈز پر: یہ تحریر کریں کہ وہ اس ورکشاپ سے کیا سیکھنا چاہتے ہیں

پیلے رنگ کے کارڈ پر: شرکاء کے خیال کے مطابق وہ کون کون سے عوامل ہیں جو سیکھنے کے عمل میں رکاوٹ ڈال سکتے ہیں، نیز اس ضمن میں ان کو کون کون سے خدشات لاحق ہیں؟

شرکاء جب کارڈز پر اپنے خدشات اور توقعات لکھ لیں تو ان کے کارڈز کو بورڈ پر چسپاں کر دیں اور انکے بارے میں گفتگو کریں۔ شرکاء کو یہ باور کرائیں کہ ورکشاپ کے منتظمین ان کے تحفظات کا خیال رکھیں گے۔

سیشن نمبر 4: ورکشاپ کے مقاصد

مقاصد: سیشن کے اختتام پر:

- ☆ شرکاء تربیت کے مقاصد بیان کرسکیں گے
- ☆ شرکاء اپنی توقعات اور اپنے خدشات کے ساتھ تربیت کے مقاصد کا موازنہ کرسکیں گے

دورانیہ: 30 منٹ

درکار سامان: چارٹ، مارکر، کارڈ، ٹیپ، بورڈ

طریقہ کار: انفرادی مشق

تربیت کار کیلئے ہدایات: شرکاء کو تربیتی ورکشاپ کے مقاصد بتائیں۔ اس کیلئے شرکاء میں ورکشاپ کے مقاصد کا ہینڈ آؤٹ تقسیم کریں اور ہر ایک مقصد پر وضاحت سے بات کریں۔ نیز شرکاء کی توقعات اور خدشات کا مقاصد کے ساتھ موازنہ کریں۔

ہینڈ آؤٹ: ورکشاپ کے مقاصد:

☆ شرکاء کو مقامی قیادت کے تصور سے روشناس کروانا۔
☆ خواتین اور نوجوان کی سیاسی عمل میں شرکت کے مواقع اور درپیش مشکلات کے بارے جانکاری
☆...... سماجی کارکنوں، مقامی آبادی اور مقامی حکومتی نمائندوں کو مقامی حکومت کے اداروں کے بارے بنیادی معلومات کی فراہمی
☆...... ایسی صلاحیتوں کے بارے عملی مشقوں کا انعقاد جو بطور منتخب نمائندہ ان کی صلاحیتوں میں نکھار لائے۔

سیشن نمبر 5: ساؤتھ ایشیا پارٹنر شپ ۔ پاکستان اور عورت فاؤنڈیشن کا تعارف

مقاصد: شرکاء ساؤتھ ایشیا پارٹنر شپ ۔ پاکستان اور عورت فاؤنڈیشن کے بارے میں مندرجہ ذیل بیان کر سکیں گے:

تعارف اور مختصر پس منظر

اقدار

جاری منصوبے اور انکے مقاصد

دورانیہ: 30 منٹ

درکار سامان: مارکر، چارٹ، بورڈ، ٹیپ، کارڈ

طریقہ کار: انفرادی مشق، لیکچر

درکار معلوماتی مواد: ہینڈ آؤٹ نمبر 5 اور 6

تربیت کار کیلئے ہدایات: شرکاء سے پوچھیں کہ وہ ساؤتھ ایشیاء پارٹنر شپ ۔ پاکستان اور عورت فاؤنڈیشن کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟ چند لوگوں سے جوابات حاصل کرنے کے بعد دونوں تنظیموں کا مختصر تعارف پیش کریں۔

ہینڈ آؤٹ نمبر 5: ساؤتھ ایشیاء پارٹنرشپ۔ پاکستان کا تعارف

سیپ پاکستان سماجی تنظیم کی حیثیت سے 1989 سے پاکستان کے مختلف دیہی علاقوں میں بسنے والے غریب افراد، خواتین، اقلیتوں اور معذوروں کے حقوق کے لیے کام کر رہی ہے۔ سیپ پاکستان سوسائٹیز ایکٹ 1860، جوائنٹ سٹاک کمپنیز، کے تحت رجسٹر ہے۔ پاکستان میں سماجی ترقی کے شعبے سے منسلک نامور شخصیات تنظیم کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں شامل ہیں۔

جنوبی ایشیاء کے عوام کی محرومیاں، پسماندگی اور مسائل کم وبیش ایک جیسے ہیں۔ ان مسائل میں غربت، صحت، ناخواندگی، ماحولیاتی تبدیلی اور بدامنی نمایاں ترین ہیں۔ سیپ پاکستان یقین رکھتی ہے کہ ریاست اور شہریوں کے مابین تعلق اور اعتماد کسی بھی معاشرے کی ترقی کیلئے اہم ہے اور جب تک ریاست اپنے شہریوں کو ترقی کے بلاامتیاز مواقع فراہم نہیں کرے گی تب تک بنیادی مسائل کا حل اور پائیدار ترقی کا حصول ممکن نہیں۔

تنظیم ایسے سماجی نظام کے قیام کو ضروری سمجھتی ہے جہاں بولنے اور سوال کرنے پر کوئی پابندی نہ ہو، جہاں مرد وخواتین کو مساوی حقوق حاصل ہوں۔ انسانی وقار، انصاف، جمہوری اقدار اور پُر امن بقائے باہمی کا قیام ریاست کی اولین ترجیحات میں شامل ہو۔ تنظیم اسی نظریئے کو اپناتے ہوئے معاشرے کے محروم طبقات کو منظم کر کے مرکزی دھارے میں شامل کرنے کیلئے تین دہائیوں سے مصروفِ عمل ہے۔

پاکستانی معاشرے کا ایک بڑا حصہ نوجوان مرد وزن پر مشتمل ہے جن کو یکساں مواقع دے کر سمت متعین کرنے سے ایک بہتر اور خوشحال معاشرے کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے۔ تنظیم عوامی ترقی وفلاح کیلئے اُٹھائے جانے والے تمام حکومتی اقدامات کی بھرپور حمایت کرتی رہی ہے اور حکومتی اداروں اور نمائندوں کے ساتھ مل کر عوامی مسائل کی نشاندہی اور ان کے حل کیلئے شانہ بشانہ کام کر رہی ہے۔

ساؤتھ ایشیاء پارٹنرشپ پاکستان اور دیگر ہم خیال سماجی تنظیمیں مجموعی معاشرتی ترقی کیلئے ریاست کی نہ صرف مدد کر سکتی ہیں بلکہ ریاست اور شہریوں کے مابین بہترین تعلق کی بنیاد فراہم کرنے میں ہراول دستے کا کردار نبھا سکتی ہیں تاکہ ہر شہری بہترین جمہوریت، انصاف کی بروقت فراہمی اور مجموعی انسانی ترقی جیسے ثمرات سے فائدہ اُٹھا سکے جس کی یقین دہانی آئین اسلامی جمہوریہ پاکستان بھی کرتا ہے۔ آیئے ایک بہتر اور باعزت سماج کے قیام کیلئے مل کر جدوجہد کریں۔

ہینڈ آؤٹ 6: عورت فاؤنڈیشن کا تعارف

عورت پبلیکیشن اینڈ انفارمیشن سروس فاؤنڈیشن ایک غیر سرکاری اور غیر منافع بخش سیاسی ادارہ ہے جس نے اپنے کام کا آغاز 1986ء میں کیا۔ عورت فاؤنڈیشن کا مشن ایسی سول سوسائٹی اور انسانی حقوق کے نیٹ ورک کا قیام، اس کی سہل کاری اور استحکام ہے جس سے عام شہریوں میں اعتماد اور روابط کا ماحول پنپ سکے اور ملک میں خواتین کی بااختیاری کے لیے عوامی دباؤ پیدا کیا جاسکے۔

عورت فاؤنڈیشن کا نصب العین ایک انصاف، جمہوری اور ذمہ دار معاشرے کے قیام کے لیے وسیع پیمانے پر آگاہی اور ذمہ داری پیدا کرنا ہے۔ جہاں عورت اور مرد برابر تصور کیے جائیں اور جہاں وہ ایک باعزت و بااختیار زندگی گزار سکیں۔ عورت فاؤنڈیشن نے لاہور سے اپنے کام کا آغاز کیا لیکن آج اس کے کام کی وسعت ملک کے 110 سے زائد اضلاع گلگت بلتستان اور آزاد کشمیر تک پھیل چکی ہے۔

عورت فاؤنڈیشن کی بانی محترمہ نگار احمد اور محترمہ شہلا ضیاء نے عورتوں کی سیاسی، سماجی اور معاشی خودمختاری اور حکومتی ایوانوں میں ان کی شمولیت کا نظریہ انتہائی وسیع پیمانے پر پھیلایا تاکہ سماجی انصاف کا حصول ممکن بنایا جاسکے۔ عورت فاؤنڈیشن نے عورتوں کے حقوق اور ان کے ساتھ ہونیوالے تشدد، امتیازات اور ناانصافی کیخلاف ہر سطح پر اپنی آواز بلند کی ہے۔

عورت فاؤنڈیشن سول سوسائٹی، وفاقی، صوبائی اور مقامی حکومتوں کے علاوہ سیاسی جماعتوں کی بھی معاونت کرتی ہے اور فیصلہ سازوں اور عام لوگوں کے مابین مضبوط رابطے استوار کرنے کی کوشش کرتی ہے تاکہ عورتوں کے حقوق کے حوالے سے آگاہی ہو اور پاکستان میں ایک منصفانہ اور جمہوری معاشرے کا قیام ممکن بنایا جاسکے۔

سیشن نمبر 6: جمہوریت اور با اختیار عورت (جذبہ) پروگرام کا تعارف

مقاصد: اس سیشن میں شرکاء جمہوریت اور با اختیار عورت (جذبہ) پروگرام کے بارے میں جانکاری حاصل کریں گے۔

دورانیہ: **30 منٹ**

درکار سامان: مارکر، چارٹ، فلپ چارٹ, بورڈ، کارڈ۔

طریقہ کار: لیکچر، پریزینٹیشن

درکار معلوماتی مواد: ہینڈ آؤٹ نمبر 7

تربیت کار کیلئے ہدایات: شرکاء کو پروگرام کا تعارف پیش کریں۔

ہینڈ آؤٹ 7: جمہوریت اور با اختیار عورت (جذبہ) پروگرام کا تعارف

جمہوریت اور با اختیار عورت

خواتین کی سیاسی عمل میں شرکت۔ جذبہ پروگرام

جون 2019ء۔ اگست 2023ء

ساؤتھ ایشیاء پارٹنر شپ پاکستان۔	(انتظامی ادارہ)
عورت پبلیکیشن اینڈ انفارمیشن سروس فاؤنڈیشن۔	(پروگرام پر عملدر آمد کرنے والا ادارہ)
آوازِ نسواں (خواتین کی آواز)۔	تکنیکی معاونتی ادارہ

منصوبہ کا تعارف:

جمہوریت اور با اختیار عورت (جذبہ) ایک ایسا منصوبہ ہے جس کا مقصد خواتین میں صنفی برابری، ان میں اپنے حقوق کا شعور اُبھارنا اور سیاسی سرگرمیوں میں عورتوں کے بامقصد کردار کی ترویج ہے۔ ساؤتھ ایشیاء پارٹنر شپ پاکستان (سیپ۔ پاکستان) اور عورت پبلیکیشن اینڈ انفارمیشن سروس فاؤنڈیشن (عورت فاؤنڈیشن) کی یہ کاوش پاکستان کو ایک مزید پُر امن، خوشحال اور جمہوری اقدار کا حامل معاشرہ بنانے کی جانب ایک قدم ہے۔ اس منصوبہ کی بنیادی اقدار، جن میں صنفی برابری اور خواتین اور لڑکیوں کا با اختیار ہونا شامل ہیں، ایک موثر سوچ اور بہتر سماج کی عکاسی کرتی ہیں۔

جذبہ۔ خواتین کے حقوق کے حصول کی جدوجہد کو کامیاب بنانے کیلئے پاکستانی سماج کے پسماندہ اور نظرانداز کیے گئے طبقات (جن میں مذہبی و ثقافتی اقلیتیں، خواجہ سراء، خصوصی افراد اور محنت کش اکثریت شامل ہیں) کی جمہوری عمل میں شمولیت کو ناگزیر جانتا ہے۔ اس منصوبہ پر عملدر آمد کیلئے پاکستان کے چاروں صوبوں بشمول گلگت بلتستان کے 25 اضلاع کے ایسے علاقوں کا چناؤ کیا گیا ہے جن میں سیپ۔ پاکستان اور عورت فاؤنڈیشن ماضی میں مختلف ترقیاتی سرگرمیاں انجام دے چکی ہیں۔ ان (25) منتخب اضلاع کے علاوہ جذبہ میں دیگر 15 اضلاع کیلئے بھی گنجائش رکھی گئی ہے، جو ممکنہ طور پر عورتوں کی جدوجہد میں پھیلاؤ اور مزید مقامی نوعیت کی مہموں میں مدد کی ضرورت کے پیشِ نظر منصوبہ میں موجود ہیں۔

منصوبہ کی عملی ترجیحات:

ا۔ پسماندہ اور نظرانداز طبقات (جن میں مذہبی اقلیتوں، خصوصی افراد اور خواجہ سراء شامل ہیں) کو اس قابل کرنا کہ وہ حکمرانوں سے اپنے حقوق اور بہتر سماجی خدمات کا تقاضا کر سکیں۔

۲۔ خواتین اور پسماندہ طبقات کے جمہوری حقوق اور مفادات کو فیصلہ ساز اداروں کی ترجیحات میں شامل کروانا۔

منصوبہ کا دائرہ کار:

- 40 اضلاع
- 25 مخصوص اضلاع اور 15 انسانی حقوق کے حصول کیلئے پیروکاری مہموں میں شامل اضلاع

عوامی مطالبات اور اقدامات: جمہوری مطالبات کو یقینی بنانے کیلئے اپنے ووٹروں اور دیگر شراکت داروں کی موثر اور منظم شرکت کی حمایت کریں۔

سماجی خدمات کی فراہمی کیلئے درکار اقدامات: قومی، صوبائی اور ضلعی حکومتی ڈھانچے اور نمائندے اپنے حلقے کے لوگوں کے مطالبات کو موثر انداز میں مانیں اور اُن کے سامنے جوابدہ ہوں۔

منصوبہ کا دائرہ کار:

1۔	مخصوص اضلاع	=	25
2۔	مخصوص یونین کونسل (ہر ضلع میں 5)	=	125
3۔	پروگرام میں بالواسطہ شامل اضلاع	=	15
4۔	کل اضلاع	=	40
5۔	براہِ راست مستفید ہونے والے افراد (ہر ضلع میں 25X2000)	=	50,000
6۔	بالواسطہ مستفید ہونے والے افراد (ہر ضلع میں 40X5000)	=	200,000

اس منصوبہ کیلئے مجوزہ 25 اضلاع میں براہِ راست مستفید ہونے والے 50,000 افراد میں، 75 فیصد خواتین بالخصوص نوجوان خواتین (37,500) جن میں خصوصی افراد بھی شامل ہیں، جو براہِ راست اس پروگرام سے فائدہ اُٹھائیں گے۔ان خواتین میں:

ا۔ 30 فیصد یا 11,250، 18 سے 25 سال کی عمر کی نوجوان خواتین شامل ہیں۔

۲۔ 50 فیصد 25 سال سے زائد عمر کی خواتین (یعنی 18750 خواتین)

۳۔ 15 فیصد مذہبی اقلیتوں کی خواتین (بشمول نوجوان)، خواجہ سرا اور نظر انداز افراد/گروہ (5,625)

۴۔ 5 فیصد خصوصی حیثیت کی حامل (جسمانی کمزوری کا شکار) خواتین (1,875)

۵۔ 25 فیصد مختلف مکاتبِ فکر، خدمات فراہم کرنے والے اداروں کے افراد، سیاسی جماعتوں اور مذہبی اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے مرد (بشمول نوجوان) شامل ہیں۔

پروگرام میں شامل موضوعات:

خواتین پر تشدد کا خاتمہ:

گھریلو اور معاشرتی دونوں سطح پر تشدد کے عناصر سے بات چیت کر کے خواتین کیلئے محفوظ عوامی اور سیاسی جگہوں کی فراہمی کو یقینی بنانا۔

سیاست میں تشدد:

سیاست میں تشدد خواتین کی سیاسی عمل میں موثر شرکت اور نمائندگی میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ یہ منصوبہ خواتین کیلئے موثر سیاسی حکمتِ عملی کی بدولت، سیاسی جماعتوں، اُمیدواروں اور دیگر شراکت داروں کے ساتھ مذاکرات کیلئے مواقع پیدا کرے گا۔

انسانی حقوق:

یہ منصوبہ انسانی حقوق کے اہم بین الاقوامی معاہدوں پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کیلئے موثر پالیسی سازی کی نگرانی اور پیروی کرے گا۔ نیز انسانی حقوق کے اداروں کے موثر کردار اور وسائل کیلئے رابطہ کرے گا تاکہ یہ ادارے فعال فورم بن سکیں اور انسانی حقوق بالخصوص عورتوں اور مذہبی اقلیتوں کے حقوق کی خلاف ورزیوں کی روک تھام کر سکیں۔

مقامی حکومتوں کا ڈھانچہ:

تمام صوبوں میں موجود مقامی حکومتوں کے نظام پر کچھ تحفظات پائے جاتے ہیں۔اہم بات یہ ہے کہ مقامی نظامِ حکومت کو آئینی تحفظ فراہم کیا جائے اور اسے حکمرانی کے تیسرے درجے کے طور پر مانا جائے۔سیاسی جماعتوں کے ذریعے ان اداروں کیلئے خواتین اور مذہبی اقلیتوں کی نامزدگی کے معیار پر سوالیہ نشان لگانا چاہیے تاکہ اقرباء پروری سے بچا جاسکے۔

صنفی مساوات:

خواتین کی سیاسی عمل میں شرکت ۔جذبہ کا مقصد لوگوں میں شہری اور سیاسی شعور کو فروغ دینا ہے اور ملک میں بسنے والی خواتین میں حقوق وفرائض کے بارے آگاہی پیدا کرنا ہے۔اس سے حقوقِ نسواں کی حامی سوچ پیدا کی جائیگی ،حالانکہ غربت ،تشدد اور ماحولیاتی تبدیلیوں کا سب سے زیادہ اثر ان خواتین پر ہوتا ہے،لیکن پائیدار ترقی اور امن کے معاملے میں خواتین میں حقیقی تبدیلی حاصل کرنے کی زیادہ صلاحیت ہوتی ہے۔

نیا دور اور نئے تقاضے:

موجودہ بدلتے ہوئے حالات اس بات کے متقاضی ہیں کہ جذبہ میں نئی سوچ اور عمل کو فروغ دیا جائے۔اس ضرورت کے پیشِ نظر مندرجہ ذیل فوری اقدامات پر عملدرآمد انتہائی ضروری ہے۔

ا۔ٹیکنالوجی کا استعمال:	مختلف ذرائع ابلاغ مثلاً یوٹیوب،ایس ایم ایس کے ذریعے مہم چلانا،ٹاک شو اور ڈرامہ کیلئے ڈیجیٹل میڈیا فورم کے ذریعے علاقائی خواتین اور نمائندہ خواتین کے درمیان ڈیجیٹل تقسیم کو کم کرنا۔
۲۔ پارلیمانی نگرانی:	قانون سازوں کی کارکردگی پر نظر رکھنے کیلئے نگرانی کا ایک موثر نظام واضح کیا گیا ہے۔
۳۔مقامی حکومتوں میں خواتین (ڈبلیو ایل جی) گروپوں کی تشکیل اور اجراء:	مقامی حکومتوں میں خواتین (ڈبلیو ایل جی) گروپوں کی تشکیل اور اجراء کے ساتھ انہیں مقامی حکومتوں کے ساتھ جوڑنا۔
۴۔مقامی لوگوں کے صنفی سیاسی سکور کارڈ:	صنفی حساسیت پر مبنی سماجی احتساب کا آلہ
۵۔سماجی ذرائع ابلاغ:	بڑے پیمانے پر تشہیر کیلئے سماجی ذرائع ابلاغ کے ذریعے مہم،ریڈیو پیغامات،ٹی وی ٹاک شوز،پروگرام کا فیس بک پیج اور ٹیوٹر اور ویڈیو ڈاکیومنٹریز کا استعمال۔
۶۔ثقافتی تقریبات:	لوک میلے اور صوفیانہ پیغامات کا استعمال
۷۔ویڈیو ڈاکیومنٹری:	پروگرام اور کامیاب کہانیوں کی ویڈیو ڈاکیومنٹری بنانا۔
۸۔جنوبی ایشیاء کے مشاہداتی دورے:	کینیڈین رابطے (مقامی حکومتی ادارے)

اضلاع کی فہرست:

صوبہ خیبر پختونخواہ کے مخصوص اضلاع:

- ☆ مردان
- ☆ چارسدہ
- ☆ پشاور

☆ سوات
☆ نوشہرہ

عمومی اضلاع:

☆ دیر لوئر
☆ ہری پور
☆ ڈیرہ اسماعیل خان

صوبہ پنجاب کے مخصوص اضلاع:

☆ لاہور
☆ ننکانہ صاحب
☆ فیصل آباد
☆ لیہ
☆ راولپنڈی (آئی سی ٹی)
☆ سرگودھا
☆ جھنگ
☆ اوکاڑہ

صوبہ پنجاب کے عمومی اضلاع:

☆ ٹوبہ ٹیک سنگھ
☆ بھکر
☆ پاکپتن
☆ قصور
☆ خانیوال
☆ وہاڑی

صوبہ بلوچستان کے مخصوص اضلاع:

☆ گوادر
☆ تربت
☆ کوئٹہ
☆ سبی

صوبہ بلوچستان کے عمومی اضلاع:

☆ پنجگور

☆ نصیر آباد

☆ بولان

صوبہ سندھ کے مخصوص اضلاع:

☆ بینظیر آباد

☆ گھوٹکی

☆ حیدر آباد

☆ کراچی

☆ ٹھٹھہ

☆ سکھر

صوبہ سندھ کے عمومی اضلاع:

☆ نوشہرو فیروز

☆ قمبر

☆ خیر پور

حصہ اول

صنفی تصورات

جنس اور صنف

مقاصد: شرکاء کو جنس اور صنف کے مابین فرق کو واضح کرنا

وقت: 90 منٹ

درکار اشیاء: فلپ چارٹ، مارکر، ایسا کیوں ہوتا ہے ہینڈ آوٹ کی کاپیاں (ہر کہانی علیحدہ صفحے پر کاپی کریں)

طریقہ کار: گروپ ورک، بحث و مباحثہ

تربیت کار کیلئے ہدایات:

1 شرکاء کو 5 گروپوں میں تقسیم کریں (گروپ ورک وقت 35 منٹ)

2 ہر گروپ میں ایسا کیوں ہوتا ہے کی ایک کہانی تقسیم کریں اور شرکاء سے کہیں کہ گروپ میں اس نقطے پر گفتگو کریں کہ لوگوں کے سوچنے کا انداز ایسا کیوں ہے

3 گروپ میں شریک ہر شخص کی رائے کو فلپ چارٹ پر لکھیں اور گروپ کی طرف سے کوئی ایک آ کر پیش کرے۔ ہر گروپ کو 3 منٹ پیش کرنے کے لئے دیں

5 گروپ کے کام کو سراہتے ہوئے چند اہم نکات کو بنیاد بنا کر اپنی بات کا آغاز کریں کہ ہم جس معاشرے میں رہتے ہیں اس معاشرے میں مردوں کو عورتوں پر فوقیت دی جاتی ہے عورتوں اور مردوں کو مختلف کردار دیئے جاتے ہیں اور معاشرہ ان سے یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ ان کرداروں کو ایسے ہی نبھاتے رہیں گے جیسے کہ اس معاشرے میں صدیوں سے ہو رہا ہے۔ اس موقع پر صنف کا تصور متعارف کروائیں۔ (سلائیڈ 1) صنف ایک معاشرتی رویہ ہے جس کی بنیاد ہماری جنس ہوتی ہے۔ معاشرے میں جنس کی بنیاد پر کام، وسائل اور اختیارات کی تقسیم کی جاتی ہے۔ (10 منٹ)

6 جنس اور صنف کے فرق کو سلائیڈ 2 کی مدد سے واضح کریں (10 منٹ)

7 اس فرق کو مزید واضح کرنے کے لئے ایک اور سرگرمی کروائیں۔ شرکاء سے کہیں دو دو افراد آپس میں بیٹھیں اور سوچیں کہ ان کی دادی، ماں اور بیٹی یا بہن میں کیا فرق آیا ہے۔ کون سی ایسے کام تھے جو ان کی ماں یا دادی معاشرے کی وجہ سے نہیں کر سکتی تھیں لیکن ان کی بہن یا بیٹی یا وہ خود کر سکتی ہیں۔

8 اس سرگرمی کے لئے شرکاء کو 10 منٹ دیں۔

9 شرکاء سے کہیں کہ وہ سب کو بتائیں کہ انہوں نے کیا فرق دیکھا ہے (5 منٹ)

10 شرکاء کو بتائیں کہ صنف ہر دور میں بدلتی رہی ہے اور بدلتی رہے گی مگر جنس تبدیل نہیں ہوتی۔ بہت سے عوامل صنف کو تبدیل کرنے پر قادر ہوتے ہیں۔ سلائیڈ 5 کی مدد سے ان عوامل پر تفصیل بات کریں

11 شرکاء میں سے چند رضا کار لیں اور دیگر شرکاء سے کہیں کہ وہ ان کے ردعمل نوٹ کریں۔ رضا کاروں سے کہیں کہ صرف ایکشن کی مدد سے جو جملے بولے جائیں ان پر ردعمل دینا ہے۔ (10 منٹ)

12 پہلے با آواز بلند کہیں مرد بنو مرد رضا کار اس موقع پر ایسا کوئی پوز بنائیں جس سے مردانگی جھلکتی ہو۔ دیگر شرکاء سے کہیں ان کے رد عمل نوٹ کریں

13 اس کے بعد دوبارہ بلند آواز سے کہیں عورت بن عورت، شرکاء کو کہیں ان کے ردعمل نوٹ کریں اور دونوں کے مابین فرق بتائیں۔ ان کے شرکاء کو سلائیڈ 5 کی مدد سے بتائیں کہ معاشرتی کردار سازی کیا ہوتی ہے اور کون کون سے ادارے صنفی کردار سازی میں معاون ہوتے ہیں۔ اور سیشن ختم کر دیں (10 منٹ)

سلائیڈ 1

جنس اور صنف کی تعریف

جنس:

قدرت کی طرف سے مرد اور عورت کو ودیعت کی گئی حیاتیاتی یا جسمانی خصوصیات مثلاً عورت کی بچہ پیدا کرنے کی خصوصیت یا مردوں کی داڑھی اور مونچھیں۔

صنف

ایسا معاشرتی رویہ جو جنس کی بنیاد پر کام، وسائل اور اختیارات کی تقسیم کرتا ہے اور اسی بنیاد پر مرد اور عورت کے کرداروں کا تعین کرتا ہے اور انہیں یہ کردار نبھانے پر مجبور کرتا ہے۔

سلائیڈ 2

جنس اور صنف میں فرق

جنس	صنف
☆ قدرتی	☆ معاشرتی
☆ ناقابلِ تبدیل	☆ وقت کے ساتھ تبدیلی آتی ہے
☆ ہر معاشرے میں یکساں	☆ ہر معاشرے میں مختلف

سلائیڈ 3

صنفی کردار سازی

وہ معاشرتی عمل جس کے ذریعے مرد کو مرد اور عورت کو عورت کے معاشرتی کردار نبھانے کا طریقہ سکھایا جاتا ہے۔ یہ عمل معاشرے کے مختلف ادارے سکھاتے ہیں:

گھر	خاندان	محلّہ
تعلیم ادارے	ریاستی ادارے	میڈیا

سلائیڈ4

صنف کو تبدیل کرنے والے عوامل

عمر	سماجی حیثیت	کلچر
قدرتی آفات	ٹیکنالوجی	

ہینڈ آوٹ 1

ایسا کیوں ہوتا ہے؟

صورتحال

اس دفعہ ایف۔ایس۔سی کے امتحان کا نتیجہ آیا تو لوگ حیران رہ گئے کیونکہ لڑکیوں نے پری انجنیئر نگ گروپ میں لڑکوں سے زیادہ نمبر لئے ہیں اور ریاضی میں تو لڑکیوں کے اتنے اچھے نمبر آئے کہ خود بورڈ کو یقین نہیں آ رہا کہ لڑکیاں ریاضی میں اتنی اچھی بھی ہو سکتی ہیں۔

صورتحال

یعقوب اور زبیدہ دونوں میاں بیوی نوکری کرتے تھے۔ یعقوب کی نوکری خاکروب کی تھی جبکہ زبیدہ ہیڈنرس کے عہدے پر فائز تھی۔ زبیدہ کی تنخواہ یعقوب سے بہت زیادہ اچھی تھی۔ اسے ایک بہت اچھے ادارے سے شام کے لئے بھی اچھی تنخواہ پر نوکری کی آفر آ گئی جسے اس نے قبول کر لیا۔ اب دونوں میاں بیوی سارا دن مصروف رہتے۔ بچے سکول سے واپس آتے تو شام تک گھر میں اکیلے رہتے اور پڑھائی کی طرف بھی دھیان نہ دیتے جس سے ان کی کارکردگی متاثر ہونے لگی۔ جب تیسری ٹرم کا رزلٹ اچھا نہیں آیا تو دونوں نے صورتحال کا جائزہ لیا اور انہیں احساس ہوا چونکہ وہ دونوں مصروف ہو گئے ہیں اور بچوں کو وقت نہیں دے رہے یہ اس کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ دونوں نے ایک فیصلہ کیا اور یعقوب نے نوکری چھوڑ دی۔ اب وہ گھر اور بچوں کی دیکھ بھال کرتا ہے اور اس کی بیوی نوکری کرتی ہے۔ وہ دونوں اپنے اس فیصلے سے خوش ہیں لیکن خاندان اور محلے والوں نے دونوں کا جینا محال کر دیا ہے۔

صورتحال

ڈرامہ میرے پاس تم ہو کی ہیروئین جب اپنے شوہر کو چھوڑ کر دوسرے شادی شدہ مرد کے ساتھ چلی گئی تو لوگوں نے ہیروئن کو بہت برا بھلا کہا اسے بدکردار گردانا، سوشل میڈیا پر طوفان کھڑا کر دیا کہ یہ کیسی عورت ہے جو اپنے شوہر اور بچے کو چھوڑ کر چلی گئی ہے۔ مگر کسی نے شادی شدہ اس مرد کو کچھ بھی نہیں کہا جس نے ہیروئین کو ورغلایا تھا۔ جبکہ آخری قسط میں یہ بھی دیکھا گیا کہ اس مرد کی بیوی شوہر کو اپنے پاس رکھنے کے لیے تب بھی ڈھیروں جتن کر رہی تھی جبکہ ہیروئن کا شوہر اس کی شکل بھی نہیں دیکھتا۔

صورتحال

ٹانک کے دیہات دوران پور میں ایک خاتون نے ہماری ٹریز کو بتایا کہ میں پچھلے پندرہ سالوں سے نوکری کر رہی ہوں اور اب سینئر ٹیچر کے عہدے پر فائز ہوں لیکن مجھے آج بھی موبائل رکھنے کی اجازت نہیں ہے اگر مجھے موبائل استعمال کرنا ہو تو میں اپنے شوہر کا موبائل استعمال کرتی ہوں۔ ہمارے دیہات میں لڑکیاں موبائل فون نہیں رکھتی لیکن ان لڑکوں کے لئے ایسی کوئی پابندی نہیں ہے۔

صورتحال

ہمارے گاؤں میں سکینہ نامی ایک عورت رہتی تھی۔ اس کا شوہر اسے بہت زیادہ مارتا تھا۔ اکثر اس کے چہرے بازوں پر نیل نظر آتے۔ ایک دفعہ تو شوہر نے مار مار کر اس کی دو پسلیاں توڑ دی تھیں اور ایک دفعہ اس کا حمل بھی گرا دیا تھا۔ سکینہ نے بہت دفعہ اپنے گھر والوں سے بات کی لیکن گھر والوں نے اسے معمول کی بات سمجھا۔ تنگ آمد بجنگ آمد کے مصداق سکینہ تھانے چلی گئی کہ اپنے شوہر کے خلاف رپورٹ لکھوائے۔ تھانیدار نے اسے بٹھایا اور اس کے شوہر اور سکینہ کے بھائیوں کو بلوالیا۔ شوہر اور بھائی دونوں اسے گھر لے گئے اور مار مار اسے ادھ موا کر دیا کہ اس نے ہماری ناک کٹوا دی ہے۔ سارے خاندان نے سکینہ کا بائیکاٹ کر دیا۔ آج بیس سال گزرنے کے باوجود گاؤں میں لوگ سکینہ کی مثال دیتے ہیں خدا نہ کرے ہماری بیٹیاں سکینہ جیسی ہوں۔

ہینڈ آوٹ 2

صنفی حساسیت اور اسکی آگہی

صنف اور جنس

صنف کا تعلق ان معاشرتی تعلقات سے ہے جو عورتوں اور مردوں، بچیوں اور بچوں کے درمیان سماجی اور اخلاقی قدروں نے متعین کیے ہیں۔مختلف معاشروں مین عورتوں اور مردوں، بچوں اور بچیوں کے روابط مختلف ہیں بعض معاشروں میں یہ سماجی تعلقات زیادہ مضبوط ہوتے ہیں ان میں مردوں اور عورتوں کو تعلیم، صحت، ملازمت اور دیگر شعبوں میں برابر کے مواقع ملتے ہیں۔ جب کے کچھ معاشروں میں عورتوں کو برابر کی سہولتیں میسر نہیں ہوتیں۔

جنس دوسری طرف، متعین کردہ حیاتیاتی تفریق کی طرف اشارہ کرتی ہے مثال کے طور پر عورت بچوں کو جنم دیتی ہے اور دودھ پلاتی ہے اس سے زیادہ کوئی دوسرا فرق مرد اور عورت میں نہیں۔ دونوں یکساں طور پر ہر کام کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں جیسا کہ کھانا پکانا، صفائی کرنا، گاڑی چلانا وغیرہ۔

صنفی کردار کسی معاشرے، کمیونٹی یا دوسرے معاشرتی گروہوں میں سیکھے ہوئے رویے ہیں۔ وہ نر اور مادہ کے مطابق سرگرمیوں، اہداف اور زمہ داریوں پر شرائط لگاتے ہیں۔صنفی کردار عمر، جماعت، نسل اخلاقیات اور مذہب سے متاثر ہوتا ہے، اور جغرافیائی، معاشی اور سیاسی ماحول سے بھی۔

صنف تربیت کے عمل اور متعلقہ معاشرے کی ثقافت کے زریعے سیکھی جاتی ہے، گھر، سکول، زرائع ابلاغ اور کام کرنے کی جگہ صنفی تربیت کے ادارے ہیں۔ بچے اپنی پیدائش سے ہی اپنی جنس کا فرق سیکھتے ہیں۔ بلکہ ان کے پیدا ہونے سے پہلے صنف کی بنیاد پر ان کے لئے مخصوص کیے گئے رنگوں کے کپڑے خریدے جاتے ہیں۔ نیلا لڑکوں کے لئے اور گلابی لڑکیوں کے لئے اور سیکھتے ہیں کہ ان کا رویہ کس طرح کا ہونا چاہیے تاکہ دوسرے انہیں نر یا مادہ کی حیثیت سے الگ الگ پہچانیں۔ پوری زندگی والدین، استادوں، شاگروں، انکی ثقافت اور معاشرے کے زریعے انہی خیالات کو مضبوط بنایا جاتا ہے۔

صنف کی بنیاد پر تین طرح کی سرگرمیاں ہوتی ہیں

پیداواری کام:

اسی میں سامان کی پیداوار اور خرچ یا فروخت کرنے کے لئے خدمات (مثلاً زراعت یا فیکٹری) شامل ہیں۔ یہ عام طور پر ایسے کاموں کی طرف اشارہ کرتا ہے جس میں آمدنی حاصل کی جاتی ہے، ان سرگرمیوں سے پیسہ یا فوائد، خود پر خرچ کرنے یا مارکیٹ میں بیچنے کے لئے اور خاندان کی افزائش کو محفوظ کرنے کے لیے حاصل کئے جاتے ہیں۔صنف کی سماجی ساخت نے ان سرگرمیوں کا زمہ مردوں کے اوپر ڈالا ہے، جن سے یہ امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے خاندانوں کو خوش اسلوبی سے چلانے اور وسائل مہیا کرنے والے فرد کے طور پر اپنا کردار بہتر طور پر سرانجام دیتے ہوئے باہر کے سبھی گردوپیش کے ماحول میں زرائع اور وسائل مہیا کریں گے۔ دیگر الفاظ میں وہ خاندان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے وسائل پیدا کرتے ہیں۔ باوجود کہ معاشرے نے یہ سرگرمیاں مردوں کے زمہ ڈالی ہیں، مگر حقیقت یہ ہے کہ اس پیداواری کام میں عورتیں، لڑکیاں اور لڑکے بھی شریک ہوتے ہیں جیسے اکثر زراعت کے ساتھ عورت کا کردار جڑا ہوا ہے۔

سیاسی کام:

یہ کام گھر سے لے کر معاشرے تک ہوتے ہیں اور عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جن کے پاس پیداواری ذرائع زیادہ ہوتے ہیں ان سرگرمیوں میں وہ لوگ زیادہ شامل ہوتے ہیں اور چونکہ معاشرے میں پیداواری سرگرمیاں مردوں کا کام سمجھی جاتی ہیں اس لئے فیصلہ سازی یا سیاسی کام بھی عموماً انہی کے کام کا حصہ سمجھے جاتے ہیں۔

پیدائشی کام:

وہ سرگرمیاں جن میں حیاتیاتی پیدائش کا عمل دخل ہوتا ہے، ساتھ میں وہ سرگرمیاں جو خاندان کی دیکھ بھال اور حفاظت کرنے سے تعلق رکھتی ہیں شامل ہیں۔اس میں کام کرنے کی استعداد، اشتر کی نظام اور بچوں کی تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، نشو ونما اور گھر کی ذمہ داری جیسے تمام امور بھی آجاتے ہیں۔

پیدائشی کام انسانیت کی بقاء کیلئے جس میں اہم ہیں۔لیکن اسے بہت کم بنیادی کام کی حیثیت دی جاتی ہے۔غربت زدہ علاقوں میں پیدائشی کام جسمانی نوعیت کا ہوتا ہیں بہت وقت اور مشقت درکار ہوتی ہے۔اور یہ ہمیشہ عورتوں اور بچیوں کی ذمہ داری سمجھا جاتا ہے۔

کمیونٹی کا کام:

کمیونٹی کے کام سے مراد مشترکہ سماجی تقریبات اور خدمات ہیں، مثلاً تہوار، تقریبات، کمیونٹی کی فلاحی سرگرمیاں، اداروں اور تنظیموں میں شمولیت، علاقائی سیاسی سرگرمیاں وغیرہ۔اس طرح کے کام کا معاشی تجزیہ نہیں کیا جاتا۔حالانکہ اس کے لئے کافی رضا کارانہ وقت کی ضرورت ہوتی ہے۔کمیونٹی کے روحانی اور ثقافتی ترقی کے لیے ضروری ہوتے ہیں۔اور یہ کمیونٹی کو مربوط اور خود مختار بناتے ہیں۔اس کام میں مرد وعورت دونوں شامل ہوتے ہیں اگرچہ ان کے کام میں صنفی تفریق یہاں بھی دکھائی دیتی ہے۔

مرد وعورت، لڑکا لڑکی سب کو ان تینوں اقسام کے کاموں میں شرکت کی ضرورت ہے۔اگرچہ زیادہ تر معاشروں میں عورت ہی پیداواری و پیدائشی کام کرتی ہے۔ایک کام کی نوعیت میں اضافہ دوسرے کو متاثر کرتا ہے۔کام کی زیادتی کے دباؤ سے عورتیں ترقیاتی کاموں میں حصہ نہیں لے پاتیں۔اور اگر وہ شرکت کرتی ہیں تو ان کا زیادہ تر وقت کھیتی باڑی، پیداواری، ٹریننگ اور میٹنگ میں صرف ہوجاتا ہے۔جس کے بعد ان کے پاس دوسرے گھریلو کاموں اور بچوں کی نگہداشت کے لیے کم وقت بچتا ہے۔

طاقت کو سمجھنا

مقاصد: طاقت کے تصور کو سمجھنا

وقت: 45 منٹ

درکار اشیاء: فلپ چارٹ، مارکر، زوپ کارڈ جس پر معاشرے کے مختلف طبقات کے نام لکھیں ہوں (ہینڈ آوٹ 1)

طریقہ کار: سرگرمی، بحث ومباحثہ

تربیت کار کیلئے ہدایات:

1 بہتر ہوگا کہ یہ سرگرمی کسی کھلی جگہ پر کریں اور اتنی لمبی ایک لائین لگا دیں کہ 8 سے 10 افراد ذرا فاصلے سے کھڑے ہوسکیں۔(15 منٹ)

2 شرکاء میں سے 8 رضا کاروں کو موقع دیں کہ وہ آگے آئیں۔اب ان تمام رضا کاروں کو ان کے نام کا زوپ کارڈ دے دیں کہ وہ لگالیں تاکہ دیگر شرکاء کو پتہ چل سکے کہ وہ کون ہیں۔

3 رضا کاروں کو بتائیں کہ آپ کچھ جملے بولیں گی (ہینڈ آوٹ 2) جس رضا کار کو لگتا ہے کہ وہ بحثیت اس کردار کے یہ کام کرسکتی ہے وہ ایک قدم آگے بڑھالے

4 آہستہ آہستہ تمام جملے بولتی رہیں اور شرکاء سے کہیں کہ وہ نوٹ کریں سب سے آگے کون کون سے طبقات کے لوگ ہیں۔

5 سرگرمی ختم ہونے کے بعد رضا کاروں سے پوچھیں انہیں کیسا لگ رہا تھا۔ان کے جوابات کے بعد دیکھنے والوں سے پوچھیں کہ انہیں سب سے آگے آنے والے کون لوگ تھے اور سب سے پیچھے رہنے والے لوگ کون سے ہیں۔ بہت حد تک ایسا ہوگا کہ معذور افراد، مذہبی اقلیتیں اور خواجہ سرا بہت پیچھے ہونگے جبکہ ایم پی اے یا ڈپٹی کمشنر آگے ہونگے۔

6 شرکاء کو بتائیں کہ اس سرگرمی کا مقصد یہ تھا کہ ہم سمجھ سکیں کہ معاشرے میں طاقت کس کے پاس ہے اور کیوں ہے۔دراصل ہمیں طاقت مختلف ذرائع سے حاصل ہوتی ہے جن سے خاندان، دولت، حیثیت، علم اور دیگر وسائل شامل ہیں۔ چونکہ معاشرے میں وسائل سب کے پاس یکساں نہیں ہوتے اس لئے کچھ لوگ آگے آتے ہیں اور کچھ پیچھے رہ جاتے ہیں۔(5 منٹ)

7 اب شرکاء کو 5 گروپوں میں تقسیم کریں اور ان سے کہیں کہ وہ اس بات پر گفتگو کریں کہ جو افراد پیچھے رہ گئے ہیں وہ کیوں پیچھے رہ گئے ہیں۔(15 منٹ)

8 شرکاء کی پریزنٹیشن کے بعد سلائیڈ 1 اور 2 کی مدد سے طاقت کا تصور اور طاقت کی اقسام متعارف کروائیں (10 منٹ) اور سیشن ختم کردیں۔

سلائیڈ 1

طاقت کیا ہے

طاقت تبدیلی لانے کی صلاحیت ہے جو کسی بھی حالت کو تبدیل کر سکتی ہے، یہ طاقت جسمانی بھی ہو سکتی ہے، ذہنی بھی۔ معاشرے میں طاقت کے کئی ذرائع ہوتے ہیں جن میں حیثیت، خاندان، دولت، علم عمل، افراد شامل ہیں

سلائیڈ 2

طاقت کی اقسام

غلبے کی طاقت	**Power Over**
تبدیل کرنے کی طاقت	**Power to**
اکھٹ کی طاقت	**Power with**
انسان کے اندر کی طاقت	**Power within**

ہینڈ آوٹ 1

ان افراد کے نام زوپ کارڈ پر لکھنے ہیں

ایم پی اے مرد	ایم پی اے عورت
ڈپٹی کمشنر مرد	ڈپٹی کمشنر عورت
عام مرد	عام عورت
مذہبی اقلیتی مرد	مذہبی اقلیت عورت
معذور مرد	معذور عورت
خواجہ سرا	

ہینڈ آوٹ 2

یہ جملے سرگرمی کے دوران بولنے ہیں جن کی بنیاد پر رضا کار فیصلہ کریں گے کہ انہیں آگے بڑھنا ہے یا وہیں کھڑے رہنا ہے

1 میں کسی بھی وقت قرضہ لے سکتی/ سکتا ہوں مجھے مل جائے گا

2 میں لکھ پڑھ سکتی/ سکتا ہوں

3 مجھے اپنے اگلے کھانے کی کوئی فکر نہیں ہے جب چاہوں جہاں چاہوں جو چاہوں کھا سکتی/ سکتا ہوں

4 مجھے اپنے روزگار کی کوئی فکر نہیں ہے

5 اگر میرے گھر پانی نہیں آتا تو میں شکایت کر سکتی/ سکتا ہوں

6 میرے لئے کوئی مسئلہ ہی نہیں دو تین منزلیں سیڑھیاں ہیں تو کوئی بڑی بات نہیں

7 میرا خاندان ایسا ہے کہ کوئی میرا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا

8 جہاں جاوں لوگ میرے لئے جگہ بناتے ہیں

9 میں ملک کا صدر یا وزیر اعظم بن سکتی / سکتا ہوں

10 میں بلا خوف و خطرات کو کسی بھی وقت کہیں بھی آ جا سکتی / سکتا ہوں

عورتوں کے خلاف تشدد

مقاصد: عورتوں کے خلاف تشدد کی مختلف جہتوں کو سمجھنا

وقت: 90 منٹ

درکار اشیاء: فلپ چارٹ، مارکر، زوپ کارڈر

طریقہ کار: سرگرمی، بحث ومباحثہ

تربیت کار کیلئے ہدایات:

1 سیشن کو پچھلے سیشن میں غلبے کی طاقت کے تصور سے جوڑتے ہوئے بات آگے بڑھائیں کہ غلبے کی طاقت کا مطلب ہے دوسروں پر مسلط ہونا انہیں اپنے کنٹرول میں رکھنا۔ غلبے کی طاقت کا بنیادی اصول یہی ہے کہ دوسرے کو بالکل بے اختیار کردو یا صرف اتنی طاقت تک محدود رکھو جہاں وہ اطاعت کر سکے۔ غلبے کی طاقت جب بھی وجود میں آتی ہے وہ سب سے پہلے حقوق کا خاتمہ کرتی ہے۔ اس موقع پر شرکاء کو شامل کرتے ہوئے حق کی تعریف پوچھیں۔ ان کے جوابات کو نوٹ کریں اور سلائیڈ 1 کی مدد سے حق کی تعریف دیں۔

2 شرکاء کے سامنے چند جملے لکھیں اور انہیں پڑھتے ہوئے شرکاء سے پوچھیں کہ ان کے خیال کیا یہ تشدد ہے یا نہیں

- لڑکیوں کو تعلیم نہ دلانا
- عورتوں کو مارنا
- کم عمر بچوں سے مزدوری کروانا
- عورتوں کو ووٹ نہ ڈالنے دینا
- کسی کو گالی دینا
- بس سٹاپ پر لڑکیوں کو گھورنا
- اپنے ملازمین کو ان کی محنت سے کم تنخواہ دینا
- عورتوں کو جائیداد میں حصہ نہ دینا

شرکاء کے جوابات نوٹ کریں اور انہیں کہیں کہ کچھ باتیں ان کے خیال میں تشدد ہیں اور کچھ نہیں ہیں ان تمام باتوں کے جائزہ لینے سے پہلے بہتر ہیں کہ ہم یہ دیکھ لیں کہ تشدد بذاتِ خود کیا ہے۔ اس ضمن میں پہلے شرکاء سے پوچھ لیں کہ تشدد کیا ہے زیادہ تر جوابات میں مار پیٹ، لڑائی جھگڑے کو ہی تشدد کا نام دیا جائے گا یہاں تشدد سے پہلے ایک اور تصور دینے کی ضرورت ہوگی۔ شرکاء سے پوچھیں کہ اس سے پہلے وہ انہیں بتائیں کہ حق کیا ہوتا ہے۔ شرکاء سے کچھ جوابات لے لیں اور انہیں بتائیں کہ حق کسی بھی انسان کا ایک ایسا دعویٰ ہے جو ہر لحاظ سے درست ہو یعنی سیاسی سماجی اور مذہبی لحاظ سے اور اسے پورا کرنا معاشرے کے دوسرے افراد کی ذمہ داری ہے اس حق کے ساتھ ساتھ ہر فرد کے ذمے کچھ فرائض بھی ہوتے ہیں۔ جب حق اور فرض پورے ہوتے ہیں تو ایک متوازن معاشرہ بنتا ہے اگر لوگوں کو حق نہ ملے تو اس کا مطلب ہے کہ معاشرے میں تشدد ہو رہا کیونکہ کسی کی حق تلفی دراصل تشدد کی سادہ ترین تعریف ہے۔ شرکاء کو سلائیڈ 2 کی مدد سے تشدد کا تصور متعارف کروائیں کہ جب ہم کسی کو اس کا حق نہیں دیتے تو دراصل ہم تشدد کرتے ہیں تشدد صرف جسمانی مار پیٹ نہیں ہے بلکہ ہر وہ فعل تشدد کے زمرے میں آتا ہے جس سے کسی کو جسمانی یا ذہنی تکلیف پہنچے۔ اس موقع پر صنفی تشدد کا تصور بھی متعارف کروائیں۔

3 اب شرکا کو دوبارہ پچھلے سیشن میں کی گئی سرگرمی کا حوالہ دیں اور 5 گروپوں میں تقسیم کریں کہ اس سرگرمی کے دوران پیچھے رہ جانے والے افراد (عورتیں، معذور افراد اور خواجہ سرا) پر کس قسم کا تشدد ہوتا ہے (گروپ ورک اور پریزنٹیشن کل وقت 30 منٹ)

4 گروپ ورک کے بعد شرکاء کو سلائیڈ 3 کی مدد سے تشدد کی مختلف اقسام کے متعلق بتائیں۔

5 سلائیڈ 4 کی مدد سے عورتوں کی زندگی میں تشدد کا دائرہ کی وضاحت کریں اور سیشن ختم کردیں۔

سلائیڈ 1

حق:

ایسا دعویٰ جو قانونی، سیاسی اور سماجی لحاظ سے درست ہو اور دنیا کے تمام سماجوں میں اسے قبولیت حاصل ہو

سلائیڈ 2

تشدد کیا ہے؟

ایسا فعل یا عمل جس سے کسی انسان کے بنیادی حقوق کی پامالی ہو تشدد کہلاتا ہے یا کوئی بھی ایسا فعل یا عمل جس سے کسی انسان کو ذہنی یا جسمانی تکلیف پہنچے تشدد کہلاتا ہے۔

صنفی تشدد:

سماجی اور انفرادی سطح پر صنف کی بنیاد پر امتیاز برتنا اور کسی کو اس کے حق سے محروم کرنا صنفی تشدد کہلاتا ہے۔

سلائیڈ 3

صنفی تشدد کی اقسام:

جسمانی تشدد:

کسی بھی قسم کے جسمانی نقصان یا اعضاء پر تشدد جسمانی تشدد کہلاتا ہے۔

جنسی تشدد:

کسی کے ساتھ، خصوصاً عورت اور بچے کے ساتھ کی اس کی مرضی کے خلاف جنسی زیادتی کرنا یا کسی بھی طریقہ سے ایسا کرنے پر مجبور کرنا۔

نفسیاتی تشدد:

ہر وہ رویہ جس سے انسان ذہنی اور اعصابی طور پر متاثر ہو اور وہ کام جس سے انسان ڈپریشن اور خوف جیسی علامات کا شکار ہو ذہنی تشدد کے زمرے میں آئے گا۔

معاشی تشدد

جنسی بنیاد پر کسی کے ساتھ معاشی حوالے سے امتیازی سلوک معاشی تشدد کہلاتا ہے۔ جس میں پیشوں کے محدود مواقع، تجارت کے میدان میں مسائل اور وراثت میں حق تلفی بھی وغیرہ شامل ہے۔

معاشرتی تشدد:

کسی کے ساتھ اور خصوصاً عورتوں کے ساتھ ثقافت، روایات اور مذہب کے نام پر ناروا سلوک اور غیر مساوی شہری کا تصور معاشرتی تشدد کہلاتا ہے۔

ریاستی تشدد:

حکومتی اداروں اور قانون کا مرد اور عورت دونوں کے لئے امتیازی کردار ادا کرنا ریاستی تشدد ہے۔

سلائیڈ 4

عورتوں کے خلاف تشدد:

عورت ہونے کی وجہ سے عورت کو اس کے حق سے محروم کرنا عورتوں کے خلاف تشدد کہلاتا ہے

سلائیڈ 5

عورتوں پر تشدد کا دائرہ

پیدائش سے قبل

نومولود

بڑھاپا

بچپن

عورت

لڑکپن

بلوغت

عورتوں اور بچیوں پر تشدد کے اثرات اور روک تھام

مقصد:

شرکاء کو تشدد کی وجوہات اور اثرات کے بارے میں معلومات فراہم کرنا۔
شرکاء کو اس قابل بنانا کے وہ مختلف سطحوں پر تشدد کی روک تھام کے لئے اقدامات کی نشاندہی کر سکیں۔

دورانیہ: 60 منٹ

درکار سامان: چارٹ، مارکر، ماسکنگ ٹیپ، متعلقہ معلوماتی مواد

اقدامات

1 اپنے سیشن کو پچھلے سیشن سے جوڑتے ہوئے شرکاء کو بتائیں کہ اس سیشن کے دوران ہم ان وجوہات کا جائزہ لیں گے جو صنفی تشدد کا باعث بنتی ہیں اور یہ بھی دیکھیں گے کہ تشدد کے اثرات ہمارے معاشرے پر کن شکلوں میں ظاہر ہو رہے ہیں۔

2 شرکاء کو چار گروپوں میں تقسیم کریں اور انہیں چار مختلف موضوعات یعنی معاشرتی تشدد، معاشی تشدد، سیاسی تشدد اور گھریلو تشدد دیں اور ان سے کہیں کہ فلپ چارٹ پر اپنے ساتھیوں کی مدد سے یہ تحریر کریں کہ تشدد کی ان اقسام کی وجوہات کیا ہیں۔ ہر گروپ کو ایک ایک موضوع دیں۔ گروپ ورک کے لئے انہیں 30 منٹ دیں اور پیش کاری کے لئے ہر گروپ کو 2 سے 3 منٹ دیں۔

3 گروپ ورک میں زیادہ تر وجوہات معاشی آئیں گی کہ زیادہ تر بیروزگاری، نشہ غربت تشدد کا باعث بنتی ہیں۔

4 شرکاء کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے کہیں کہ بظاہر تو صنفی تشدد کی وجوہات یہی سب نظر آتی ہیں جو آپ لوگوں نے اپنے گروپ ورک میں کی ہیں لیکن اسے مزید گہرائی میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔ فلپ چارٹ پر ایک درخت بنائیں جس کے پھل پر کیڑا لگا ہو (کوشش کریں کہ یہ فلپ چارٹ آپ نے پہلے سے تیار کیا ہو) اور شرکاء سے پوچھیں کہ اس درخت کے پھل پر کیڑا کیوں لگا ہے، ان کے جوابات نوٹ کریں اور پھر پوچھیں کہ اگر پھل کے کیڑے کو ختم کرنا ہو تو ہمیں کیا کرنا پڑتا ہے جواب ملنے پر بتائیں کہ جس طرح ایک درخت کے پھل سے کیڑے کے خاتمے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اس کی جڑ تک پہنچیں کہ کہاں خرابی ہے اسی طرح تشدد کی جڑ تک پہنچنے کے لئے بھی ہمیں دیکھنا پڑے گا کہ معاشرے کی جڑ میں کیا خرابی ہے تاکہ اس خرابی کا تدارک کیا جاسکے۔

5 شرکاء کو بتائیں کہ کیڑا لگا پھل دراصل معاشرے میں تشدد کی وہ وجوہات ہیں جو ہمیں نظر آتی ہیں یعنی غربت، بیروزگاری، نشہ کرنا لیکن اصل مسئلہ کہیں اور ہے۔ معاشرے کی جڑ میں اصل مسئلہ دراصل نابرابری کا ہے عدم مساوات کا ہے جس کی وجہ سے معاشرے میں غربت بھی ہے بیروزگاری بھی اور نشہ بھی ہے۔ جب معاشرے میں وسائل اور اختیارات کی تقسیم صلاحیتوں کے بجائے رنگ، نسل، صنف، حیثیت کی وجہ سے ہوتی ہے تو معاشرہ ناہمواری کا شکار ہو جاتا ہے اور ہمارے معاشرے میں یہ نابرابری گھروں سے شروع ہوتی ہے اور تمام اداروں سے سرایت کرتی ہوئی ریاست تک جا پہنچتی ہے۔TN-1

6 شرکاء سے گفتگو کے دوران پوچھیں کہ تشدد کے اثرات ہمارے معاشرے پر کیا ہو رہے ہیں۔ ان کے جوابات سنیں اور انہیں بتائیں کہ ہمارا معاشرا اس وقت ایک پر تشدد معاشرہ کا روپ اختیار کر چکا ہے جہاں ایک طرف تو گھروں کے اندر کمزور محفوظ نہیں ہیں تو دوسری طرف

معاشرے کے اندر کمزور طبقات بھی غیر محفوظ ہیں کیونکہ ہمارا گھر معاشرے کی پہلی اینٹ ہے جس پر معاشرے کی بنیاد ہے اگر اسی بنیاد میں ہم تشدد کو تشدد نہیں سمجھتے تو اجتماعی تشدد کی پھر وہی شکل ہوگی جو اس وقت ہمارے معاشرے میں موجود ہے۔

7 شرکا کو بتائیں کہ جس طرح آپ نے اپنے گروپ ورک میں تشدد کی وجوہات پر بات کی ہے اسی طرح اسی گروپ میں آپ دوبارہ جائیں اور تشدد کے خاتمے کے اقدامات تجویز کریں۔ شرکاء کو گروپ ورک کے لئے 20 منٹ دیں اور انہیں کہیں کہ وہ آکر پیش کریں کہ وہ تشدد کے خاتمے کے لئے کیا اقدامات تجویز کرتے ہیں۔

8 شرکاء کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے انہیں بتائیں کہ تشدد کا خاتمہ اسی وقت ہوگا جب تشدد کے فروغ کے تمام اداروں کی اصلاح ہوگی تشدد گھر سے شروع ہوتا ہے جسے ہم گھریلو تشدد کہتے ہیں اور جسے تشدد نہیں سمجھا جاتا بلکہ گھر کا معاملہ سمجھا جاتا ہے چنانچہ سب سے پہلے ہمیں اپنے گھروں کی اصلاح کرنی ہوگی۔ درج ذیل ہینڈ آؤٹ کی مدد سے ان تمام اداروں میں اصلاحات کی وضاحت کریں جو تشدد کے خاتمے میں موثر ثابت ہو سکتی ہیں۔

ہینڈ آؤٹ:

تشدد کے خاتمے کے لئے اداروں میں اصلاحات

گھر:

- بچہ اور بچی میں فرق ختم کریں

معاشرہ:

- ان تمام رسومات کا خاتمہ جن میں عورت کو زمین جائیداد کی طرح تصفیئے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے

سکول:

- نصاب میں عورت اور مرد دونوں کے کام کو اہمیت دینا اور مساوی حقوق کی بات کرنا

ریاست:

- قوانین کے بنانے سے عمل درآمد کرنے تک ہر معاملے میں عورت اور مرد کے درمیان امتیاز کو ختم کرے اور برابری کو فروغ دے

میڈیا:

- عورتوں کو جنس کے طور پر نمایاں کرنے سے گریز کیا جائے

سیاسی ادارے:

- تشدد کے خاتمے میں عوام کو متحرک کریں
- حکومت پر دباؤ ڈالیں کہ وہ امتیازی قوانین کا خاتمہ کریں

حصہ دوئم

مقامی قیادت

سیشن نمبر 7:	قیادت/لیڈرشپ
سیشن کا مقصد	☆ سیشن کے اختتام پر، شرکاء قیادت کے معنی و مفہوم سے آگاہ ہو جائیں گے۔ ☆ قیادت کی اقسام اور اس کے طریقوں سے واقف ہو جائیں گے۔ ☆ قیادت کی بنیادی خصوصیات جو کہ ایک سماجی کارکن اور رہنما میں ہونی چاہئیں اُن کے بارے آگاہی حاصل کرلیں گے۔
سیشن کا طریقہ کار:	بحث و مباحثہ، عملی مشق، پاور پوائنٹ پریزینٹیشن، کھیل (قواعد و ضوابط اختیار کرنا)
سیشن کے لئے درکار معلوماتی مواد	موضوع سے متعلقہ ہینڈ آؤٹ
درکار سامان	مارکر، چارٹ، بورڈ، کارڈز
دورانیہ	ایک گھنٹہ

تربیت کار کیلئے نوٹ:

☆ تربیت کار شرکاء کو موضوع کا تعارف کروائے اور اُن سے قیادت/لیڈرشپ کے بارے میں سوال کرے کہ اُن کے نزدیک قیادت/لیڈرشپ سے کیا مُراد ہے؟ اُن کی طرف سے آنے والے جوابات کو وائٹ بورڈ یا چارٹ پر تحریر کرتا جائے۔ اس کے بعد ان کے جوابات کو جوڑتے ہوئے قیادت کی تعریف بیان کریں اور اُنہیں پہلے سے تیار کردہ فلپ چارٹ دکھائیں جس پر قیادت کی تعریف لکھی ہوئی ہو۔

☆ اس کے بعد تربیت کار قیادت کی اقسام اور ان کے طریقوں پر لیکچر دے۔ شرکاء کی موضوع میں دلچسپی کو برقرار رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ تربیت کار گروپ میں بحث کریں جس میں شرکاء سے مختلف سوالات بھی کیے جا سکتے ہیں۔ بعد میں چارٹ یا ہینڈ آؤٹ کے ذریعے اقسام کی وضاحت کریں۔

☆ تربیت کار قیادت کی خصوصیات کیلئے شرکاء سے سوال کرے کہ ایک اچھے لیڈر میں کون سی خصوصیات ہونا ضروری ہیں؟ اُن کی طرف سے آنے والے جوابات کو چارٹ یا وائٹ بورڈ پر تحریر کرتے جائیں۔ اُس کے بعد لیڈر کی خصوصیات والا ہینڈ آؤٹ شرکاء کے سامنے پیش کریں اور اُن کی وضاحت کریں۔ آخر میں سارے موضوع کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے سیشن کو ختم کریں۔

ہینڈ آؤٹ 7:   قیادت (لیڈرشپ):

قیادت سے مراد ایسی صلاحیت ہے جس سے دوسرے افراد کو متاثر کیا جا سکے۔ اسے قائدانہ صلاحیت، قائل کرنے کی صلاحیت یا رہنمائی کرنے کی صلاحیت کہتے ہیں۔ یہ وہ عمل یا سرگرمی ہے جس سے دوسروں کے رویوں کو موثر طریقے سے تبدیل یا متاثر کیا جا سکے اور لوگ اس کو خوشی سے اپنائیں۔
ہر گروپ کی اپنی شناخت، اپنے منصوبے اور اپنے مقاصد ہوتے ہیں، تاہم تمام کے تمام گروپوں کیلئے جو چیز اہم ہے وہ قائد یعنی لیڈر ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ جانوروں اور پرندوں کے گروہوں میں بھی قائد/لیڈر ہوتے ہیں۔ مُرغوں کے غول کے سامنے جب دانہ ڈالا جاتا ہے تو ایک مرغ پہل کرتا ہے اور دوسرے اُس کی تائید کرتے ہیں۔ تجربات سے اندازہ لگایا گیا ہے کہ اگر ایک رہنما پرندے کو ہٹا بھی لیا جائے تو بھی کوئی دوسرا پرندہ اس کی جگہ لے لیتا ہے۔ اسی طرح گروپ بنتے ہوئے تہہ در تہہ قیادت کا لبادہ بنتا چلا جائے گا۔ جانوروں میں سے بندروں میں دیکھا گیا ہے کہ گروپ کا کوئی نہ کوئی قائد ہوتا ہے، ہاتھیوں اور کئی دوسرے جانوروں کے جتھے بھی کسی نہ کسی قائد کی قیادت میں چلتے پھرتے ہیں۔ ایک اور اہم بات جو جانوروں کے گروہوں اور انسانوں کے گروہوں میں یکساں پائی گئی ہیں، وہ یہ کہ جانوروں میں بھی اپنے گروپ اور دوسرے گروپ میں فرق کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ جب کسی دوسرے گروپ سے پالا پڑے تو وہ اپنے گروپ کے ممبران کو بچاتے ہوئے اور دوسرے پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ اسی طرح جہاں کہیں بھی افراد اکٹھے ہوں گے، مل جُل کر رہیں گے وہاں پر قائد کا موجود ہونا بے حد ضروری ہے۔

کمیونٹی کے لحاظ سے اگر ہم قیادت کی تعریف کریں تو اس کا مقصد حکم دینا نہیں بلکہ رہنمائی کے ذریعے افراد میں ایسا جذبہ یا صلاحیت پیدا کرنا ہے جس سے افراد کے کردار اور رویوں کو تبدیل کیا جا سکے اور ان کے منفی رجحانات کو ختم کیا جا سکے۔ رہنمائی کے ذریعے لوگوں میں جوش و ولولہ پیدا کیا جاتا تا کہ کسی بھی تنظیم کے مقاصد حاصل کئے جا سکیں۔ اکثر لوگوں میں قیادت کی صلاحیت پیدائشی ہوتی ہے۔ بس ان کی حوصلہ افزائی کر کے ان صلاحیتوں کو جلا بخشی جا سکتی ہے۔ مختصر الفاظ میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ ''قیادت کسی فرد یا گروپ کے رویوں، کاموں اور کوششوں کو متاثر کرنے کے عمل کا نام ہے تا کہ مشترکہ مقاصد کو حاصل کیا جا سکے''۔

- ☆ قیادت سے مراد لوگوں کو سماجی ترقی کے دھارے میں عملی اقدام کیلئے سمجھانا اور ترغیب دینا ہے تا کہ وہ اس قابل ہوں کہ انفرادی اور اجتماعی مقاصد حاصل کر لیں۔
- ☆ قیادت دوسروں میں مشترکہ مقصد حاصل کرنے کی خواہش پیدا کرنے کی صلاحیت کو کہتے ہیں۔
- ☆ قیادت لوگوں کو متاثر کرنے کی ایسی صلاحیت ہے جس کی بدولت وہ اپنی مرضی سے باہمی مقاصد کے حصول کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔
- ☆ قیادت وہ صلاحیت ہے جو لوگوں کو ان کی منظم کوشش اور سرگرمیوں کیلئے رہنمائی فراہم کرتی ہے۔

قیادت کی اقسام:

ہمیں اداروں اور تنظیموں میں طرح طرح کے لیڈر نظر آتے ہیں اور مختلف اداروں کے حوالوں سے ان کے کاموں کی نوعیت بھی مختلف ہوتی ہے مثلاً:

- ادارے کا سربراہ
- قومی قائد
- سیاسی رہنما
- مذہبی رہنما
- سماجی رہنما

ان کی تفصیلات حسبِ ذیل ہیں:

ادارے کا سربراہ:

ادارے کا سربراہ اپنی پوزیشن اور اختیارات کی وجہ سے قائد کے فرائض انجام دیتا ہے۔ مثال کے طور پر ملک کا صدر، ضلع کا ناظم یا ڈپٹی کمشنر وغیرہ۔

قومی قائد:

حاکمانہ انداز ان کی خصوصیت ہوتی ہے۔ یہ صرف عمل کے قائل ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر قائداعظم یا علامہ اقبال۔

سیاسی رہنما:

سیاسی رہنما عوام کے سیاسی نظریات کو متاثر کرتے ہیں اور عوام اُن کے نقطہ نظر سے اتنے متاثر ہوتے ہیں کہ اُس کو اپنی زندگی کا لائحہ عمل بنا لیتے ہیں یا اُن کو اپنا آئیڈیل تصور کرتے ہوئے اُس پر اپنے مستقبل کا ڈھانچہ تعمیر کرتے ہیں۔

مذہبی رہنما:

قیادت کی ایک اہم قسم مذہبی رہنماؤں کی ہے، جو عوام کے افکار و انداز کو بدلنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مذہبی وابستگی کی وجہ سے عوام کی اکثریت اپنے رہنماؤں سے زیادہ قریب ہوتی ہے۔ مذہب کے نام پر ایسے رہنماؤں کی غلط پالیسیوں اور پروپیگنڈے کی وجہ سے ہی فرقہ واریت کے جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن اگر مذہبی رہنما عوام کی صحیح رہنمائی کریں تو ان کے افکار و خیالات میں مثبت تبدیلی آ سکتی ہے۔

سماجی رہنما:

کسی بھی کمیونٹی میں ایک سماجی رہنما کی بڑی اہمیت ہوتی ہے، جس کی بدولت وہ اپنی تنظیم کے مقاصد حاصل کر سکتے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ کوئی بھی تنظیم موثر قیادت کے بغیر کامیابی سے نہیں چل سکتی۔ تنظیموں کے رہنما کسی بھی علاقے کے حالات اور لوگوں کے خیالات میں تبدیلی لانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ جن کی رہنمائی کی بدولت لوگ اپنے اپنے علاقے کے مسائل کو موثر انداز میں حل کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ ان کی رہنمائی ممبران میں جوش اور ولولہ پیدا کرتی ہے اور ان میں اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کی لگن اور آگے بڑھنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ سماجی رہنماؤں میں عبدالستار ایدھی کا نام صفِ اول میں ہے۔

قیادت کے طریقے:

قیادت کے تین بنیادی طریقے بیان کیے جاتے ہیں جن کی تفصیلات حسبِ ذیل ہے:

1۔ آمرانہ قیادت:

کچھ اداروں یا تنظیموں میں قیادت آمرانہ طریقے کی ہوتی ہے۔ کچھ رہنما (لیڈر) اپنی من مانی کرتے ہیں، نہ وہ کسی دوسرے کی بات سننا پسند کرتے ہیں اور نہ ہی دوسروں کی رائے کو اہمیت دیتے ہیں۔ وہ جو کچھ بھی چاہتے ہیں وہی کہتے اور کرتے ہیں۔ ان کا برتاؤ ادارے کے اراکین کے ساتھ حاکمانہ اور جابرانہ ہوتا ہے۔ قیادت کا یہ طریقہ غیر متوازن ہوتا ہے جس سے اداروں میں کھچاؤ پیدا ہو جاتا ہے جو اداروں کیلئے فائدہ مند نہیں ہوتا۔

2۔ جمہوری قیادت:

قیادت کا یہ طریقہ نہایت موزوں اور متوازن ہوتا ہے۔ اس سے مراد ایسے لیڈر ہیں جو اپنے ماتحتوں یا دیگر ساتھیوں کی رائے کا احترام کرتے ہیں، ان پر

اپنی بات ٹھونسنے کی بجائے ان کی بات سنتے ہیں اور مخالفانہ رائے پر مشتعل ہونے کی بجائے اس مسئلہ کا حل تلاش کرتے ہیں۔

3۔ کمزور قیادت:

قیادت کا یہ طریقہ اداروں یا تنظیموں کے کام پر منفی اثرات مرتب کرتا ہے۔ ایسے لیڈر فیصلہ سازی میں کمزور ہوتے ہیں، ان میں اعتماد کی کمی ہوتی ہے جس کی وجہ سے ان کی ٹیم کے ممبران ان کی بات کو کوئی اہمیت نہیں دیتے اور سب اپنی من مانی کرتے ہیں۔ جس سے اُس ادارے کی سرگرمیاں متاثر ہوتی ہیں۔ کیونکہ کسی بھی ایک فیصلے پر پہنچنا مشکل ہو جاتا ہے جس سے ادارے کا توازن بگڑ جاتا ہے۔

قائد کی خصوصیات:

اگر قائدین/ رہنماؤں کی خصوصیات کا ذکر کیا جائے تو وہ بہت زیادہ ہیں، لیکن یہاں ہم صرف ان خصوصیات کا ذکر کریں گے جو ایک سماجی لیڈر میں ہونی چاہئیں۔ کمیونٹی میں بنیادی کام افراد کے رویوں میں تبدیلی لانا ہوتا ہے اور سماجی کام کو اس وقت کامیاب سمجھا جاتا ہے جب ادارے اور اراکین اُس میں دلچسپی لیں اور اس کام کو مستقل بنیادوں پر چلا سکیں۔ کسی کمیونٹی کے افراد عام طور پر درج ذیل خصوصیات کے حامل رہنما کو ترجیح دیتے ہیں۔

☆ اس کے تعلقات کمیونٹی کے اندر اور باہر دونوں جگہ اچھے ہوں۔
☆ اس میں اپنی تنظیم کے اراکین کا نقطہ نظر سمجھنے کی صلاحیت موجود ہو۔
☆ وہ نہ صرف تنظیم کے اراکین سے موثر رابطہ رکھ سکے بلکہ جس کمیونٹی میں وہ کام کر رہا ہے وہاں اس کے لوگوں کے ساتھ اچھے روابط ہوں، جس کے ذریعے وہ لوگوں کے مسائل حل کر سکے۔
☆ مل جل کر کام کرنے کی عادت ہو تا کہ وہ تنظیم کے اراکین کے ساتھ ایک رکن کی حیثیت سے کام کر سکے۔ یعنی وہ لیڈر کی حیثیت میں نہیں بلکہ ایک ٹیم ورکر کی حیثیت سے کام کرے۔
☆ انصاف پسند ہو تا کہ کسی بھی رکن کے ساتھ ناانصافی نہ ہو سکے یعنی اگر کوئی رکن کسی انعام یا ایوارڈ کا مستحق ہے تو اس کے ساتھ انصاف سے کام لے اور اسے اس کا حق دلائے۔
☆ ایثار کا جذبہ ہو، یعنی تنظیم کے کاموں کو ترقی دینے کے سلسلے میں اپنے ذاتی فوائد کی بجائے تنظیم کے فوائد کو ترجیح دے۔
☆ ہر فرد کی حوصلہ افزائی کرے تا کہ اُن میں آگے بڑھنے اور کام کرنے کی لگن پیدا ہو۔
☆ فیصلہ کرنے کی صلاحیت موجود ہو، اچھا فیصلہ کرے تا کہ کسی کو مخالفت کرنے کا موقع نہ ملے۔
☆ کمیونٹی کے افراد کو تعمیری سرگرمیوں کے فروغ کیلئے ترغیب دینے کی صلاحیت رکھتا ہو۔
☆ اس میں ضبط و تحمل اور اعتدال پسندی ہو تا کہ وہ اپنے مخالفین کی رائے کو بھی برداشت کر سکے۔ ضروری نہیں کہ کمیونٹی کے سب لوگ اسے پسند کریں کچھ لوگ اس سے اختلافِ رائے بھی رکھ سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں تحمل و برداشت سے کام لے کر مسئلے کو حل کرے۔
☆ ہر وقت جوابدہی کیلئے تیار رہے۔
☆ ایک لیڈر کیلئے ضروری ہے کہ وہ ترقی پسند ہو تا کہ وہ کمیونٹی کے کاموں کو ترقی دے سکے اور ان میں زمانے کے لحاظ سے تبدیلی لا سکے، یعنی علاقے کے لوگوں کی ضروریات کا اندازہ کرتے ہوئے ان کیلئے ترقیاتی پروگرام ترتیب دے۔

سٹاک ہوم سکول آف اکنامکس، ریگا، کے پروفیسر (2001) کے مطابق سماجی سطح پر تبدیلی لانے والی آئیڈیل اور تصوراتی قیادت میں درج ذیل بنیادی نوعیت کی صلاحیتوں کا ہونا ضروری ہے۔

آئیڈیل قیادت میں 6 بنیادی صلاحیتیں اور اوصاف موجود ہوتے ہیں

۱۔ مقصد/ ویژن

۲۔ اقدار

۳۔ دانش/ فہم وفراست

۴۔ جرأت مندی

۵۔ بھروسہ

۶۔ اہلِ رائے

مندرجہ بالا اوصاف اور صلاحیتوں کے بروئے کار لانے اور ان سے مکمل استفادہ حاصل کرنے کیلئے سازگار ماحول کا ادراک از حد ضروری ہوتا ہے۔ جس کے لئے قائد کے ذہن میں مندرجہ ذیل کا ہونا ضروری ہے:

۱۔ کس مقام یا جگہ پر سرگرمیوں انجام دینے کی ضرورت ہے؟

۲۔ کون سا وقت کسی سرگرمی کیلئے مناسب ہے؟

۳۔ مرتبہ اور اختیار جس کا مناسب استعمال کرنا ہے

۴۔ لوگ جن کے ساتھ مل کر تبدیلی کیلئے جدوجہد کرنی ہے

ایک اچھا قائد صحیح وقت اور صحیح مقام پر صحیح لوگوں کے ساتھ مل کر صحیح سمت میں سرگرمی اور جدوجہد کا آغاز کرتا ہے۔

مقامی قیادت:

جیسا کہ ہم نے اوپر کے صفحات میں قیادت/ لیڈرشپ کی مختلف شکلیں پڑھیں کہ قیادت کی مختلف اقسام موجود ہیں جو مختلف سیاق وسباق اور مقاصد کیلئے ضروری ہوتی ہیں، یہ معاشرے اور مقامی لوگوں کو مستحکم بنانے کا ایک اہم عنصر ہے۔ ہم جو چاہتے ہیں اسے تسلیم کرنا نسبتاً آسان ہوتا ہے،۔لیکن مقامی لیڈر کی حیثیت سے دوسرے لوگوں کو اس کے حصول کیلئے متحرک کرنے کیلئے تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ قائدانہ صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے کیلئے بہت سے تربیتی طریقے اور مواد موجود ہے لیکن اُن میں زیادہ تر ایسی تربیتیں موجود ہیں جہاں لوگ مختلف درجوں یا عہدوں پر کام کر رہے ہوتے ہیں۔ سماجی ترقی یا مقامی سطح پر کام کرنے والے گروہ یا تنظیمیں کسی سرکاری/ رسمی ادارے یا تنظیموں جیسی نہیں ہوتیں اس لیے یہاں قیادت کی مختلف قسم کی ضرورت ہوتی ہے۔

19 ویں صدی کے وسط سے ہی ''عوامی قیادت'' مقامی حکومت کی خصوصیت رہی ہے۔ مقامی آبادی (کمیونٹی) میں مقامی قائد/ رہنما، جو مقامی لوگوں کی مدد کرنے اُن کے مسائل حل کرنے کی فکر رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنے لوگوں کو متاثر کرنے کی اہلیت بھی رکھتا ہو۔ اُس کی یہ صلاحیت اور اس کے ساتھ ساتھ مقامی لوگوں کے مسائل حل کرنے کی لگن سے زیادہ اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

مقامی قیادت کی افادیت اور اہمیت:

اگرچہ کسی بھی شعبے میں قیادت کی اقدار ایک دوسرے سے مطابقت رکھتی ہیں تاہم مقامی قیادت کی اپنی ایک خاصیت اور اہمیت ہے، کیونکہ کمیونٹی میں قیادت تنظیموں یا مخصوص افراد سے مختلف ڈھانچے یا مقصد کے تحت چلتی ہے۔ جو چیز مقامی قیادت کو دوسروں سے مختلف بناتی ہے وہ یہ ہے کہ مقامی رہنما یا قائد کام کرنے کیلئے مکمل طور پر طاقت یا اختیار پر انحصار نہیں کرسکتے بلکہ مقامی رہنماؤں کو اتحاد/ نیٹ ورک اور اثر ورسوخ پر انحصار کرنا پڑتا ہے اور انہیں خاص طور پر معاشرتی تعلق استوار کرنا پڑتا ہے۔

معاشرتی ماہرین نے مختلف طریقوں سے مقامی قیادت کی وضاحت کی ہے۔ ولکنسن (1986ء) کے مطابق قیادت ایسے عمل کا نام ہے جس میں مقامی

لوگوں کے ساتھ مل کر مخصوص کاموں میں اپنا حصہ ڈالا جاتا ہے۔ گب (1948ء) نے قیادت کے تین اہم اصول واضح کیے ہیں جن میں:

۱۔ صورتحال سے تعلق: یعنی کسی گروہ کا ایک مشترکہ مسئلہ اور مقصد ہو۔

۲۔ کچھ مقاصد کے حصول کیلئے ملکر کام کرنے میں شامل ہونا، اور

۳۔ باہمی مفاد کیلئے: ایک ایسا باہمی رجحان جہاں پیروکاروں کے رویئے، نظریات اور خواہشات قائد کے تعین میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ کمیونٹی لیڈر شپ میں قائدین اور پیروکاروں کا باہمی مقصد کا حامی ہونا اور شراکت داروں کی حیثیت سے ایک دوسرے کو دیکھنے کی اہلیت انتہائی اہم ہے۔ مزید برآں، یہ رویہ براہِ راست ساکھ اور رشتے میں اعتماد کی فضاء قائم کرنے کے ساتھ ساتھ معاشرتی تعلقات کو فروغ دینے میں انتہائی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اعتماد اور ساکھ کے فروغ سے کمیونٹی میں مشترکہ مقصد کے حصول زیادہ آسانی سے ممکن ہو سکے گا۔ اسی طرح برنز (1978ء)، کوزز اور پوسنر (1995ء) کے نظریات کے مطابق، مشترکہ مقصد یا نقطہ نظر رکھنے سے پیروکار اپنے مشترکہ مقاصد کے حصول کیلئے زیادہ موثر طریقے سے شامل ہوتے ہیں۔

عوامی قائد/ لیڈر کے کام:

مقامی قائد/ لیڈر کو کئی قسم کے کام سرانجام دینے ہوتے ہیں۔ جیسے سب سے ضروری اور اہم کام گروپ کے افراد کی حرکات کی تنظیم کرنا۔ قائد ایک ایگزیکٹو ہوتا ہے۔ اس حیثیت میں وہ دوسروں کو کام سونپتا ہے جو کہ چھوٹے چھوٹے لیڈرز ہوتے ہیں۔ کئی دفعہ وہ دوسروں کو ذمہ داری بھی نہیں دیتا۔ اس سے ایک نقصان ہوتا ہے کہ گروپ کے ممبران کام میں دلچسپی ختم کر دیتے ہیں۔

لیڈر کا ایک دوسرا کام منصوبہ بندی اور فیصلہ ہے۔ اس سے گروپ اپنے کام اور مقاصد کے وسائل اور ذرائع تلاش کرتا اور استعمال کرتا ہے۔ گویا کہ گروپ کی پالیسیوں اور مقاصد کو واضح کرنے میں لیڈر بڑا کردار ادا کرتا ہے۔ لیڈر کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک ماہر (Expert) ہو۔ کسی کام کے لیے جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ اس کے پاس موجود ہوں تا کہ اس حوالے سے وہ دوسروں کی مدد بھی کر سکے۔ اس کے پاس ایسی اطلاعات موجود ہوں جن سے ممبران کا محاسبہ کر سکے اور ان کو ضروری باتیں بتا سکے۔ لیڈر اپنے گروپ میں ایک گیٹ کیپر کی طرح ہوتا ہے۔ جس کے ذریعے وہ گروپ سے باہر کی دنیا کے ساتھ تعلقات استوار رکھتے ہیں۔ اس کے ذریعے گروپ کے لوگ ایک دوسرے سے تعلقات استوار کرتے ہیں۔۔ جب گروپ کے درمیان کوئی تنازعہ پیدا ہو تو وہ ان کی صلح کرواتا ہے۔ غلط اور صحیح کا فیصلہ کرتا ہے۔

لیڈر گروپ کے سینئر فرد کی علامت بن جاتا ہے۔ گروپ ممبران اس کو اپنی شناخت بنا لیتے ہیں اور اس سے سبھی مثبت خیالات رکھے جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ ایسے گروپ ممبران کی سختی کا نشانہ بھی بنتا ہے جو محرومی کا شکار ہوں یا ناکامی سے دوچار ہوں۔ گروپ اگر کامیاب ہو جائے تو لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں اور وہ اگر ناکام ہو جائیں تو اسے موردِ الزام ٹھہراتے ہیں۔

عوامی رہنما بننے کیلئے بنیادی شرائط:

۱۔ خود اعتمادی:

آپ کا اپنی صلاحیتوں پر اعتماد ہونا ضروری ہے۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ آپ ہر کسی سے مشورہ کریں، متعلقہ معلومات کو حاصل کرنے کے ہر ممکن ذرائع سے مستفید ہوں بڑے لوگوں کے تجربات سے باعلم ہوں، مگر ان سے سیکھتے ہوئے اپنے خیالات کا خود اندازہ لگاتے ہوئے اپنی سوچ کو واضح کریں۔ اس طرح نہ صرف آپ کی انفرادیت ظاہر ہوگی۔ بلکہ آپ کی خود اعتمادی میں بھی اضافہ ہوگا۔

۲۔ لگن اور مضبوط ارادہ کے ساتھ کام کرنا:

اگر آپ نمائندہ بن کر محض وقت گزاری یا کسی اور کے مقاصد کیلئے بطور آلہ کار بن کر کام کریں گے تو آپ کی حیثیت دوسرے درجے کے پیروکار کی بن کر رہ جائے گی۔ اگر آپ کسی مقصد سے وابستگی اور مضبوط ارادے کے ساتھ متحرک ہونگے تو آپ کی پہچان عوامی لیڈر کے طور پر ابھرے گی۔

۳۔ سیکھنے سے نہ گھبرائیے:

یاد رکھیں قیادت کی اہلیت قدرتی نہیں ہوتی، بلکہ محنت اور خصوصی مہارت سے حاصل ہوتی ہے۔ دورِ جدید میں عمل کی ایسی بہت سی شاخیں ہیں، جن کے حصول سے اور عملی اطلاق سے اس صلاحیت میں اضافہ بھی ہوتا ہے اور نکھار بھی پیدا ہوتا ہے۔ اس لیے علم اور مخصوص مہارتوں کی تربیت حاصل کرنے سے آپ کی شخصیت بہتری کی طرف جائے گی، چنانچہ ایسا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیں، جس کے ذریعے علم و تربیت کے مواقع میسر آتے ہوں۔

۴۔ عوام سے قریبی تعلق:

جو لوگ بڑے قائد/ لیڈر بنتے ہیں وہ عوام سے قریبی تعلق کے نتیجے میں ہی اس مقام تک پہنچتے ہیں۔ لہذا عوام نہ صرف آپ کی اصلاح کرتے ہیں بلکہ آپ کے اعتماد کو مسلسل تقویت بھی دیتے ہیں اور یہ عوامی حمایت آپ کو اچھا قائد بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

کامیاب عوامی قائد/ لیڈر بننے کیلئے چند اصول:

۱۔ کامیابی کی کنجی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی اور واضح حکمتِ عملی کے تحت اُن کے انعقاد کو یقینی بنانا ہے۔
۲۔ صرف کامیابی کا حصول ہی مطمع نظر نہ رکھا جائے بلکہ کامیاب ہو کر کیا جائے گا، اس کی تشہیر بھی کی جائے۔
۳۔ اپنی مضبوطیوں اور کمزوریوں کا جائزہ لیں اور کمزور پہلوؤں پر قابو پانے کی کوشش کریں۔
۴۔ لوگوں کو لازمی سنا جائے اور اُن کے مطالبات، خواہشوں کو اہمیت دی جائے۔
۵۔ اپنے حامیوں، ووٹروں اور کارکنوں کے تین بنیادی مسائل کی نشاندہی کریں اور ساری توجہ ان پر مرکوز کر دیں۔
۶۔ ہر کسی کے دل عزیز رہنے کی کوشش ترک کر دیں، آپ کے ناقدین آپ کی شخصیت سنواریں گے۔
۷۔ سیدھی اور صاف بات کریں، غیر ضروری تفصیل سے اجتناب کریں۔
۸۔ ٹھوس اور آخری نتائج کی بابت بات کریں، طریقہ کار اور ذرائع کو نظر انداز کر دیں۔
۹۔ بیرونی حقیقتوں اور سچائیوں کو مان لیں کہ وہی سچ ہے۔
۱۰۔ ضرورت مندوں کی پہنچ میں رہیں، اُن سے رابطہ منقطع نہ ہونے دیں۔
۱۱۔ ہر پلیٹ فارم کو اپنے مقصد کی تشہیر کیلئے استعمال کریں۔ آپ کے مقاصد واضح ہونے چاہئیں۔ اسی طرح اپنا پیغام بھی واضح کریں۔
۱۲۔ یاد رکھیئے دولت اور ذرائع ہی سب کچھ نہیں ہوتے۔ کامیاب قائد وسائل اور دولت کے حصول نئے کے ذرائع ڈھونڈ لیتے ہیں۔

قائد کی نظم

لوگوں کے پاس جاؤ ان کے ساتھ رہو
اُنہیں پیار کرو اُن سے سیکھو

وہاں سے شروع کرو جو اُن کے پاس ہے
جو وہ جانتے ہیں اُس پر تعمیر کرو/ قائم رہو

لیکن بہترین رہنما کی جب اُن کا کام مکمل ہو جاتا ہے
اور جب کام ہو جاتا ہے تو سب لوگ کہیں گے
ہم نے یہ خود کیا ہے

حصہ سوئم

شہریوں بالخصوص خواتین کی سیاسی عمل میں شرکت

سیشن نمبر 8: شہریوں کی سیاسی عمل میں موٴثر شرکت

مقاصد: شرکاء اس سیشن کے بعد اس قابل ہو جائیں گے کہ مندرجہ ذیل موضوعات پر اپنی رائے کا اظہار کر سکیں۔

۱ شہریوں کی سیاسی عمل میں شرکت کیوں ضروری ہے؟

۲ شناختی کارڈ کی اہمیت اور ضرورت، شناختی کارڈ بنانے کا طریقہ کار اور متعلقہ محکمہ

۳ ووٹ کی اہمیت، ووٹ کے اندراج کا طریقہ کار اور متعلقہ محکمہ

دورانیہ: 150 منٹ

درکار سامان: بال پوائنٹ، بورڈ، مارکر، فلپ چارٹ

طریقہ کار: انفرادی مشق، گفتگو

درکار معلوماتی مواد: موضوع سے متعلقہ ہینڈ آؤٹ

تربیت کار کیلئے ہدایات: تربیت کار شرکاء کو سیشن کا مقصد بتائے اور مندرجہ ذیل سوال کرے:

۱ سیاسی عمل سے کیا مراد ہے؟ اور

۲ شہریوں کا سیاست میں حصہ لینا کیوں ضروری ہے؟

شرکاء کے جوابات کے اہم نکات وائٹ بورڈ پر لکھتے جائیں اور ان کو سامنے رکھتے ہوئے شرکاء کے درمیان بحث کرائیں۔ بحث کے اہم نکات نوٹ کریں اور سیشن کے آخر میں مندرجہ ذیل ہینڈ آؤٹ کی مدد سے وضاحت کرے۔

ہینڈ آؤٹ نمبر 8: شہریوں کی سیاسی اور سماجی عمل میں مؤثر شرکت

سیاسی و سماجی عمل میں شرکت کسی بھی ملک میں رہنے والے ہر شہری کیلئے انتہائی ضروری ہے۔ جمہوری معاشرے کے قیام کیلئے ضروری ہے کہ شہری انتخابی عمل، سیاسی مہموں، سماجی تحریکوں، مختلف جماعتوں اور پریشر گروپوں میں شمولیت کے علاوہ حقِ رائے دہی استعمال کریں۔ ہم مقامی تنظیموں کی مدد، مشترکہ مقاصد کے حصول کیلئے مالی معاونت، اپنے ہم خیال گروہوں اور ہمسایوں سے ملاقاتوں، مقامی اور شہری معاملات میں شمولیت کے ذریعے، ایک مستحکم کمیونٹی اور اپنے لیے خوشحال زندگی تشکیل دے سکتے ہیں۔ چونکہ یہ تمام چیزیں ہماری روزمرہ زندگی کا حصہ ہیں اسی وجہ سے ہم انہیں زیادہ اہمیت نہیں دیتے ،لیکن اگر ہم ان امور میں شرکت نہیں کریں گے تو ہم اپنے معاشرے سے علیحدہ ہو جائیں گے جس کی وجہ سے معاشرتی مسائل میں اضافے کے ساتھ ساتھ جمہوری عمل بھی متاثر ہوگا۔

شہریوں کے مسائل حل کرنے اور ان کا معیار زندگی بلند کرنے کا موثر ترین راستہ سیاست ہے۔ لوگوں کا ہر معاملہ کہیں نہ کہیں سیاست سے جڑا ہوتا ہے۔ حکومت کی کارکردگی، پالیسیاں اور فیصلے عام لوگوں کی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں اس لئے شہریوں کا حکومت اور اقتدار میں شریک ہونا ضروری ہوتا ہے۔ حکومت چلانا بنیادی طور پر شہریوں کا کام ہے جو اپنے نمائندوں کے ذریعے یہ کام بہتر طور پر انجام دے سکتے ہیں۔ یہ نمائندے سیاستدان کہلاتے ہیں اور ان کے انتخاب اور اس عمل کو جمہوریت اور سیاست کہتے ہیں۔ اقتدار اور حکومت صرف شہریوں کا حق ہے وہ اپنے منتخب نمائندوں کے ذریعے یہ کام سرانجام دیتے ہیں۔ ان نمائندوں کو مقامی حکومتوں کے انتخابات اور عام انتخابات میں چنا جاتا ہے۔۔

پاکستان میں سیاست کا لفظ کوئی اچھا تاثر نہیں چھوڑتا، تاہم حقیقت یہ ہے کہ سیاست کے علاوہ کوئی ایسا وسیلہ نہیں جو عوام کی زندگیوں میں خوشگوار تبدیلیوں کی ضمانت فراہم کر سکے۔ شہری عوامی نمائندوں کو منتخب کرنے کے کیلئے اپنے ووٹ کا حق استعمال کر کے، سیاسی اداروں (جن میں مقامی حکومتیں، صوبائی و قومی اسمبلیاں، سینیٹ شامل ہے) میں نمائندگی حاصل کر کے یا اپنی مضبوط تنظیمیں تشکیل دے کر سیاست میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اس ضمن میں اس بات کی اہمیت کو تسلیم کرنا بے حد ضروری ہے کہ معاشرے کے پسے ہوئے طبقات کا سیاست میں حصہ لینا بہت اہم ہے۔ کیونکہ ان کے سیاست میں حصہ لینے کے عمل میں بہت ساری مشکلات ہیں اور ان مشکلات کی وجہ سے ان کو سیاسی اداروں اور پالیسی سازی کے عمل تک اپنی آواز کو پہنچانے کیلئے زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے۔ ایک مثل مشہور ہے''ماں بھی اس وقت تک اپنے بچے کو دودھ نہیں پلاتی جب تک وہ روتا نہیں ہے''۔ اس مثل کا مطلب ہے کہ جب تک بچہ رو رو کر ماں کی توجہ اپنی ضرورت کی طرف نہیں دلاتا تو وہ بھی اس کی ضرورت پوری نہیں کرتی، حالانکہ وہ اس کی ماں ہے جس سے بڑھ کر کوئی اس سے محبت نہیں کر سکتا۔ اگر کچھ دیر کیلئے ماں کی جگہ حکومت کو رکھ لیا جائے اور عوام کو بھوکا بچہ تصور کر لیا جائے تو کیا منظر نامہ اُبھرے گا۔ ماں کی محبت کو بے لوث سمجھا جاتا ہے، تاہم حکومتیں صرف اپنے مفادات کیلئے کام کرتی ہیں۔ ان کا سب سے بڑا مفاد اپنی عوامی حمائت برقرار رکھنا ہوتا ہے جو کہ ایک پیچیدہ عمل ہے۔ ملک کی آبادی مختلف طبقاتی، لسانی، مذہبی، سیاسی بنیادوں پر تقسیم ہوتی ہے۔ ان کے مفادات ایک دوسرے سے جدا بلکہ بعض اوقات متصادم ہوتے ہیں۔ کسی بھی حکومت کیلئے یہ ممکن نہیں ہوتا کہ وہ تمام طبقات کو یکساں طور پر مطمئن رکھ سکے۔ غریب اور پسے ہوئے طبقات کو شور مچانا پڑتا ہے تا کہ وہ حکومت کو اپنی ضرورتوں کا احساس دلا سکیں۔ یہ شور اس طرح سے سے ڈالا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی مضبوط تنظیم تشکیل دیکر، اور اعلیٰ ترین سیاسی اداروں (قومی اسمبلی، سینیٹ، صوبائی اسمبلیاں) میں نمائندگی حاصل کر کے تا کہ وہ فیصلہ سازی کے عمل میں شریک ہوں۔

سیاسی عمل میں شرکت: آئینِ پاکستان اور انسانی حقوق کے عالمی منشور کے تناظر میں:

☆ ریاست اپنے اختیارات، عوام کے منتخب نمائندوں کے ذریعے استعمال کرے گی۔

☆ جمہوریت، آزادی، مساوات، رواداری اور سماجی انصاف کے اصولوں کا جو تصور اسلام نے پیش کیا ہے، اس کی مکمل پاسداری کی جائیگی۔

☆ بنیادی حقوق کی مکمل ضمانت دی جائیگی جہاں تک کہ قانون اور اخلاق عامہ اس کی اجازت دیں۔ **آئین پاکستان [دیباچہ]**

☆ ریاست علاقائی سطح پر منتخب نمائندوں کے ذریعے مقامی حکومت کے (بلدیاتی) اداروں کی حوصلہ افزائی کرے گی اور ان (بلدیاتی) اداروں میں کسانوں، مزدوروں اور عورتوں کو خصوصی نمائندگی دینے کا اہتمام کیا جائیگا۔ **آئین پاکستان [آرٹیکل۔32]**

☆ یہ ضروری ہے کہ انسانی حقوق کو قانون کی عملداری کے ذریعے یقینی بنایا جائے، ورنہ انسان عاجز آکر جبر اور ظلم کے خلاف خود بغاوت پر مجبور ہو جائیگا۔ **انسانی حقوق کا عالمی منشور [ابتدائیہ]**

☆ تمام انسان آزاد اور حقوق وعزت کے اعتبار سے برابر پیدا ہوئے ہیں، انہیں ضمیر اور عقل ودیعت ہوتی ہے۔ انہیں ایک دوسرے کے ساتھ بھائی چارے کا سلوک کرنا چاہیے۔ **انسانی حقوق کا عالمی منشور (آرٹیکل۔1)**

☆ ہر شخص کو اپنے ملک کی حکومت میں براہِ راست یا آزادانہ طریقے سے منتخب کیے گئے نمائندوں کے ذریعے حصہ لینے کا حق حاصل ہے۔

☆ ہر شخص کو اپنی ملک میں سرکاری ملازمت حاصل کرنے کا برابر کا حق حاصل ہے۔

☆ عوام کی مرضی حکومت کے اختیار و اقتدار کی بنیاد ہوگی۔ اس مرضی کے اظہار کیلئے متعین مدت کے بعد ایسے حقیقی انتخاب منعقد کرائے جائیں گے، جن میں عام اور مساوی حقِ رائے دہی کا استعمال خفیہ رائے شماری یا اس جیسے کسی دوسرے آزادانہ طریقہ رائے شماری کے ذریعے کیا جائیگا۔

انسانی حقوق کا عالمی منشور (آرٹیکل۔21)

سیاسی وسماجی عمل میں شرکت کے بنیادی نکات:

سیاسی وسماجی عمل میں موثر شرکت کے بنیادی نکات درج ذیل ہیں:

۱۔ شہریوں کو اپنے سیاسی وسماجی حقوق سے آگاہی ہونا

۲۔ اپنے ووٹ کا حق استعمال کرنا

۳۔ مختلف تحریکوں کے ساتھ وابستگی (انسانی حقوق، امن، نئے صوبے بنانے کی تحریک وغیرہ)

۴۔ کمیونٹی اور مقامی تنظیموں کے معاملات میں شرکت کرنا

۵۔ عوامی نمائندوں کے ساتھ رابطے کرنا

۶۔ سماجی، سیاسی اور ہم خیال گروہوں کی معاونت کرنا

۷۔ سیاسی نشستوں میں شرکت کرنا اور کسی خاص جماعت یا گروہ سے وابستگی۔

سیشن نمبر 8.1: سیاسی عمل میں عورتوں کی موثر شرکت

سیشن کا مقصد	اس سیشن کے بعد شرکاء سیاسی عمل میں عورتوں کی موثر شرکت کے بارے میں جان سکیں گے۔
سیشن کے لئے درکار معلوماتی مواد	موضوع سے متعلقہ ہینڈ آؤٹ
درکار سامان	مارکر، چارٹ، بورڈ
دورانیہ	40 منٹ

سیشن کا طریقہ کار:

شرکاء سے کہیں کہ وہ 2017ء میں ہونے والے انتخابات میں شرکت کے حوالے سے اپنے مشاہدات کے بارے میں بتائیں؟ انکے خیال میں انتخابات میں لوگوں کی شرکت زیادہ تھی یا کم؟ نیز کیا سیاسی عمل میں عورتوں اور مردوں کی شرکت میں کوئی فرق تھا یا وہ ایک جیسی تھی؟

اس سرگرمی کے نتیجے میں شرکاء کے جوابات عام طور درج ذیل ہونگے:

زیادہ شرکت کی مثالیں

- زیادہ لوگوں نے ووٹ ڈالا
- نوجوانوں کی شرکت زیادہ رہی
- زیادہ خواتین امیدوار
- الیکشن کمیشن کا کردار

کم شرکت کی مثالیں

- ووٹ ڈالتے ہوئے روائتی سوچ کا اظہار
- بلوچستان میں کم افراد نے ووٹ ڈالا
- الیکشن کمیشن کی طرف سے معاونت کا نہ ہونا

اسکے بعد تربیت کار شرکاء سے پوچھے کہ انکے خیال میں سیاسی عمل میں شمولیت سے کیا مراد ہے؟ شرکاء کہ جوابات کی روشنی میں واضح کریں کہ سیاسی عمل میں شمولیت کا مطلب صرف ووٹ ڈالنا نہیں ہے بلکہ سیاسی عمل میں شمولیت سے مراد ہر اس فیصلے میں اپنی رائے کا اظہار کرنا ہے جس کا تعلق ہماری زندگیوں سے ہے۔ درحقیقت اپنی رائے کا اظہار سیاسی عمل میں شمولیت کی پہلی بنیادی شکل ہے لیکن سیاسی شرکت کے ذرائع یہاں تک محدود نہیں اور نہ ہی صرف ریاست کے کاموں تک محدود ہیں بلکہ گھر سے لیکر ریاست کے تمام اداروں تک جہاں جہاں فیصلہ سازی ہوتی ہے ان سب اداروں تک ہماری آواز کا پہنچنا سیاست میں شرکت کی شکلیں ہیں۔ اسکے بعد تربیت کار درج ذیل نکات کی وضاحت کرے۔

سلائیڈ نمبر 1: ہم سیاسی عمل میں شرکت کس طرح کر سکتے ہیں؟

سیاسی عمل میں شرکت کئی طریقوں سے کی جا سکتی ہے جس میں زیادہ اہم یا مقبول طریقے حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ انتخابی عمل میں بطور اُمیدوار یا بطور ووٹر حصہ لیکر

۲۔ سیاسی جماعت یا کسی بھی ایسی تنظیم کا حصہ بن کر جو ریاست کی سطح پر نیچے سے اور گھر کی سطح سے اوپر کام کرتا ہو۔

۳۔ اپنے حق کیلئے یا کسی بھی حق تلفی کی صورت میں احتجاج کر کے

۴۔ حکومتی پالیسیوں اور قوانین پر اپنی رائے کا اظہار کر کے

تربیت کار کیلئے نوٹ:

شرکاء کو بتائیں کہ جب ہم عورتوں کی سیاسی عمل میں شرکت کی بات کرتے ہیں تو ہمیں اکثر سننے کو ملتا ہے کہ ہم بھی عورتوں کے نمائندے ہیں کیا ہم اُن کی نمائندگی نہیں کر رہے کہ ان کا آنا یا ووٹ ڈالنا لازمی ہے؟ ان سے کہیں کہ یہ سوال آج آپ کیلئے بھی ہے اور اس کا جواب آپ کو ڈھونڈنا ہے۔ اس کیلئے شرکاء کو دو گروپوں میں تقسیم کریں اور ان سے کہیں کہ ایک گروپ عورتوں کی سیاسی عمل میں شرکت کے حق میں اور دوسرا اس موضوع کی مخالفت میں دلائل دے۔

دونوں گروپوں کو تیاری کیلئے 10 منٹ کا وقت دیں اور دلائل کیلئے 2 سے 3 منٹ دیں۔ آخر میں سلائیڈ نمبر 3 کی مدد سے انہیں بتائیں کہ ہم عورتوں کی سیاسی عمل میں شرکت کی بات کیوں کرتے ہیں؟ جب عورتیں عملی سیاست میں آئیں گی تو اس وقت عورتوں کی زندگیوں میں مثبت تبدیلی آئے گی۔ اس کا سب سے بڑا ثبوت پچھلے پندرہ سالوں میں ہونے والی قانون سازی ہے۔ جس میں عورتوں کے کئی بنیادی مسائل پر توجہ دی گئی ہے۔ لیکن قانون سازی کے ساتھ ساتھ عورتوں کو بجٹ اور وسائل کی تقسیم جیسے معاملات میں بھی آگے آنا چاہیے تاکہ ملکی وسائل عوام کی ترقی پر خرچ ہوں اور عوام کی ضرورت کے مطابق منصوبے بنائے جائیں۔

سلائیڈ نمبر 2: عورتوں کی سیاسی عمل میں شرکت کیوں ضروری ہے؟

ا۔ عورتیں آبادی کا نصف ہیں اس لئے عورتوں کی شمولیت کے بغیر جمہوریت ادھوری ہے۔

۲۔ عورتوں کی تعلیم، صحت اور ان پر ہونے والے تشدد کے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ عورتیں ترقی کے عمل میں بہت پیچھے ہیں۔ جب ایوانوں میں عورتیں آئیں گی تو عورتوں کیلئے زیادہ کام ہوگا۔

۳۔ عورتوں کی سیاسی نمائندگی اور اعلیٰ سطح پر ان کی تعداد بہت کم ہے۔ وسائل کی تقسیم میں عورتوں اور محروم طبقات کو بُری طرح نظرانداز کیا جاتا ہے اس لیے ترقی کا مرکز عوام نہیں رہتے اور ترقی کے ثمرات بھی ان تک نہیں پہنچتے۔

سلائیڈ نمبر 3: عورتوں کے حوالے سے اعداد و شمار

ا۔ عورتیں کل آبادی کا 49 فیصد ہیں جبکہ دنیا بھر میں عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ ہے۔

۲۔ زچگی کے دوران ہر سال 30 ہزار عورتیں مرجاتی ہیں۔

۳۔ 342 ممبران پر مشتمل پاکستان کی قومی اسمبلی میں خواتین ممبران کی تعداد 60 ہے۔

۴۔ عورتوں میں خواندگی کا تناسب 48 فیصد جبکہ مردوں میں 70 فیصد ہے۔

۵۔ 44.1 فیصد عورتیں جبکہ 55.9 فیصد مرد بحیثیت ووٹر رجسٹر ہیں۔

تربیت کار کیلئے نوٹ:

شرکاء سے پوچھیں کہ جب ہم عورتوں کی سیاسی عمل میں محفوظ شرکت کی بات کرتے ہیں تو اس سے ہماری کیا مراد ہوتی ہے۔ شرکاء کے جوابات کو سراہتے ہوئے انہیں سلائیڈ نمبر 4 کی مدد سے محفوظ سیاسی شرکت کا تصور دیں اور سیشن کا اختتام کریں۔

سلائیڈ نمبر 4: سیاسی عمل میں محفوظ شرکت کا تصور

۱۔ اپنی مرضی کے نمائندے کا انتخاب کرنا۔
۲۔ اپنی مرضی سے کسی بھی نشست کیلئے انتخاب میں حصہ لینا۔
۳۔ ہر فورم پر بلاخوف وخطر اپنی رائے کا اظہار کرنا خواہ وہ گھر ہو، کونسل ہو یا اسمبلی۔
۴۔ اپنی سیاسی جماعت میں اپنا موقف پیش کرنا۔
۵۔ سیاسی عمل میں شرکت کے بعد کسی لعن طعن کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

ہینڈ آؤٹ 8.2: پاکستان کی قومی اور صوبائی اسمبلی میں عورتوں کی نمائندگی:

آخر میں تربیت کار ذیل میں دیئے گے مواد کی روشنی میں عام انتخابات 2018ء میں عورتوں کی شمولیت پر بات کرے اور خصوصاً صوبے کے حوالے سے صورتحال سے آگاہ کریں۔

قومی و صوبائی اسمبلیوں اور سینٹ میں عورتوں کی تعداد:

ایوان	قومی اسمبلی	سینیٹ
کل ممبران کی تعداد	342	104
عورتوں کی تعداد	60	17

سینٹ صوبائی بنیادوں پر ممبران کی تعداد:

صوبہ/علاقہ	جنرل نشستیں	ٹیکنوکریٹس/علمائے اکرام	خواتین	غیر مسلم	کل
بلوچستان	**14**	**4**	**4**	**1**	**23**
خیبر پختونخواہ	**14**	**4**	**4**	**1**	**23**
سندھ	**14**	**4**	**4**	**1**	**23**
پنجاب	**14**	**4**	**4**	**1**	**23**
اسلام آباد	**2**	**1**	**1**	**0**	**4**
کل تعداد	**58**	**17**	**17**	**4**	**96**

صوبائی اسمبلیوں میں عورتوں کی تعداد:

ایوان	پنجاب اسمبلی	سندھ اسمبلی	خیبر پختونخواہ اسمبلی	بلوچستان اسمبلی
کل ممبران کی تعداد	371	168	124	65
عورتوں کی تعداد	66	29	22	11

سیشن نمبر 9: عورت بحیثیت ووٹر اور امیدوار

سیشن کا مقصد	اس سیشن کا مقصد ممبران کو اس قابل بنانا ہے کہ وہ عورتوں کیلئے پیروکاری مہم چلاسکیں تاکہ عورتیں انتخابات میں بحیثیت ووٹر اور بحیثیت اُمیدوار سامنے آسکیں۔
سیشن کے لئے درکار معلوماتی مواد	موضوع سے متعلقہ ہینڈ آؤٹ
درکار سامان	مارکر، چارٹ، بورڈ
دورانیہ	40 منٹ

تربیت کار کیلئے نوٹ:

شرکاء کو بتائیں کہ چونکہ مقامی حکومتوں کے انتخابات قریب ہیں اور ایسے میں ضرورت اس امر کی ہے کہ عورتوں کو بااختیار بنانے کے کام میں تیزی لائی جائے اور سیاسی عمل میں عورتوں کی شرکت انہیں بااختیار بنانے کی طرف ایک عملی قدم ہے۔ ایسے میں ہمارا یہ کام ہے کہ انتخابات سے پہلے ہی ہم لوگوں کو اس بات پر راغب کریں کہ وہ نہ صرف عورتوں کو ووٹ ڈالنے بلکہ انتخابات میں بحیثیت اُمیدوار حصہ لینے میں بھی ان کی مدد کریں۔ لوگوں کی مدد عورتوں کو سیاسی عمل میں شرکت کرنے میں معاون ثابت ہوگی۔

شرکاء کو بتائیں کہ عورتیں دو طرح سے انتخابی عمل میں حصہ لے سکتی ہیں بحیثیت ووٹر اور بحیثیت اُمیدوار۔ اس سیشن میں ہم گفتگو کریں گے کہ ایک عورت بحیثیت ووٹر انتخابات میں کیسے حصہ لے سکتی ہے۔

ہینڈ آؤٹ 9.1: عورت بحیثیت ووٹر:

سلائیڈ نمبر 1: **میرا ووٹ کیوں ضروری ہے؟**

ا۔ اپنی رائے کا اظہار میرا حق ہے۔
۲۔ ملک میں اچھی طرزِ حکمرانی لانے کیلئے
۳۔ اپنے اور اپنے بچوں کے بہترین مستقبل کیلئے
۴۔ محروم طبقات کو ان کا حق دلانے کیلئے
۵۔ ترقی کے ثمرات زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کیلئے
۶۔ قومی بجٹ اور وسائل کی منصفانہ تقسیم کیلئے

سلائیڈ 2 تا 6 کی مدد سے ان عام سوالات کے جواب دیں جو عام طور پر شہریوں اور خصوصاً عورتوں کے ذہنوں میں ہوتے ہیں؟

سلائیڈ نمبر 2: **ووٹر کی اہلیت**

ا۔ پاکستانی شہری ہو
۲۔ شناختی کارڈ رکھتا/ رکھتی ہو۔
۳۔ عمر 18 سال یا زائد ہو۔
۴۔ اس کا نام ووٹر لسٹ میں درج ہو۔
۵۔ کسی بھی عدالت نے فاطر العقل قرار نہ دیا ہو۔

سلائیڈ نمبر 3: **میں اپنا ووٹ کیسے رجسٹر کرواؤں**

ا۔ الیکشن کمیشن سے دستیاب فارم پُر کر کے اپنے قومی شناختی کارڈ کی کاپی لگائیں۔
۲۔ اور الیکشن کمیشن کے دفتر میں جمع کروا دیں۔
۳۔ اگر ووٹ رجسٹر کروانا ہو تو فارم A
۴۔ اگر ووٹ حذف کروانا ہو تو فارم B
۵۔ اگر کسی قسم کی تبدیلی ووٹر کے کوائف میں کروانی ہو تو فارم C
۶۔ الیکشن سے چند ماہ قبل ووٹر لسٹ کسی بھی عوامی مقام پر رکھ دی جاتی ہے تا کہ لوگ اپنا نام دیکھ سکیں۔ نام نہ ہونے کی صورت میں مقررہ تاریخ کے اندر الیکشن کمیشن کو درخواست دیں تا کہ آپ کا نام لسٹ میں شامل کیا جا سکے۔

سلائیڈ نمبر 4: **ووٹ رجسٹر کروانے کیلئے درکار فارم**

نوٹ: ووٹ کے اندراج سے متعلقہ فارم منسلک کریں۔

سلائیڈ نمبر 5: میں اپنا ووٹ کیسے دوں؟

ا۔ جس پارٹی کے منشور سے آپ اتفاق کرتے/کرتی ہوں۔
۲۔ جس اُمیدوار کی شہرت اچھی ہو۔
۳۔ جو عورتوں اور محروم طبقات کیلئے ماضی میں کام کرتی /کرتا رہا ہو۔
۴۔ جو صنفی اور دیگر تعصّبات سے بالاتر ہو کر کام کرتا/کرتی ہو۔
۵۔ جس تک آپ کی رسائی آسان ہو۔
۶۔ جو قانون سازی اور ترقیاتی منصوبہ بندی اور پالیسیوں سے متعلق معلومات رکھتا ہو۔
۷۔ جسے آپ اپنا حقیقی نمائندہ سمجھتے ہوں۔

سلائیڈ نمبر 6: ووٹنگ کا دن

ا۔ ووٹنگ کا دن اہم ہے اس ایک دن پر ہمارے اگلے پانچ سالوں کا انحصار ہوتا ہے۔ لہٰذا ہماری ترجیحات میں یہ سرِ فہرست ہو۔
۲۔ اپنے گھر والوں کو چند روز قبل مطلع کر دیں کہ آپ اپنے ووٹ کا حق استعمال کریں گی۔
۳۔ الیکشن کمیشن کی طرف سے ٹی وی اور اخبارات میں انتخابات کے حوالے سے ہونے والی آ گاہی مہم کو بغور دیکھیں اور پڑھیں، تا کہ انتخاب والے دن کسی قسم کی غلطی سرزد نہ ہو۔ جس سے آپ کا قیمتی ووٹ ضائع ہونے کا اندیشہ ہو۔
۳۔ ووٹ ڈالنے کیلئے جانے سے قبل اپنا قومی شناختی کارڈ اور ووٹ کی پرچی ضرور ساتھ رکھیں۔
۴۔ یہ معلوم کر لیں کہ پولنگ سٹیشن کہاں واقع ہے۔
۵۔ جس اُمیدوار کو ووٹ دینا ہے اس کا نام اور نشان دونوں یاد رکھیں۔
۶۔ ووٹ ڈالنے کیلئے قطار میں کھڑی ہوں۔
۷۔ اپنی باری آنے پر تمام مراحل سے گزرتے ہوئے جسے ووٹ دینا ہے اس کے نشان پر مہر لگائیں۔
۸۔ کوشش کریں کہ مہر بالکل نشان کے مرکز میں لگائیں۔
۹۔ ووٹ ڈالتے وقت طے شدہ پوشیدہ جگہ پر ہی مہر لگائیں اور اس کے بارے میں کسی سے مشورہ نہ لیں اور نہ ہی کسی کو اپنی ووٹ والی پرچی دکھائیں۔

نوٹ: ووٹ کی پرچیوں کی تصاویر لگائیں

ہینڈ آؤٹ 9.2: عورت بطور انتخابی اُمیدوار

تربیت کار کیلئے نوٹ:
شرکاء کو بتائیں کہ اس سیشن میں چار عناصر پر بات کی جائیگی جن کے ذریعے ان عورتوں کی استعدادِ کار کو بہتر بنایا جائیگا جو الیکشن میں بطور اُمیدوار حصہ لینا چاہتی ہیں۔ ان سیشن کا مقصد خواتین کی صلاحیتوں میں اضافہ کرنا ہے تاکہ وہ اُن تمام عورتوں کی مدد کر سکیں جو مستقبل میں انتخابات میں حصہ لینا چاہیں۔

سلائیڈ نمبر 1 کی مدد سے اُمیدوار کی اہلیت پر روشنی ڈالیں

سلائیڈ نمبر 1: قومی وصوبائی اسمبلی کیلئے اُمیدوار کی اہلیت

- پاکستانی شہری ہو
- عمر 25 سال یا زائد ہو
- قومی شناختی کارڈ رکھتا/رکھتی ہو اور ووٹر لسٹ میں اندراج ہو۔
- حاضر سروس سرکاری ملازم نہ ہو اور ریٹائر ہوئے 5 سال یا زائد ہو چکے ہوں
- سزا یافتہ نہ ہو
- فاطر العقل نہ ہو
- آئین کی دفعہ 62 اور 63 پر پورا اُترے
- دہری شہریت کا حامل نہ ہو
- صادق اور امین ہو

سلائیڈ نمبر 2 کی مدد سے انتخابی اُمیدوار کو درکار دستاویزات کی وضاحت کریں۔

سلائیڈ 2: نامزدگی کیلئے درکار دستاویزات

الیکشن کمیشن 3 طرح کے فارم 3 مختلف نشستوں کیلئے جاری کرتا ہے۔
اگر آپ:

- جنرل نشست پر حصہ لے رہی ہیں تو فارم 1 پُر کریں
- اقلیتی نشست پر حصہ لینے کیلئے فارم 1۔الف پُر کریں
- عورتوں کی مخصوص نشست پر حصہ لینے کیلئے فارم 1۔ب پُر کریں

فارم کے ہمراہ درج ذیل دستاویزات کی تصدیق شدہ نقول درکار ہوتی ہیں

- تعلیمی اسناد، موجودہ پتہ، قومی شناختی کارڈ، قومی ٹیکس نمبر (اگر ہو تو)
- اپنی اور شریکِ حیات کے مالی گوشواروں کی تفصیل
- تائید اور تجویز کنندہ کے شناختی کارڈ کی کاپیاں
- تجویز کنندہ سے مراد ایسا فرد جو الیکشن کیلئے آپ کا نام تجویز کرے

- تائید کنندہ ایسا فرد جو تجویز کنندہ کی تائید کرے

سلائیڈ 3 تا 5 کی مدد سے انتخابی مہم چلانے پر تفصیلی بات کریں (معلومات کیلئے متعلقہ مواد کا مطالعہ کریں)

سلائیڈ نمبر 3: انتخابی مہم کی تیاری

- اپنی انتخابی مہم کیلئے علاقے میں اچھی شہرت کے حامل سمجھدار افراد کا انتخاب کریں
- حلقہ انتخاب کا نقشہ بنائیں اور اسے چھوٹے چھوٹے حصوں میں بانٹیں
- ہر حصے کا جائزہ لیں، ووٹر کی تعداد دیکھیں اور علاقے کے لوگوں کا رجحان دیکھیں کہ گزشتہ دو یا تین انتخابات میں کس جماعت نے یہاں سے زیادہ ووٹ لیے ہیں۔ اس رجحان کو دیکھتے ہوئے اس علاقے کیلئے اپنی انتخابی مہم ترتیب دیں، علاقے کے مسائل اور ان کا حل پر اپنی انتخابی مہم کی بنیاد رکھیں۔
- ووٹروں کی تین اقسام ہوتی ہیں

۱۔ حامی ووٹر ۲۔ مخالف ووٹر ۳۔ غیر جانبدار ووٹر

- اپنی ساری توجہ حامی اور غیر جانبدار ووٹروں پر مرکوز کریں۔

سلائیڈ نمبر 4

- اپنے نصب العین کے متعلق بتائیں
- آپ اپنے حلقے کیلئے کیا کرنا چاہتی ہیں اس کے متعلق بات کریں
- عورتوں، خصوصی افراد اور خواجہ سراء کو ساتھ لے کر چلیں اور انہیں ان اقدامات کے متعلق بتائیں جو آپ ان کیلئے کرنا چاہتی ہیں۔
- کارنر میٹنگ کریں
- جلسہ کریں
- اپنے بینر اور پوسٹر چھاپیں اور تقسیم کریں
- سوشل میڈیا کے ذریعے اپنی مہم کی تشہیر کریں
- انتخابی مہم کے دوران لوگوں کو ووٹ ڈالنے کی تربیت بھی دیں تاکہ غلط طریقے سے لگائی گئی مہر کی وجہ سے ووٹ ضائع نہ ہو
- انتخابی مہم کا مقصد اپنی جیت رکھیں مخالف کی ہار نہیں
- مخالفین پر کسی بھی قسم کی الزام تراشی سے گریز کریں
- اگر کسی سیاسی جماعت کے ٹکٹ سے انتخاب میں حصہ لے رہی ہیں تو جماعت کا منشور پڑھیں اور سمجھیں اور اپنی انتخابی مہم کی بنیاد اسی پر رکھیں

سلائیڈ نمبر 5: پولنگ ایجنٹ کی تربیت

- پریذائیڈنگ آفیسر کے ہر قانونی حکم کی تعمیل کرے
- ووٹنگ سے قبل بیلٹ بکس کے خالی ہونے کی تسلی کرے اور سیل ہونے کے بعد سیل نمبر نوٹ کرے
- ووٹ ڈالنے کیلئے آنے والے ہر شخص کا نام اور انتخابی فہرست میں درج شدہ سلسلہ نمبر سن کر اپنی ووٹر لسٹ میں کاٹ دے

- پولنگ سٹیشن پر کسی بھی شخص کی جگہ ووٹ ڈالنے والے یا نا اہل شخص کے ووٹ کو چیلنج کرے
- ووٹنگ کے بعد پریذائیڈنگ آفیسر کی جانب سے گنتی کے عمل کے دوران موجود رہے اور کسی بھی بے قاعدگی کے متعلق پریذائیڈنگ آفیسر کو مطلع کرے۔
- باقی رہ جانے والے سامان (بیلٹ پیپر، سیریل نمبر، روشنائی، فارم، مہر وغیرہ) کا مشاہدہ کرے
- ٹیمپرنگ ایویڈنٹ بیگ سیل ہونے کے بعد اس پر درج مخصوص کوڈ نمبر نوٹ کرے
- گنتی کے بعد فارم 14 یا سٹیٹمنٹ آف اکاؤنٹ یا گنتی کی رپورٹ اور بیلٹ پیپر اکاؤنٹ یا فارم نمبر 15 حاصل کرے

سلائیڈ 6-7 کی مدد سے پولنگ کے دن کی انتظام کاری بیان کریں

سلائیڈ نمبر 6: الیکشن کا دن

- پولنگ ایجنٹ کا تقرر اور الیکشن سے قبل پولنگ ایجنٹ کی تربیت
- الیکشن کمیشن کی طرف سے مقرر کردہ سٹاف کے فون نمبر اپنے پاس رکھیں
- اپنے ووٹروں کو گھروں سے نکالیں
- تمام پولنگ سٹیشنوں کا جائزہ لیں کہ آپ کے ووٹر موجودہ ہیں اور انہیں پولنگ میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ہے
- انتخابی پرچی (ووٹ) دیکھ لیں کہ آپ کا نشان موجود ہے کہ نہیں نہ ہونے کی صورت میں فوراً پولنگ سٹاف کو مطلع کریں
- کسی بھی قسم کی بدمزگی سے گریز کریں اور اپنے پولنگ ایجنٹ کو بھی اس کی تاکید کریں
- پولنگ سٹیشن پر لاگو الیکشن قوانین کا احترام کریں
- کسی بھی قسم کی بدنظمی یا غیر قانونی حرکت یا دھاندلی کی اطلاع الیکشن کمیشن کے نمائندے کو دیں
- اگر پولنگ کا وقت ختم ہو جائے لیکن ووٹر پولنگ سٹیشن کے اندر موجود ہیں تو پریذائیڈنگ آفیسر قانوناً پابند ہے کہ وہ ان تمام افراد کو ووٹ ڈالنے کا موقع دیں

تربیت کار کیلئے نوٹ:

سلائیڈ نمبر 7-8 کی مدد سے الیکشن کے بعد جو اہم اقدامات ہیں اُن کی وضاحت کریں۔ اس موقع پر انہیں فارم نمبر 14 اور فارم نمبر 15 کی اہمیت سے آگاہ کریں کہ ان دو فارموں کی موجودگی میں ہی انتخابی نتائج کو شفاف بنایا جا سکتا ہے اور اگر انتخابی نتائج پر کسی قسم کا اعتراض ہو تو اسی بنیاد پر انتخابی عذر داری کی جا سکتی ہے۔ فارم نمبر 14 میں اس پولنگ سٹیشن پر اُمیدواروں کے حاصل کردہ ووٹوں کی تفصیل درج کی جاتی ہے جبکہ فارم نمبر 15 میں بیلٹ پیپر کی تفصیل ہوتی ہے کہ کتنے بیلٹ پیپر وصول ہوئے کتنے استعمال ہوئے۔ چیلنج اور مسترد ووٹوں کی تفصیل بھی اسی فارم میں درج ہوتی ہے۔

سلائیڈ نمبر 7: پولنگ ختم ہونے کے بعد مجھے کیا کرنا ہوگا؟

- پولنگ کے خاتمے پر تمام پولنگ ایجنٹوں کی موجودگی میں ووٹر بکس کو سیل کر دیا جاتا ہے
- تمام پولنگ اسٹیشنوں سے فارم نمبر 14 اور 15 کی کاپیاں حاصل کریں
- ریٹرنگ آفیسر کے دفتر جا کر مکمل نتیجے کی کاپی حاصل کریں

سلائیڈ نمبر 8: فارم نمبر 14 اور فارم نمبر 15

نوٹ: فارموں کی تصاویر لگانی ہیں

سیشن نمبر 10: سیاسی عمل میں خواتین کی موثر شرکت کی راہ میں حائل رکاوٹیں

سیشن کا مقصد	اس سیشن کے بعد شرکاء سیاسی عمل میں عورتوں کو درپیش رکاوٹوں کا جائزہ لیکر انکے خاتمہ کیلئے لائحہ عمل تیار کرسکیں گے۔
سیشن کے لئے درکار معلوماتی مواد	موضوع سے متعلقہ ہینڈ آؤٹ
درکار سامان	مارکر، چارٹ، بورڈ
دورانیہ	ایک گھنٹہ

تربیت کار کے لئے نوٹ:

تربیت کار متعلقہ معلوماتی مواد کی روشنی میں وضاحت کرے کہ سیاسی عمل سے خواتین کی بیدخلی ایک تاریخی اور عالمگیر حقیقت ہے۔ صنفی برابری کیلئے بہت سے بین الاقوامی قوانین، معاہدوں اور وعدوں کے باوجود دپارلیمنٹ میں خواتین کی صرف 19 فی صد نمائندگی حیران کن ہے۔ جمہوری عمل میں خواتین کی کم نمائندگی دنیا کے تمام ممالک کیلئے ایک بڑا چیلنج ہے۔ پاکستان میں عورتوں کی ووٹر یا امیدوار کی حیثیت سے سیاسی عمل میں شرکت پر کوئی آئینی رکاوٹ نہیں ہے۔ تاہم 2001ء تک ملکی قانون سازی کے عمل میں خواتین کی شمولیت کبھی بھی 3 فی صد سے زیادہ نہیں ہوسکی۔ 2001ء میں فوجی حکومت کے دور میں مقامی، صوبائی اور قومی سطحوں پر صنفی بنیادوں پر کوٹہ متعارف کروایا گیا اور آئین سازی کے ذریعے مقامی حکومتوں میں 33 فی صد نیز صوبائی، قومی اسمبلیوں اور سینٹ میں 17 فیصد سیٹیں خواتین کیلئے مخصوص کی گئیں۔

اگرچہ پاکستان ایک ایسا ملک ہے جہاں پر ایک خاتون دومرتبہ وزیر اعظم کے طور پر منتخب ہوئی ہے، اسکے باوجود آج بھی ملک کے بعض علاقے ایسے ہیں جہاں پر خواتین کو ووٹ ڈالنے کی آزادی بھی نہیں ہے۔ ایسی صورتحال میں، خواتین کی بڑی تعداد کیلئے سیاسی عمل میں برابری ابھی تک ایک خواب کی طرح ہی ہے۔ یہاں پر ضروری ہے کہ تربیت کار سماجی، اداراتی اور عملی سطحوں پر عورتوں کو درپیش رکاوٹوں کا جائزہ بھی پیش کرے۔ اسکے بعد شرکاء کو انکی تعداد کے مطابق چار گروپوں میں تقسیم کریں اور ہر گروپ کو درج ذیل میں سے کسی ایک موضوع پر گروپ ورک کرنے کیلئے کہیں:

- گروپ نمبر 1: خواتین ووٹروں کو درپیش مشکلات اور انکا حل
- گروپ نمبر 2: خواتین سیاسی ورکرز کو درپیش مشکلات اور انکا حل
- گروپ نمبر 3: خواتین امیدواروں کو درپیش مشکلات اور انکا حل
- گروپ نمبر 4: خواتین نمائندوں کو درپیش مشکلات اور انکا حل

شرکاء کو گروپ ورک کیلئے 30 منٹ دیئے جائیں۔ گروپ ورک کے بعد ہر گروپ کے کام کو تمام شرکاء کے سامنے پیش کیا جائے اور اس میں بہتری کیلئے تجاویز لی جائیں تاکہ سیشن کے اختتام پر خواتین کو درپیش مشکلات کے حل کیلئے کوئی جامع حکمت عملی تیار کی جاسکے۔

ہینڈ آؤٹ 10: سیاسی عمل میں خواتین کی موثر شرکت کی راہ میں حائل رکاوٹیں

خواتین کی سیاسی شراکت میں حائل سماجی رکاوٹیں:

عورتوں اور مردوں کے درمیان صنفی بنیادوں پر کی جانے والی کام کی تقسیم، جسکے مطابق عورتیں گھر کے اندر اور مرد گھر سے باہر کے کاموں کیلئے ذمہ دار ہے، خواتین کی عوامی زندگی میں شرکت کی راہ میں ایک اہم اداراتی رکاوٹ ہے۔ اس نجی اور عوامی تقسیم کے مطابق سیاست پر صرف مردوں کا حق ہے۔ جب خواتین ایک نجی شہری کی حیثیت سے سیاست کے عوامی دھارے میں داخل ہوتی ہیں تو انھیں مردوں کی جانب سے ہونے والی مزاحمت کے خلاف مسلسل لڑنا پڑتا ہے اور سیاست میں اپنی موجودگی کو اپنے قانونی حق کے طور پر منوانا پڑتا ہے۔

عورتوں کی ذاتوں اور جنس پر جاگیرداروں اور قبیلوں کا تسلط، انکی سیاسی عمل میں شراکت کی راہ میں دوسری بڑی رکاوٹ ہے۔ پردہ کے تصور کے ذریعے عورتوں کو گھروں کی چاردیواری تک محدود کر دیا گیا ہے اور صنفی تقسیم کو برقرار رکھنے کیلئے گھر سے باہر کی زندگی میں انکی شمولیت کو بہت کم کر دیا گیا ہے۔

نوآبادیاتی دور کے بعد کی پاکستانی ریاست، جو کہ اپنی آزادی کے پینسٹھ سال بعد بھی مذہبی یا سیکولر ریاست کے طور پر اپنی شناخت بنانے کی جدوجہد کر رہی ہے، وسیع تناظر میں سیاست میں خواتین کے کردار پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ کمزور جمہوریت، جسکے تسلسل میں بار بار فوجی آمر مداخلت کرتے رہے، بری اقتصادی کارکردگی، سست رفتار معاشی ترقی، طبقات، مذہب، صنف اور لسانی بنیادوں پر بڑھتی ہوئی تقسیم، دہشت گردی، انتہا پسندی اور صنفی بنیادوں پر بڑھتا ہوا تشدد سیاسی عمل میں خواتین کی موثر شرکت کی راہ میں حائل اداراتی رکاوٹوں کی چند مثالیں ہیں۔

خواتین کی سیاسی شراکت میں حائل اداراتی رکاوٹیں:

سیاسی جماعتوں کا خواتین کی سیاسی شراکت کو بڑھانے یا روکنے میں اہم کردار ہے۔ جاگیردار طبقے سے تعلق رکھنے والے مردوں کی سیاسی جماعتوں پر بالادستی نے سیاسی جماعتوں میں غیر جمہوری عمل کو فروغ دیا ہے۔ پاکستان کی بڑی سیاسی جماعتوں پر ایک ہی خاندان کے قبضے اور جماعت کے اندر جمہوری رویوں میں کمی مصدقہ ہے اور یہ بات نہ صرف خواتین کو سیاسی عمل میں شرکت سے روکتی ہے بلکہ اس بات کی غمازی بھی کرتی ہے کہ سیاست صرف مردوں کا کام ہے۔ اسی طرح کا دوسرا اہم ادارہ پاکستان کا الیکشن کمیشن ہے، جس میں نہ صرف افرادی قوت صنفی لحاظ سے بہت زیادہ غیر متوازن ہے بلکہ اسکے ساتھ ساتھ گزشتہ کئی سالوں کے دوران الیکشن کمیشن مختلف مالی اداروں کی معاونت کے باوجود صنفی مسائل اور تحفظات کو نظر انداز کر رہا ہے۔ پاکستان کا الیکشن اپنے کاموں کے صنفی پہلوؤں کو اجاگر کرنے میں بہت پیچھے ہے اور ابھی تک یہ موجودہ الیکشن کے بارے میں صنفی بنیادوں پر اعداد و شمار مہیا کرنے، انتخابی عمل کے دوران صنفی خلاء کو ختم کرنے، صنفی حساسیت پر مبنی معلوماتی مواد فراہم کرنے اور انتخابی عمل کے دوران خواتین ووٹروں، امیدواروں اور پولنگ عملے پر ہونے والے تشدد کے واقعات کے خلاف فوری اقدامات کرنے سے قاصر ہے۔

خواتین کی سیاسی شراکت میں حائل عملی رکاوٹیں:

خواتین کی سیاسی شراکت میں حائل عملی رکاوٹوں میں انکی اپنی سیاسی قابلیت اور صلاحیت بھی جڑی ہوئی ہے۔ خواتین کی ترقی پر کی جانے والی محدود سماجی، معاشی اور سیاسی سرمایہ کاری سے خواتین کی اپنی ذاتوں اور سیاست کے بارے خیالات کی وضاحت ہو جاتی ہے۔ زیادہ تر خواتین کم تعلیم یافتہ ہیں اور انکے پاس سیاست میں شامل ہونے کیلئے درکار مالی وسائل، اعتماد، معلومات، جذبے اور سیاسی مہارتوں کی کمی ہے۔ یہ کچھ ایسے ذاتی اور نفسیاتی عوامل ہیں جو حکومتی ڈھانچوں میں خواتین کی شمولیت کو روکنے کا سبب بنتے ہیں۔ یہ نظریاتی اور سیاسی عوامل خواتین کی گھریلو ذمہ داریوں کے ساتھ ملکر کوئی ایسا وقت اور جگہ نہیں چھوڑتے جس میں وہ سیاست میں شامل ہونے کے بارے میں سوچ سکیں۔

خواتین ووٹروں کو درپیش مسائل اور مشکلات:

خواتین ووٹروں کو درپیش سب سے بڑا مسئلہ انتخابی عمل میں انکا اندراج نہ ہونا ہے۔ بہت کم خواتین ایسی ہیں جن کے کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ بنے ہوئے ہیں جسکی وجہ سے بہت ساری خواتین اپنے ووٹ ڈالنے کے حق سے محروم رہ جاتی ہیں۔ ایک اور مسئلہ یہ ہے کہ اکثر خواتین اپنی مرضی کے مطابق ووٹ نہیں ڈال سکتیں۔ یہ فیصلہ بھی انکے گھر کے مرد (باپ/شوہر) کرتے ہیں کہ انھوں نے کس کو ووٹ ڈالنا ہے۔ خواتین کی نقل وحرکت پر پابندی کی وجہ سے دور دراز کے دیہات اور قبائلی علاقوں کی خواتین ووٹر کو پولنگ اسٹیشن تک پہنچنے کیلئے مردوں کی مرہون منت ہوتی ہیں۔ پولنگ اسٹیشن کا زیادہ فاصلے پر ہونا اور وہاں پر مرد پولنگ عملے کی تعیناتی جیسے عوامل بھی خواتین کے ووٹ ڈالنے کی شرح پر منفی اثرات مرتب کرتے ہیں۔

بہت سارے واقعات ایسے ہیں جہاں پر خواتین کو انکے گھر، خاندان، قبیلے، مقامی اور روحانی لیڈروں کی طرف سے ووٹ کا حق استعمال کرنے سے روک دیا جاتا ہے اور بعض اوقات تو انکو جسمانی طور پر نقصان پہنچانے کی دھمکیاں بھی دی جاتی ہیں۔ خواتین کو پولنگ اسٹیشن پر جانے سے روکنے کیلئے اس طرح کے معاہدوں میں اکثر سیاسی جماعتیں بھی شامل ہوتی ہیں۔

اوپر بیان کئے گے عوامل چند ایسے ثقافتی اور سیاسی پہلو ہیں جو کہ خواتین ووٹرز کی حق تلفی کرتے ہیں اور اسکے نتیجے میں عورتوں کے ووٹ ڈالنے کی شرح کم ہو جاتی ہے۔ الیکشن 2008ء پر پلڈاٹ (PILDAT) کی ایک تحقیق کے مطابق پورے پاکستان بالخصوص فاٹا میں خواتین ووٹرز کی شرح میں بہت زیادہ کمی واقع ہوئی ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق یہ شرح 2008ء کے مقابلے میں 45 فی صد کم ہوئی ہے۔ سکیورٹی کے مسائل اور موجودہ سیاسی نظام سے مایوسی کی وجہ سے بھی خواتین کے ووٹ ڈالنے کی شرح میں کمی ہوئی۔

خواتین سیاسی ورکرز کو درپیش مسائل اور مشکلات:

سیاسی جماعتوں میں خواتین کی تعداد کا اندازہ لگانا بہت مشکل ہے کیونکہ کسی بھی بڑی جماعت نے اپنے ممبران کی کل تعداد اور اس میں عورتوں اور مردوں کی الگ الگ تعداد کا ریکارڈ نہیں رکھا ہوا۔ تاہم تقریباً ہر سیاسی جماعت ماسوائے عوامی نیشنل پارٹی کے سب نے خواتین کے سیاسی ونگ بنائے ہوئے ہیں۔ خواتین ان سیاسی جماعتوں میں کافی سرگرم ہیں لیکن انکی سیاسی جماعتیں انکو پارٹی میں کوئی مضبوط پوزیشن نہیں دیتیں۔

تقریباً تمام سیاسی جماعتوں کے فیصلہ سازی کے ڈھانچوں میں خواتین کی تعداد ناکافی ہے۔ مثال کے طور پر پاکستان پیپلز پارٹی کی سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کے 53 ممبران میں صرف ایک خاتون شامل ہے۔ بالکل اسی طرح پاکستان مسلم لیگ (ن) کی سینٹرل ایگزیکٹو کمیٹی میں ایک بھی خاتون شامل نہیں ہے۔ خواتین سیاسی کارکنوں کو پارٹی قیادت کی طرف سے بھی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پارٹی قیادت انکی آراء کو سنجیدگی سے نہیں لیتی اور پارٹی کے معاملات میں انکا کوئی کردار نہیں ہوتا۔

خواتین امیدواروں کو درپیش مسائل اور مشکلات:

خواتین کو امیدوار کی حیثیت سے بھی بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جن میں سیاسی جماعتوں کے عدم تعاون سے لیکر مالی مشکلات شامل ہیں۔ اکثر خواتین سیاسی کارکن پارٹی ٹکٹ لینے سے انکار کر دیتی ہیں کیونکہ انکے پاس سماجی اور مالی سرمایے کی کمی ہوتی ہے۔ سیاسی جماعتیں خواتین سیاسی کارکنوں کی صلاحیتوں میں اضافے کیلئے بہت کم مواقع فراہم کرتی ہیں اور سیاسی جماعتیں خواتین اُمیدوار کو الیکشن مہم چلانے کیلئے انکی مالی مدد بھی نہیں کرتیں ہیں۔ اکثر سیاسی جماعتوں کے منشور میں خواتین کی ترجیحات اور انکے تحفظات کی عکاسی نہیں کی جاتی۔ آسان لفظوں میں سیاسی جماعتوں کی قیادت کا رویہ اور ماحول گھریلو زندگی میں عام مرد کے رویے جیسا ہی ہوتا ہے۔

خواتین نمائندوں کو درپیش مسائل اور مشکلات:

قومی وصوبائی اسمبلیوں اور سینٹ میں خواتین کی نمائندگی ان کیلئے مختص کردہ کوٹہ کے ذریعے کی جاتی ہے، جس کیلئے سیاسی جماعتیں انھیں منتخب کرتی ہیں۔ مخصوص سیٹوں پر نمائندگی کی وجہ سے انکے پاس سیاسی طاقت کم ہوتی ہے کیونکہ ان کا انتخابی حلقہ نہیں ہوتا جس کے سامنے وہ جوابدہ ہوں، اس وجہ سے

ان کا اپنی پارٹی قیادت پر انحصار بڑھ جاتا ہے۔

خواتین میں بذاتِ خود بھی وحدانیت کی کمی ہے اور انکے مفادات مشترکہ نہیں ہیں۔ آئین سازی میں شامل بہت سی خواتین میں صنفی شعور کی بھی کمی ہے اور وہ خود بھی پدرسری نظام کی روایات اور طریقوں کی حامی ہیں۔ آئین سازی میں شامل خواتین اور عورتوں کی تحریکوں کے درمیان ربط کی کمی بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کی قومی اسمبلی میں خواتین کی زیادہ تعداد، انکی موثر شرکت، آئین اور پالیسی سازی میں عورتوں کے تحفظات کی نمائندگی میں بھی کافی تضاد پایا جاتا ہے۔

لائحہ عمل:

سیاسی عمل میں خواتین کی مردوں کے برابر شرکت انکا بنیادی حق ہے۔ وہ آبادی کا نصف حصہ ہیں۔ وہ اپنی تین طرح کی ذمہ داریوں (پیداواری، تولیدی اور دسماجی) کو نبھاتے ہوئے معاشرے اور معیشت کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ان سب نکات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ انکا بنیادی حق ہے کہ وہ وسائل کے استعمال اور ملکی ترجیحات طے کرنے کے حوالے سے فیصلہ سازی کے عمل میں شامل ہوں۔

ان صفحات میں بیان کردہ تجزیے سے اس بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ خواتین کو سیاسی عمل میں درپیش مسائل کی وجہ صرف انکے اندر صلاحیتوں اور قابلیت کا نہ ہونا ہی نہیں ہے، بلکہ اگر طاقت اور تعلق کے وسیع تناظر میں دیکھا جائے تو پدرسری نظام، سیاسی جماعتوں میں مردوں کی بالادستی، ریاست، سیاسی عمل اور پارلیمنٹ کی مردانہ فطرت اور عورتوں کی کمزور اور کم مقبول تحریک وغیرہ جیسے تمام عوامل ملکر سیاسی عمل میں عورتوں کی شرکت اور نمائندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

جذبہ پروگرام کے ذریعے مقامی آبادیوں کو انکے سیاسی حقوق کے بارے میں آگاہ کیا جائے گا اور عورتوں کے حقوق بحیثیت ووٹر، دفتری عملہ نیز پالیسی سازی میں شمولیت کو منوانے کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کیلئے مقامی سطح سے آواز اٹھائی جا یگی۔ اس مقصد کے حصول کیلئے مختلف سطحوں پر شراکت داروں کیساتھ رابطہ سازی کرنے کی ضرورت ہے، اس مقصد کیلئے ضروری ہے کہ مختلف ثقافتی، سماجی اور معاشی تناظر میں ان رکاوٹوں کو سمجھا جائے جو خواتین کو سیاسی عمل میں شریک ہونے سے روکتی ہیں۔

خواتین کے خلاف تشدد کی مزاحمت:

خواتین کونسلرز چونکہ مقامی لیڈر ہیں اس لئے انہیں اپنے علاقہ کی خواتین کے عمومی تحفظ اور فلاح کا خیال بھی رکھنا ہوگا۔ گو کہ بطور کونسلر ان کے فرائض میں براہ راست یہ فریضہ شامل نہیں تاہم بطور سرگرم اور مہذب شہری اور بطور عوامی نمائندہ ان کی آئینی اور قانونی ذمہ داری ہے کہ وہ یہ ذمہ داریاں بھی ادا کریں جو ان کے ووٹروں یا حلقہ حمایت کی عمومی فلاح سے جڑی ہوتی ہیں۔

خواتین کے خلاف تشدد کے واقعات عام ہیں بلکہ ان میں اضافہ بھی ہورہا ہے مگر ان کے خلاف مزاحمتی اقدامات بھی بڑھ رہے ہیں۔ بطور کونسلر ہمیں ایسے مزاحمتی اور حمایتی اقدامات کا علم ہونا چاہئے جن کی مدد سے ہم تشدد کی مزاحمت کرسکتے ہیں۔

بڑے بڑے جرائم جیسے قتل، اغوا، آبروریزی، عائلی مسائل بارے الگ الگ قوانین ہیں جو متاثرہ خواتین کی دادرسی اور تحفظ کے لئے لاگو ہیں، تاہم ان میں کچھ اضافہ بھی ہوا ہے۔ جیسے دوران ملازمت خواتین کو ہراساں کرنا اور گھریلو تشدد جیسے جرائم ہیں۔ آئیے اس کے بارے مزید جانتے ہیں۔

کام کی جگہوں پر ملازمت پیشہ خواتین کو ہراساں کرنا قابل سزا جرم:

سال 2010ء میں پارلیمنٹ نے یہ قانون پاس کیا تھا۔ اس کے مطابق ہر ملازمت پیشہ خاتون کو تحفظ دیا گیا ہے کہ اگر کوئی مرد اشاروں کنایوں سے خاتون کو ہراساں کرے۔ کوئی قابل اعتراض حرکت کا اشارہ کرے یا اسے کسی قابل اعتراض فعل کے لئے مجبور کرے تو وہ اس قانون کی نظر میں جرم تصور کیا جائے گا۔

☆ اس قانون کے تحت ہر سرکاری اور غیر سرکاری ادارے پر لازم ہے کہ وہ ایسی شکایات کی تحقیقات کے لئے ایک انکوائری کمیٹی تشکیل دیں جس کے تین ممبر ہوں اس میں ایک خاتون ممبر کا ہونا ضروری ہے، ہر متاثرہ خاتون اس کمیٹی کو تحریری طور پر اپنی شکایت دے گی اور یہ انکوائری کمیٹی

شکایت موصول ہونے کے تین دن کے اندر ملزم کو آگاہ کرے گی اور اس سے 7 دن کے اندر اندر جواب طلب کرے گی اور باقاعدہ سماعت کے بعد اپنی رائے متعلقہ اتھارٹی کو پیش کرے گی۔ جس پر دو قسم کی سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

☆...... ملازمت سے برخاستگی، معطلی اور تنزلی

☆...... مالی جرمانہ بھی عائد کیا جاسکتا ہے جو ہرجانے کے طور پر متاثرہ خاتون کو دیا جاسکتا ہے۔

اس طرح کی سزاؤں کے خلاف ملزم اپیل میں جاسکتا ہے۔ جس کا طریقہ کار اسی قانون میں درج ہے۔

☆ انتظامیہ کو چاہئے کہ وہ ادارے میں ایک مجاز اتھارٹی مقرر کرے (بہت سی صورتوں میں CEO یا کوئی ایسا شخص جس کے پاس ملازمت سے نکالنے یا رکھنے کا اختیار ہو وہ اتھارٹی ہوتا ہے)۔

☆ انتظامیہ اس ضابطہ اخلاق کے مندرجات کو آسان زبان میں کسی ایسی جگہ پر آویزاں کرے جہاں تمام ملازمین اس کو دیکھ سکیں۔

یاد رہے کہ خلاف ورزی کی صورت میں ادارے کے آجر (Employer) کو ایک لاکھ روپے تک جرمانہ کی سزا ہو سکتی ہے۔

جائے ملازمت پر خواتین کے لئے خوف و ہراس کا ماحول پیدا کرنا، آوازیں کسنا، غیر اخلاقی رویہ رکھنا، زبردستی تعلق رکھنے پر مجبور کرنا، انکار کی صورت میں سنگین دھمکیاں دینا، دفتری مراعات و ملازمت اور ترقی کے موقع کو ذاتی تعلق سے مشروط کرنا خواتین کو جنسی بنیاد پر ہراساں کرنے کے زمرے میں آتا ہے۔ اب خواتین خوفزدہ ہونے یا ملازمت چھوڑ کر گھر بیٹھنے کی بجائے اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے اپنے ادارے میں قائم کردہ ہراسمنٹ انکوائری سے رابطہ کرسکتی ہیں یا درخواست براہ راست خاتون محتسب کو دے سکتی ہیں۔

سیاسی پیروکاری:

مقامی نظامِ حکومت میں کونسلروں کو تین حیثیتوں میں ہردم عوام کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ عوام میں کئی طرح کی سوچ، کئی طبقوں اور کئی طرح کے مسائل سے اُلجھے ہوئے لوگ شامل ہوتے ہیں جو کوئی نہ کوئی ضرورت یا مقصد لیکر آپ کے پاس آتے ہیں اور آپ کو کسی نہ کسی انداز میں ان کو مطمئن کرنا ہوتا ہے۔ یہ تین حیثیتیں حسبِ ذیل ہیں:

اول: آپ اپنے علاقے کے نمائندے ہیں۔

دوئم: آپ یونین کونسل، تحصیل کونسل یا ضلع کونسل کے رکن ہیں۔ جن کے پاس کچھ نہ کچھ اختیارات ہیں یا بااختیار اداروں تک آپ کی پہنچ ہے۔

سوئم: جن لوگوں نے آپ کو ووٹ دیئے ہیں ان کی کچھ توقعات آپ سے وابستہ ہیں اور اگر آپ خاتون کونسلر ہیں تو آپ کی ایک چوتھی حیثیت بھی ہے کہ آپ خواتین کی نمائندگی بھی کرتی ہیں۔

☆ اب آپ غور کریں کہ چاروں حیثیتوں میں آپ کے پاس آنے والے لوگوں کی توقعات اور اُمیدیں کیسی اور کتنی ہونگی اور اگر آپ ان کی توقعات پر پورا نہ اُتر سکیں تو ان کی مایوسی اور نا اُمیدی بڑھے گی اور آپ پر ان کے اعتماد اور بھروسے میں کمی آئے گی۔ لہٰذا ضروری ہے کہ آپ میں اتنی ہمت، صلاحیت ہو کہ آپ درست انداز میں ان کی توقعات پر پورا اُتر سکیں۔ عام طور پر لوگ آپ کے پاس درج ذیل مسائل لیکر آئیں گے:

☆ کسی کو زکوٰۃ چاہیے کسی کو تھانے والوں سے کام ہے اور آپ کی سفارش چاہیے۔ کسی کو ضلعی حکومت یا تحصیل یا یونین کونسل سے کام ہے۔ آپ کی وساطت سے اس کا حل چاہیے، کوئی اپنے جیسے کسی دوسرے کے ساتھ کسی تنازع میں اُلجھا ہے۔ آپ کی مدد درکار ہے، کوئی میونسپل سروسز کے حصول کا خواہاں ہے۔

☆ بعض لوگوں کو کسی مفادِ عامہ کے سوال پر آپ کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے جیسے بچوں کے والدین کا ایک گروہ آجائے کہ سکول کی چھت گرنے والی ہے۔ حکومت کو کہیں کہ نوٹس لے۔

☆ کئی دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ آپ کو کسی کے انفرادی یا اجتماعی حقوق کیلئے آواز بلند کرنا پڑے ان سارے کاموں یا مسائل پر غور کریں تو درج ذیل درجہ بندی ہوسکتی ہے۔

☆ ایسے مسائل جو آپ کے دائرہ اختیار میں آتے ہیں، جن کے حل کیلئے آپ کے پاس قانونی و اخلاقی جواز اور اختیار موجود ہے۔

☆ ایسے امور جن کیلئے آپ کو خود بھی سائل بن کر کسی دوسری اتھارٹی کے پاس جانا پڑ جائے۔

☆ ایسے معاملات جن کے حل کیلئے آپ کو ایک باقاعدہ منصوبہ بندی سے جدوجہد کرنا پڑے۔ دوسرے لفظوں میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ کچھ ایسے کام ہیں جو آپ کی ذمہ داریوں اور اختیار سے متعلق ہیں۔ ان کا حل آپ کے ہاتھ میں ہے۔ میرٹ اور انصاف کی روشنی میں آپ خود انہیں حل کر سکتے ہیں۔ مگر کچھ کام ایسے ہیں جن کیلئے آپ کو دوسروں کے پاس جانا پڑتا ہے اور آپ کے ذریعے اگر کوئی سائل کام کراتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اسے آپ کے وسیلہ یا سہارے کی ضرورت ہے۔

سیاسی جماعتوں سے ملاقاتیں:

اس میٹنگ کا بنیادی مقصد عورتوں کی سیاسی عمل میں بحیثیت ووٹر اور انتخابی اُمیدوار شرکت کو یقینی بنانے کیلئے سفارشات پیش کرنا ہے۔ میٹنگ میں شرکت سے پہلے اپنے تمام مطالبات تحریری شکل میں لائیں تاکہ دورانِ ملاقات منتخب سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کو پیش کیے جا سکیں۔ اس میٹنگ میں سیاسی جماعتوں کے نمائندوں سے مطالبہ کریں کہ کے مقامی نظامِ حکومت کے انتخابات میں عورتوں کی انتخابی عمل میں موثر شرکت کو یقینی بنانے کیلئے انھیں زیادہ سے زیادہ نشستوں (مخصوص نشستوں کے علاوہ جنرل نشستوں پر) پر بطور اُمیدوار شامل کیا جائے اور ایسے حلقوں میں خواتین اُمیدواروں کو منتخب کیا جائے جہاں پارٹی کی پوزیشن مستحکم ہے اور جتنے کے مواقع زیادہ ہیں۔ کیونکہ اگر انہیں ایسے حلقوں میں بطور اُمیدوار منتخب کیا گیا جہاں پر پارٹی کی پوزیشن کمزور ہے اور اس سے قبل پارٹی وہاں ہارتی رہی ہے تو سیاسی جماعتیں آئندہ عورتوں کو ٹکٹ نہیں دیں گی۔ جس کی وجہ سے سیاست میں خواتین کا کردار محدود ہو جائیگا۔

☆ خواتین ووٹرز کو متحرک کرنے کیلئے سیاسی جماعتیں مہم چلائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ عورتیں واٹ ڈالیں۔

☆ الیکشن کے دن قریب آتے ہی سیاسی جماعتیں اپنے ضلعی کارکنوں پر نظر رکھیں اور انہیں تنبیہ کریں کہ وہ کسی ایسے معاہدے کا حصہ نہ ہوں جس میں خواتین ووٹرز کو ووٹ ڈالنے یا الیکشن میں حصہ لینے سے روکا جائے۔

☆ ایسے تمام معاہدوں کو روکنے کیلئے سیاسی جماعتیں اعلان کریں کہ اگر کوئی بھی شخص اس قسم کے کسی معاہدے کا حصہ بنے گا تو سیاسی جماعت اُس کی رکنیت ختم کر دے گی۔

☆ مخصوص نشستوں پر پارٹی کی پرانی اور متحرک عورتوں کو ترجیح دی جائے۔

ضلعی الیکشن کمیشن سے ملاقاتیں:

اس میٹنگ کا بنیادی مقصد عورتوں کی ووٹنگ کو یقینی بنانے کیلئے اقدامات کی سفارشات پیش کرنا ہے۔ ضلعی الیکشن کمیشن سے ملاقات میں اپنے مطالبات تحریری شکل میں لیکر جائیں جس میں چیف الیکشن کمشنر کو مخاطب کیا گیا ہو۔ ان مطالبات کے اہم نکات حسبِ ذیل ہیں:

☆ عورتوں کیلئے جہاں تک ممکن ہو علیحدہ پولنگ اسٹیشن قائم کیے جائیں اور جہاں ایسا ممکن نہ ہو تو مخلوط پولنگ اسٹیشنوں میں عورتوں کیلئے علیحدہ داخلی دروازہ ہونا چاہیے۔

☆ الیکشن کمیشن کی طرف سے ضلعی انتظامیہ کو خط لکھا جائے جس میں یہ تاکید کی جائے کہ ضلع کی سطح پر عورتوں کی ووٹنگ کے خلاف ہونے والے معاہدوں پر نظر رکھی جائے۔

☆ پولنگ سکیم ایسے کی جائے جہاں خواتین اور معذور افراد کی رسائی آسان ہو۔

☆ ایسے حلقوں جہاں عورتوں کی ووٹنگ 10 فیصد سے کم رہی ہو وہاں الیکشن کالعدم قرار دیئے جائیں۔

☆ عورتوں کی ووٹنگ روکنے کیلئے کسی قسم کے معاہدے کا ثبوت الیکشن کے دن یا بعد میں ملے تو اس حلقے کے الیکشن نتائج روک دیئے جائیں یا منسوخ کر کے دوبارہ انتخابات کروائے جائیں، جیسا کہ الیکشن کمیشن نے PK-95 ضلع دیر میں عورتوں کو ووٹ ڈالنے سے روکنے کے خلاف کیا تھا۔

ذرائع ابلاغ کے نمائندوں سے ملاقاتیں:

اس میٹنگ کا مقصد پرنٹ اور الیکٹرنک میڈیا کے نمائندوں کے سامنے عورتوں کی سیاسی عمل میں شرکت کو مثبت انداز میں پیش کرنے کی سفارشات پیش کرنا ہے۔ اس میٹنگ میں بھی اپنے مطالبات تحریری شکل میں ساتھ لیکر جائیں اور ملاقات کے بعد تمام نمائندوں کو اپنے مطالبات کی نقل فراہم کریں۔ علاوہ ازیں ان نمائندوں کو سیاسی جماعتوں اور الیکشن کمیشن کے نمائندوں کو پیش کیے گئے مطالبات کی کاپیاں بھی فراہم کریں۔ ذرائع ابلاغ کو پیش کیے جانے والے مطالبات کے اہم نکات حسب ذیل ہیں:

☆ ایسی خواتین جو انتخابات میں بالخصوص جنرل نشستوں پر بطور اُمیدوار حصہ لے رہی ہیں، اُن کی حوصلہ افزائی کی جائے اور انہیں میڈیا کوریج دی جائے۔

☆ سیاسی عورتوں کے مثبت کردار کو اُجاگر کیا جائے۔

☆ تمام حلقوں میں سیاسی جماعتوں پر نظر رکھی جائے تا کہ عورتوں کو ووٹنگ سے روکنے کیلئے کسی قسم کا کوئی زبانی یا تحریری معاہدہ نہ ہو سکے۔

☆ اگر ایسا ہوتا ہے تو اسے فوری طور پر اُجاگر کیا جائے تا کہ اس کا تدارک کیا جا سکے۔

حصہ چہارم

پاکستان میں مقامی نظامِ حکومت

سیشن نمبر 11: پاکستان میں مقامی حکومتوں سے متعلق آئینی صورتحال

سیشن کا مقصد	اس سیشن کے بعد شرکاء پاکستان میں موجود مقامی حکومتوں سے متعلق آئینی صورتحال کے بارے میں جانکاری حاصل کرسکیں گے۔
سیشن کے لئے درکار معلوماتی مواد	موضوع سے متعلقہ ہینڈ آؤٹ
درکار سامان	مارکر، چارٹ، بورڈ
دورانیہ	30 منٹ

تربیت کار کے لئے نوٹ:

تربیت کار متعلقہ معلوماتی مواد کی روشنی میں سیشن کی وضاحت کرے۔ اسکے بعد شرکاء سے سوال کرے کہ پاکستان میں مقامی حکومتوں کا آغاز کب ہوا اور آئین پاکستان اس بارے میں کیا کہتا ہے؟ شرکاء کی طرف سے آنے والے جوابات کو چارٹ پر نوٹ کریں اور اس کے بعد شرکاء کی باتوں کو ساتھ جوڑتے ہوئے۔ پاکستان میں مقامی حکومتوں سے متعلق آئینی صورتحال سے متعلقہ ہینڈ آؤٹ کی مدد سے موضوع کی وضاحت کرے۔

ہینڈ آؤٹ 11: پاکستان میں مقامی حکومتوں سے متعلق آئینی صورتحال

1973ء کا آئین آغاز سے ہی مقامی حکومتوں کو صوبائی دائرہ اختیار میں شامل کرتا ہے۔ 1973ء کے آئین میں موجود قانون سازی کے اختیارات کے حوالے سے جاریہ فہرست اور وفاقی فہرست دونوں میں مقامی نظامِ حکومت کا موضوع موجود نہیں تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ صوبے اس بارے میں قانون سازی کیلئے آزاد تھے۔ تاہم مقامی حکومتوں کی تشکیل پر صوبوں کو پابند نہیں کیا گیا تھا۔ مگر 2010ء میں ہونے والی اٹھارویں آئینی ترمیم نے اس مسئلے کو واضح طور پر حل کر دیا اور ہمارا آئین واضح طور پر مقامی حکومت کی نوعیت، نمائندگی کا فریم ورک اور بنیادی خدوخال بھی بیان کرتا ہے اور کیسے اور کون قائم کرے گا اس کے رہنما اصول بھی آئین میں موجود ہیں۔

1	بنیادی خدوخال، فریم ورک پالیسی کے بنیادی اصول آرٹیکل 32 کی رو سے مملکت کی تعریف کی گئی۔	مملکت کی تعریف میں مقامی حکومت کو بھی مملکت کا حصہ بیان کیا گیا ہے۔ مملکت متعلقہ علاقوں کے منتخب نمائندوں پر مشتمل مقامی حکومتوں کی حوصلہ افزائی کرے گی ایسے اداروں میں کسانوں، مزدوروں اور عورتوں کی خصوصی نمائندگی دی جائیگی۔
2	صوبوں کو پابند کیا گیا آرٹیکل 140-A	ہر صوبہ قانون کے تحت مقامی حکومتوں کا نظام بنائے گا اور ان مقامی حکومتوں کو سیاسی انتظامی اور مالیاتی ذمہ داری اور اختیار مقامی حکومتوں کے منتخب نمائندوں کو منتقل کرے گا۔
3	انتخابات کی ذمہ داری	آئین کے آرٹیکل 140-A کے زیر سیکشن B کے تحت الیکشن کمیشن آف پاکستان مقامی حکومتوں کے انتخابات کرانے کا ذمہ دار ہے۔
4	مقامی حکومت کیلئے انتخابی حلقہ بندیاں عدالتِ عظمی کی ہدایات پر الیکشن کمیشن کی ذمہ داری	لوکل ایریا قرار دینا اور ہر لوکل ایریا میں کتنی اور کس قسم کی مقامی حکومتیں ہونگی۔ صوبائی حکومت اپنے قانون میں طے کرے گی۔ مگر صوبائی حکومت کی طے کردہ مقامی حکومتوں میں انتخابی حلقہ بندیاں الیکشن کمیشن آف پاکستان طے کرے گا۔ ب

مقامی حکومتوں کے نظام کو عصرِ حاضر میں ''جمہوریت'' کا اہم عنصر قرار دیا جاتا ہے، کیونکہ مقامی نظام حکومت مقامی سطح کی حکومت خود مختاری کی بہتری شکل سمجھی جاتی ہے جو نہ صرف عوام کے روزمرہ مسائل سے متعلق ہوتی ہے۔ بلکہ مقامی حکومت کی کسی نہ کسی شکل میں عوام براہِ راست حکمرانی میں باآسانی شریک بھی ہوسکتے ہیں۔

☆ ہم دنیا بھر میں جمہوری معاشروں میں مقامی حکومت کے توسط سے فراہم کردہ خدمات اور سہولیات اور انتظامی بندوبست دیکھ کر ہی وہاں جمہوری حکمرانی کے ٹھوس ثمرات کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ چونکہ مقامی حکومت میں بڑی تعداد میں شہری حصہ بھی لیتے ہیں اور بڑی تعداد میں منتخب بھی ہوتے ہیں، بلکہ کئی دفعہ جمہوری ممالک میں عام انتخابات جو اسمبلیوں اور حکومت منتخب کرنے کیلئے ہوتے ہیں۔ ان کے نتائج پر مقامی حکومتی انتخابات اثر انداز بھی ہوتے ہیں ان کے مشاہدہ سے کسی بھی ملک کے ووٹرز کے عمومی سیاسی رجحان بارے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

☆ پاکستان میں مقامی نظامِ حکومت اہم تو ہے مگر اس کی طرف ہم سب کا رویہ بہت عام سا ہے اور یہ عمومی رویہ ہمیں ہر سطح پر اور ہر سیاسی مظہر میں نظر آتا ہے۔ اس کی وجہ بھی ہے کہ مقامی نظامِ حکومت کو متعارف تو انگریز سرکار نے کرایا تھا، تاہم مقامی نظامِ حکومت کو ہمارے بعد کے فوجی حکمرانوں نے اپنی حمایت طول اقتدار اور اپنی سیاسی مداخلت میں ایک ذریعہ کے طور پر بخوبی استعمال کیا۔ جس کی بدولت ہمارے دوسرے جمہوری حلقے کافی حد تک بیگانگی کی طرف چلے گئے اور اپنی تمام تر توجہ بڑی سطح کی حکمرانی، آئین سازی اور جمہوری حقوق کی طرف مرکوز کر لی۔ نتیجتاً مقامی نظامِ حکومت ان کے ایجنڈے میں نیچے یا غیر اہم حیثیت اختیار کرتا گیا اور پھر عوام اور معاشرے میں اس رویہ کے اثرات نے مقامی نظامِ حکومت کو بڑا ثانوی اور غیر اہم کر دیا، جبکہ اس کی اہمیت سے اندازہ کر لیں کہ جب کبھی بھی مقامی حکومتوں کے انتخابات کا انعقاد ہوا تو اس میں حصہ لینے والوں کی تعداد لاکھوں میں جا پہنچی۔

☆ یہ موضوع اہم تو ہے مگر نظر انداز کیا گیا ہے۔ ہمارے پورے ملک میں مقامی نظامِ حکومت کو بطور مضمون کہیں تدریسی موضوعات میں شامل نہیں

کیا گیا۔ لاتعداد پبلک سیکٹر اور پرائیویٹ یونیورسٹیاں ہیں جہاں دنیا بھر کے مضامین پڑھائے جاتے ہیں مگر مقامی نظام حکومت بارے تعلیم نہیں دی جاتی۔150 کے لگ بھگ ٹیلی ویژن چینلز ہیں، سینکڑوں اخبارات ورسائل ہیں۔ ٹی وی چینلوں میں دنیا بھر کی سیاست زیرِ بحث آتی ہے مگر مقامی نظامِ حکومت اور اس سے متعلقہ موضوعات پر خصوصی یا عام پروگرام بھی شاذونادر ہی دیکھنے کو ملتے ہیں۔

☆ ہمارا آئین صوبوں کو پابند کرتا ہے کہ وہ اپنے اپنے صوبے میں مقامی نظامِ حکومت بارے قانون سازی کریں اور منتخب مقامی حکومتیں قائم کریں اور ان منتخب مقامی حکومتوں کو انتظامی، سیاسی اور مالیاتی خودمختاری بھی دیں۔ آئین مقامی حکومتوں کے بنیادی فریم ورک (پالیسی کے خدوخال) بھی بیان کرتا ہے کہ کس طرح کی مقامی حکومتیں ہونگی؟ انکی نمائندگی کیسے ہوگی، مگر عملاً ہمارے ہاں منتخب مقامی حکومتوں کی تشکیل میں تاخیری حربے اختیار کیے جاتے ہیں۔ جبکہ فوجی حکمران جب بھی بزورِ قوت اقتدار پر قابض ہوتے ہیں وہ جو سیاسی خاکہ ترتیب دیتے ہیں اُن میں فوقیت مقامی حکومتوں کے نظام اور انتخابات کو دی جاتی ہے۔ گو کہ ان کے پسِ پردہ مقاصد کچھ اور ہوتے ہیں مگر مقامی حکومتوں کو استحکام، تسلسل اور فعالیت اس کے اقدامات سے ملتی ہے یہ اور بات ہے جب ان کے پاس متبادل ذریعہ آجاتا ہے یعنی کوئی سیاسی پارٹی بنالیتے ہیں یا اسمبلیوں میں اپنی حمایت پیدا کرلیتے ہیں تو مقامی حکومتوں کی خصوصی سرپرستی ختم ہوجاتی ہے یا ماند پڑجاتی ہے۔ مگر برعکس جمہوری حکومتیں جب بھی برسرِ اقتدار آتی ہیں وہ مقامی حکومتوں کے نظام کو نظرانداز کردیتی ہیں۔ گو کہ وہ فوجی حکومتوں کا تجویز کردہ مقامی نظامِ حکومت کا ڈھانچہ قائم رکھتی ہیں مگر انہیں منتخب مقامی حکومتیں ایک آنکھ نہیں بھاتی۔

☆ 1969ء سے لے کر 1979ء تک اور پھر 1988ء سے لیکر 1999ء تک اور 2010ء سے لیکر 2013ء تک پاکستان بھر میں مقامی نظامِ حکومت نظرانداز ہوتا چلا آیا ہے۔ اول تو انتخابات التوا کا شکار رہے اور پھر بنیادی ڈھانچہ فوجی حکمرانوں کا تجویز کردہ ہی رہا ہے۔ بلکہ مقامی حکومتوں کے فرائض بھی کمی بیشی کے ساتھ ایک جیسے ہی چلے آتے ہیں۔ جبکہ اس سارے عرصہ میں آئین بنایا گیا۔ ملکی سیاسی، معاشی، داخلہ و خارجہ پالیسیاں بنائی گئی ہیں۔ سیاسی اُتار چڑھاؤ، کشمکش، ہلچل بھی رہی ہے مگر مقامی حکومتوں کے حوالے سے کوئی قابلِ ذکر پیش رفت نہیں ہو سکی۔

☆ 2010ء میں آئینی سنگِ میل 18ویں ترمیم کی بدولت مقامی نظامِ حکومت کو بھی واضح طور پر صوبائی فریم ورک میں لانے کی کوشش کی گئی ہے۔ صوبوں کو پابند کیا گیا مگر اس بارے عملی پیش رفت روایتی سست روی کا مظہر رہی ہے۔ 2010ء میں ہی بلوچستان نے نیا قانون بنایا مگر وہاں انتخابی عمل 2015ء میں مکمل ہوسکا جب ایک اور نئی صوبائی حکومت آگئی۔ جبکہ پنجاب میں مشرف کا ماڈل چند ترامیم کے ساتھ 31دسمبر 2016ء تک نافذ العمل رہا۔ جبکہ نیا قانون 2013ء میں بنایا گیا۔ مگر اسے جنوری 2017ء تک برقرار رکھا گیا۔ خیبر پختونخواہ میں 2012ء میں قانون بنایا گیا مگر عملاً نافذ نہ ہوسکا۔ 2013ء میں دوسرا قانون بنایا گیا اور 2015ء میں انتخابی عمل مکمل ہوا۔ سندھ میں 2012ء میں مشرف ماڈل منسوخ کرکے ضیاء الحق ماڈل بحال کردیا پھر احتجاج ہوا تو نیا قانون بنایا گیا اور وہ بھی نہ چل سکا، تو 2013ء میں حالیہ قانون بنایا گیا۔ جبکہ اسلام آباد اور کنٹونمنٹ کیلئے بھی 2014ء میں قانون سازی ہوئی اور انتخابات مکمل ہوئے اور یہ سارا انتخابی عمل عدالتِ عظمٰی کے دباؤ کے تحت ہوا اور عجلت میں قانون سازی کی گئی اور نیم دلی سے آہستہ آہستہ نئے قوانین کے تحت انتخابات منعقد کروائے گئے۔

☆ یکم جنوری 2017ء سے ملک بھر میں چاروں صوبوں، وفاقی دارالحکومت اور ملک کے 42 کنٹونمنٹ بورڈوں میں منتخب کونسلیں اور منتخب مقامی حکومتیں برسرِ عمل ہیں۔ ان کی کارکردگی کیسی ہے یہ ایک الگ موضوع بحث ہے لیکن یہ ساری مقامی حکومتیں ڈیڑھ لاکھ سے زائد منتخب کونسلروں اور سربراہاں کے ذریعے کام کررہی ہیں۔ پنجاب، بلوچستان اور سندھ میں منتخب حکومتیں اور ان کے نمائندے نہ تو پوری صلاحیتوں کے ساتھ سرگرمِ عمل ہیں اور نہ ہی عوام ان سے مطمئن ہے۔ تینوں صوبوں میں منتخب نمائندوے اور صوبائی حکومتوں کے مابین عدمِ اعتماد کی فضا ہے۔

☆ جولائی 2018ء میں نئی حکومتیں برسرِ اقتدار آئی ہیں اور وفاقی حکومت نے پنجاب اور بلوچستان میں مقامی حکومتوں کو بدلنے کیلئے ترامیم یا نیا

نظام لانے کا عندیہ دیا تھا جو کہ اب منظرِ عام پر آ گیا ہے۔ مجوزہ مقامی حکومتوں کا قانون 2019 اپریل، 2019ء کے آخری ہفتے میں اسمبلی میں پیش کیا گیا تھا۔ جس پر حزبِ اختلاف اور حاضر کونسلرز نے احتجاج بھی ریکارڈ کرایا تھا، کیونکہ اس بل کی تیاری میں کسی قسم کی مشاورت نہیں کی گئی اور منظوری کی شکل میں حاضر سروس 60 ہزار منتخب کونسلروں اور سربراہاں کو برخاست کر دیا گیا اور حکومت کو ایک سال تک ایڈمنسٹریٹر مقرر کرنے کا اختیار حاصل ہو گیا، جو حزبِ اختلاف اور موجودہ منتخب کونسلروں کو منظور نہیں ہے۔ اُن کا موقف ہے کہ وہ 5 سال تک کیلئے منتخب ہوئے ہیں اور انہیں کام کرنے کا مناسب موقع نہیں مل سکا۔ مقامی حکومتوں کا نیا بل سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا گیا تھا۔ سٹینڈنگ کمیٹی میں حزبِ مخالف نے چند ترامیم بھی پیش کیں مگر انہیں نظر انداز کر دیا گیا۔

ہینڈ آؤٹ 11.1: تقابلی جائزہ بلحاظِ صوبہ/ ماڈل

قیامِ پاکستان کے بعد سے مقامی حکومت:

☆ پاکستان کی تخلیق کے بعد کچھ شہروں میں میونسپل کمیٹیاں اور کنٹونمنٹ بورڈز موجود تھے۔

☆ دیہاتی علاقوں میں بہت سارے ضلعی بورڈ کا وجود بھی تھا۔

☆ سندھ اور پنجاب کے دیہی علاقوں میں پنچائیت کا نظام قیام پاکستان سے قبل بنے قوانین کے تحت ہی چل رہا تھا۔

☆ بلوچستان میں 2 مختلف نظام موجود تھے جو قیام پاکستان سے قبل بنے قوانین کے تحت ہی تھے۔

☆ برٹش بلوچستان کے علاقوں میں ٹاؤن اور تحصیل کمیٹیاں اور کنٹونمنٹ بورڈ موجود تھے۔

☆ ایک وسیع دیہی اور صنعتی ترقی کا پروگرام ویلیج ایڈ کا آغاز 1952 میں ہوا جس کے نتیجے میں لوکل باڈیز میں بہتری آئی۔

مقامی اداروں کی تعمیر:

قیام پاکستان کے بعد سے مقامی حکومت

1۔ ایوب خان کی بنیادی جمہوریت (1958 تا 1969)

2۔ ذوالفقار علی بھٹو کی عوامی مقامی حکومت (1972 تا 1975)

3۔ جنرل ضیا کی مقامی حکومتیں (1979 تا 1988)

4۔ منتخب حکومتوں کے دورانیہ میں مقامی حکومتیں (1988 تا 1999)

5۔ جنرل پرویز مشرف کا منتقلی اقتدار کا منصوبہ (2001 تا 2010)

6۔ 2013 کے بعد سے جاری عرصہ میں مقامی حکومتیں

ایوب خان کی بنیادی جمہوریت (1958 تا 1971):

پس منظر:

- ☆ ایوب خان کا بطور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر تقرر
- ☆ 27 اکتوبر 1958 کو ایوب خان نے صدارتی منصب سنبھالا
- ☆ بنیادی جمہوریت: ایک حکم مجریہ 2 ستمبر 1959 کا اطلاق
- ☆ انتخابات: 26 دسمبر 1959 تا 9 جنوری 1960 کے درمیان مختلف مراحل میں انتخابی کالج کے قیام کا مقصد: (انتخابی کالج ایکٹ 1964)
- ☆ ملکی صدر اور قومی وصوبائی اسمبلیوں کو منتخب کرنا
- ☆ کونسلرز نے اپنے پہلے کام کے طور پر صدر کو اعتماد کا ووٹ دیا
- ☆ بنیادی جمہوریتوں کا نظام دراصل پارلیمانی جمہوریت کے متبادل کے طور پر پیش کیا گیا
- ☆ دوسرا اہم پہلو مقامی سطح پر نئی قیادت کا ابھرنا تھا

ذوالفقار علی بھٹو کی عوامی مقامی حکومت (1972 تا 1975):

- ☆ نظام کو سول مارشل لا ایڈمنسٹریٹر کا حلف لیتے ہی ذوالفقار علی بھٹو نے بنیادی جمہوریت کے نظام کا خاتمہ کر دیا۔
- ☆ اس کی جگہ ایک آرڈیننس ''پنجاب پیپلز لوکل گورنمنٹ آرڈیننس'' کیا
- ☆ عملاً اس آرڈیننس میں کچھ بھی نیا نہ تھا صرف یہ کہ ریاستی اہلکاروں کو ایڈمنسٹریٹر مقرر کرنے کا اختیار دیا گیا۔
- ☆ دلچسپی کی حامل یہ بات ہے کہ یہ ایڈمنسٹریٹرز زیادہ تر پارٹی ورکرز تھے۔ اگست 1973 کو آئین نافذ کیا گیا۔
- ☆ بعد میں ذوالفقار علی بھٹو نے 'ماڈل لوکل گورنمنٹ سسٹم' کے لیے ایک اور کمیٹی قائم کی، اس کمیٹی نے سخت محنت کے بعد ایک نیا قانون 'لوکل گورنمنٹ' آرڈیننس 1975 تیار کیا۔
- ☆ جسے پنجاب حکومت نے نافذ کیا، یہ آرڈیننس پنجاب اسمبلی میں پیش نہ کیا گیا۔

جنرل ضیا کی مقامی حکومتیں (1979 تا 1988):

- ☆ جولائی 1979 کو فوجی آمر نے ''لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 1979'' نافذ کیا
- ☆ اسی سال یہی آرڈیننس سندھ اور موجودہ خیبر پختونخواہ میں نافذ ہوا
- ☆ یہی آرڈیننس بلوچستان میں 1980 میں نافذ ہوا
- ☆ یہ سابق بنیادی جمہوریت کے نظام کی بہتر شکل تھی، کچھ ترامیم کے ساتھ بنیادی ڈھانچہ ویسا ہی تھا۔
- ☆ دیہی علاقوں میں مرکز کونسلوں اور یونین کونسلوں کے کلسٹرز پر مشتمل تھیں۔
- ☆ مرکز کے علاقہ جات سے ضلع کونسلوں کے ممبران اور سرکاری محکموں کے نمائندوں کے علاوہ یونین کونسلوں کے ممبران منتخب ہوئے تھے
- ☆ اس ماڈل کے مطابق یہ تمام فرائض اور ذمہ داریاں دیہی کونسل کو تفویض کی گئی تھیں۔
- ☆ شروع میں ہر تحصیل میں تحصیل کونسل قائم تھی، لیکن سال 1980 میں عملاً تحصیل کونسلیں قائم نہ کی گئیں۔

منتخب حکومتوں کے دورانیہ میں مقامی حکومتیں (1988 تا 1999):

- ☆ 1990 بے نظیر بھٹو کے دورِ اقتدار میں مقامی حکمرانی (گورننس) کے بارے میں کچھ نہ ہو سکا۔ سوائے اس کے کہ بلوچستان میں انتخابات کا انعقاد ہوا۔
- ☆ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 1979 جاری رہا اور منتخب کونسلروں اور سربراہان نے کام جاری رکھا۔
- ☆ 1990 اسلامی جمہوری اتحاد نے اقتدار میں آکر پاکستان مسلم لیگ (ن) نے 3 صوبوں میں انتخابات منعقد کیے۔
- ☆ بلوچستان میں انتخابات کا انعقاد 1992 میں ہوا۔ تاہم وہ حکومتیں نہ چل سکیں اور پھر انتخابات دوبارہ 1993 میں منعقد ہوئے۔ معین قریشی کی نگرانی حکومت نے 1993 میں مقامی حکومتیں تحلیل کر دیں۔
- ☆ پیپلز پارٹی نے انتخابات جیتنے کے بعد ایک ٹاسک فورس تشکیل دی جس کا کام مقامی حکومتوں کے قوانین پر نظر ثانی کرنا تھا۔
- ☆ ٹاسک فورس نے 1995 کے قانون میں ترامیم تجویز کیں اور ترمیم شدہ قانون کو 1996 میں نافذ کر دیا گیا۔
- ☆ میاں شہباز شریف کی سربراہی میں صوبائی حکومت نے 1995 قانون میں کچھ ترامیم کیں۔ ان ترمیم کو ہائی کورٹ نے آئین کے منافی قرار دے دیا۔ نتیجتاً لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 1979 قائم رہا۔
- ☆ سیاسی بحران کے نتیجے میں منظور وٹو چیف منسٹر آف پنجاب بنے اس دوران مقامی حکومت کی مدت 1996 میں ختم ہو چکی تھی۔
- ☆ نئی حکومت نے لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 1979 کو ختم کر دیا اور نسبتاً مختلف ایک نیا قانون نافذ کیا۔
- ☆ وزیر اعلیٰ عارف نکئی کے مختصر دورِ حکومت میں پنجاب اسمبلی نے 1996 میں لوکل گورنمنٹ ایکٹ پاس کیا۔
- ☆ اس قانون کے مطابق پنجاب میں شہری کونسلوں کے انتخابات ایک بار منعقد ہوئے۔ بلوچستان میں انتخابات کا انعقاد 1999 میں ہوا۔
- ☆ ملک بھر میں مقامی حکومتیں سیاسی تقرریوں، نامزد ایڈمنسٹریٹر اور ٹیکنوکریٹس نے چلائیں۔

سیشن نمبر 12: صوبہ پنجاب میں 2013ء کا مقامی نظامِ حکومت اور 2019ء کے موجودہ قوانین کا تقابلی جائزہ

سیشن کا مقصد	اس سیشن کے بعد شرکاء صوبہ پنجاب کا مقامی نظامِ حکومت اور 2019ء کے موجودہ قوانین میں موجود فرق کو سمجھ کر اُسے بیان کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔
سیشن کے لئے درکار معلوماتی مواد	موضوع سے متعلقہ ہینڈ آؤٹ
درکار سامان	مارکر، چارٹ، بورڈ
دورانیہ	120 منٹ

تربیت کار کے لئے نوٹ:
اس سیشن میں چاروں صوبوں کے مقامی نظامِ حکومت کے قوانین کے بارے معلومات درج ہیں۔ ورکشاپ کے شرکاء جس صوبے کے ہیں، تربیت کار اُن کے صوبے کے نئے قانون کے بارے میں بات چیت کرے گا۔ اس سیشن کو دو مراحل میں کیا جائے گا جن کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

پہلا مرحلہ: سیشن کے پہلے مرحلے میں تربیت کار شرکاء سے سوال کرے کہ اُن کے نزدیک مقامی نظامِ حکومت سے کیا مراد ہے؟ شرکاء کی طرف سے آنے والے جوابات کو چارٹ پر نوٹ کرتے جائیں اور اُس کے بعد مقامی نظامِ حکومت کے تصور کی وضاحت کریں۔
اس کے بعد اپنے صوبائی مقامی نظامِ حکومت کے قانون کے بارے وضاحت کرے۔ مختصر جائزہ کے بعد تربیت کار شرکاء کی تعداد کو مدِنظر رکھتے ہوئے تین گروپوں میں تقسیم کرے اور اُن کے سامنے درج ذیل سوال رکھے؟

ا۔ مجوزہ مقامی نظامِ حکومت کے قانون میں اہم بنیادی نکات کیا ہیں؟
۲۔ موجودہ قانون میں خواتین، مذہبی اقلیتوں، نوجوانوں اور معذور افراد کی شرکت کے کون کون سے مواقع موجود ہیں؟
۳۔ اس قانون میں خواتین، مذہبی اقلیتوں، نوجوانوں اور معذور افراد کی شرکت میں کون کون سی رکاوٹیں موجود ہیں؟

شرکاء کو گروپ ورک کیلئے 30 منٹ دیئے جائیں۔ گروپ ورک کے بعد ہر گروپ کے کام کو تمام شرکاء کے سامنے پیش کیا جائے اور اس میں بہتری کیلئے تجاویز لی جائیں۔ اس کے بعد تربیت کار مجوزہ قانون کی روشنی میں ہینڈ آؤٹ کی قانون کی وضاحت کرے۔

دوسرا مرحلہ: اس مرحلے میں تربیت کار شرکاء کو دو گروپوں میں تقسیم کرے اور انہیں کہے کہ درج ذیل سوالات کے جواب دیں؟

ا۔ مقامی حکومتوں کے انتخابات میں بطور اُمیدوار تیاری کے مراحل کی نشاندہی کریں؟
۲۔ مقامی حکومتوں کے انتخابات میں بطور ووٹر تیاری کے مراحل کی نشاندہی کریں؟

شرکاء کو گروپ ورک کیلئے 20 منٹ دیں۔ گروپ ورک کے بعد ہر گروپ کے کام کو تمام شرکاء کے سامنے پیش کیا جائے اور اس میں بہتری کیلئے تجاویز لی جائیں۔ اس کے بعد تربیت کار مجوزہ قانون کی روشنی میں ہینڈ آؤٹ کی روشنی میں قانون کی وضاحت کرے۔

ہینڈ آؤٹ 12: صوبہ پنجاب میں 2013ء کا مقامی نظامِ حکومت اور 2019ء کے موجودہ قوانین کا تقابلی جائزہ

پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013ء	پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019ء ویلج پنچائت اینڈ نیبر ہڈ کونسل ایکٹ 2019ء
حکمران جماعت پاکستان مسلم لیگ (نواز) تھی جس نے یہ قانون پاس کروایا تھا۔	اب حکمران جماعت پاکستان تحریکِ انصاف ہے جس نے یہ قوانین پاس کروائے ہیں۔
مقامی گورننس کو چلانے کیلئے پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013ء کا سہارا لیا گیا۔	اب مقامی گورننس کو چلانے کیئے پنجاب حکومت نے دو الگ الگ قوانین متعارف کروائے ہیں۔ ا۔ پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019ء (قانون اول) ۲۔ ویلج پنچائت اینڈ نیبر ہڈ کونسل ایکٹ 2019ء (قانون دوئم) یعنی مقامی حکومتوں میں دو سطحی (شہری و دیہی) نظام کے ساتھ ساتھ، متوازی ایک اور پنچائتی راج والا سسٹم لایا جائیگا۔
پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013ء اگست 2013ء میں سامنے آیا مگر عملاً یکم جنوری 2017ء میں لاگو ہوا۔ جب 2001ء کا قانون منسوخ ہوا۔ 60 ہزار کے لگ بھگ کونسلرز اور سربراہان کا انتخابی عمل 2014ء سے شروع ہوکر 2016ء کے اوائل میں حلف اُٹھانے سے مکمل ہوا۔ مگر حلف اُٹھانے کے بعد بھی تقریباً 8 ماہ اپنے آفس نہیں سنبھال سکے۔ کیونکہ صوبائی حکومت نے ایڈمنسٹریٹر کے ذریعے ہی کام کو جاری رکھا۔ اس طرح ان منتخب نمائندوں نے یکم جنوری 2017ء سے کام شروع کیا اور 2018ء کے عام انتخابات سے قبل ان کے فنڈز کو روک دیا گیا جو دسمبر 2018ء میں جزوی طور پر بحال ہوئے۔ ان کا دورانیہ پہلے اجلاس سے 5 سال لیے جائیں تو 2022ء میں ختم ہونا تھا۔ اگر گزشتہ انتخابات یا حلف اُٹھانے کی تاریخ سے لیا جائے تو یہ دورانیہ 2021ء تک بنتا ہے۔	موجودہ حکومت نے نیا لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019ء اپریل 2019ء میں اسمبلی سے منظور کروایا جس کے نتیجے میں حاضر سروس 60 ہزار منتخب کونسلرز اور سربراہان برخاست ہو گئے اور حکومت کو ایک سال تک ایڈمنسٹریٹر مقرر کرنے کا اختیار حاصل ہوگیا۔
شہری اور دیہی مقامی حکومت کا فرق نمایاں تھا۔	شہری اور دیہی مقامی حکومت کا فرق برقرار ہے مگر ان میں زیادہ فرق نہیں ہوگا۔
شہروں میں میٹروپولیٹن کارپوریشن، میونسپل کارپوریشن، میونسپل کمیٹیاں، یونین کونسلیں آبادی کی بنیاد پر تھیں۔ میونسپل کارپوریشن اور ضلع کونسلوں میں یونین کونسلیں جبکہ میونسپل کمیٹیوں میں وارڈ سسٹم تھا۔	شہروں میں میٹروپولیٹن کارپوریشن کی تعداد بڑھا دی گئی ہے۔ میونسپل کارپوریشن اور میونسپل کمیٹیوں کے ساتھ ساتھ ٹاؤن کمیٹیاں بھی ہونگی ان سب کی تعداد آبادی کی مناسب سے ہی ہوگی۔

دیہی علاقوں میں 35 ضلع کونسلیں تھیں اور 4015 یونین کونسلیں موجود تھیں۔	ضلع کونسلیں اور یونین کونسلیں ختم کردی گئی ہیں جس کی جگہ پر دیہی علاقوں کیلئے 136 تحصیل کونسلیں ہونگی۔ ضلع کونسلوں کے فرائض تحصیل کونسلوں اور ویلج پنچائتوں کو منتقل کیے گئے ہیں اور یونین کونسلوں کی جگہ پر نیبر ہُڈ کونسلیں اور ویلج پنچائتیں قائم ہونگی۔
میٹروپولیٹن کارپوریشن صرف ایک تھی (لاہور میں)	اب میٹروپولیٹن کارپوریشنوں کے تعداد 9 ہے۔ جن میں بہاولپور، ڈیرہ غازی خان، راولپنڈی، ساہیوال، سرگودھا، فیصل آباد، گوجرانوالہ، لاہور اور ملتان شامل ہیں۔
میونسپل کارپوریشن کی کل تعداد 11 تھی۔	اب میونسپل کارپوریشن کی تعداد 16 ہے۔
میونسپل کمیٹیوں کی کل تعداد 182 تھی۔	اب میونسپل کمیٹیوں کی کل تعداد 134 ہے۔
ٹاؤن کمیٹیوں کا وجود نہیں تھا۔	اب شہری علاقوں میں ایک نیا ادارہ متعارف کروایا گیا ہے ٹاؤن کمیٹیوں کی کل تعداد 160 ہے۔
شہری اور دیہی علاقوں میں یونین کونسلیں موجود تھیں۔	یونین کونسلیں ختم کر کے شہری علاقوں میں نیبر ہُڈ کونسلیں اور ہر دیہات میں ویلج پنچائتیں قائم ہونگی جو منتخب اراکین پر مشتمل ہونگی مگر ان کا کسی مقامی حکومتی ادارے سے تعلق نہیں ہوگا اور نہ ہی انہیں مقامی حکومت کہا جائیگا۔
اُمیدوار کی کم از کم عمر 21 سال تھی۔	موجود قوانین میں اُمیدوار کی کم از کم عمر 18 سال ہے۔
ہر یونین کونسل میں نمائندگی یکساں تھی۔ کل 13 ممبران، جن میں 2 سربراہان (چیئرپرسن، وائس چیئرپرسن)، 2 خواتین، 1 مزدور کسان، 1 نوجوان، 1 غیر مسلم اور 6 جنرل کونسلرز تھے۔	نیبر ہُڈ کونسلوں اور ویلج پنچائتوں میں ممبران کی تعداد مختلف ہوگی۔ یعنی آبادی کی بنیاد پر ممبران کا تعین ہوگا۔ نیبر ہُڈ کونسلوں اور ویلج پنچائتوں میں زیادہ سے زیادہ 8 اور کم از کم 4 اراکین ہونگے، جن میں خاتون ممبر، غیر مسلم ممبر اور جنرل ممبران ہونگے۔ چیئرمین اور کنوینر جنرل ممبران میں سے ہونگے، جو سب سے زیادہ ووٹ لینے والے 2 ممبران ہونگے۔ مزدور/کسان اور نوجوانوں کی نشستیں بالکل ختم کردی گئی ہیں۔
انتخابات کے انعقاد کی بنیادی ذمہ داری الیکشن کمیشن آف پاکستان کی تھی۔	ہر سطح کے الیکشن ایکٹ 2017ء کے تحت ہونگے اور انتخابات کروانے کی ذمہ داری الیکشن کمیشن آف پاکستان کی ہوگی۔
ایک وقت میں یونین کونسل کا چیئرمین ہونے کے ساتھ ساتھ ضلع کونسل/ میٹروپولیٹن کارپوریشن/ میونسپل کارپوریشن کا ممبر بھی تھا۔	کوئی چیئرپرسن یا ممبر ایک وقت میں دو عہدے نہیں رکھ سکے گا اگر کسی کے پاس عہدے ہونگے تو وہ پہلے اُس عہدے سے مستعفی ہوگا پھر انتخابی عمل میں حصہ لینے کا اہل ہوگا۔
حلقہ انتخاب ''وارڈ'' تھا جس میں یونین کونسل اور میونسپل کمیٹی کے جنرل ممبران منتخب ہوتے تھے یعنی انتخاب (مقابلہ) ون ٹو ون/سنگل ممبر حلقہ تھا۔	اب انتخابات کیلئے ملٹی ممبر حلقے ہونگے، یعنی اُمیدواران میں جتنی نشستیں درکار ہونگی وہ حاصل کردہ ووٹوں کے تناسب سے پوری ہو جائیں گی۔ ملٹی ممبر حلقہ سے ایک طرح کی متناسب نمائندگی ہوگی۔

ہر میٹرو پولیٹن ، میونسپل کارپوریشن ، ضلع کونسلیں اور میونسپل کمیٹی کے سربراہان، چیئرمین، وائس چیئرمین ایک پینل کے طور پر کونسل کے اراکین میں سے ہوتے تھے اوران کا طریقہ انتخاب ان ڈائریکٹ ہوتا تھا۔ جبکہ دیگر مخصوص نشستیں (مزدور/کسان، خاتون، نوجوان، غیر مسلم، ٹیکنوکریٹ) ان ڈائریکٹ طریقے سے منتخب ہوتی تھیں۔	سربراہان (میئر/چیئرپرسن) کے انتخابات براہِ راست ہونگے جس سے سربراہان کا انتخابی حلقہ بہت بڑھ گیا ہے۔ جبکہ مخصوص نشستیں (خاتون، مزدور/کسان، غیر مسلم) براہِ راست انتخابات کے ذریعے پارٹی لسٹ کے مطابق پُر ہونگی۔
یونین کونسل کے جنرل کونسلرز اور چیئرمین و نائب چیئرمین براہِ راست ووٹوں سے منتخب ہوتے تھے جبکہ دیگر مخصوص نشستیں ان ڈائریکٹ طریقے سے منتخب ہوتی تھیں۔	نیبر ہڈ کونسل اور ویلیج پنچائت میں چیئرپرسن اور مخصوص نشستیں (خاتون، مزدور/کسان، غیر مسلم) کا انتخاب براہِ راست ہوگا۔
یونین کونسلوں میں چیئرپرسن اور وائس چیئرپرسن ایک پینل کی شکل میں انتخاب میں حصہ لیتے تھے اوران کا حلقہ انتخاب پوری یونین کونسل تھی۔	ہر نیبر ہڈ کونسل اور ویلیج پنچائت میں سب سے زیادہ ووٹ لینے والا چیئرپرسن بن جائیگا جبکہ کوئی وائس چیئرپرسن نہیں ہوگا بلکہ دوسرا زیادہ ووٹ لینے والا اسپیکر کونسل (کنوینر) بن جائیگا۔
پسماندہ طبقات کی نمائندگی کو ہر سطح پر یقینی بنایا گیا تھا۔	نمائندگی کی شرح کو کافی کم کردیا گیا ہے مثلاً میٹروپولیٹن، لاہور میں خواتین کی 25 مخصوص نشستیں تھیں جبکہ اب 10 ہیں۔ مزید یہ کہ نوجوانوں کی نشستیں تو اب بالکل ہی ختم کردی گئی ہیں۲
تمام مقامی حکومتی اداروں (میٹروپولیٹن کارپوریشن، میونسپل کارپوریشن، میونسپل کمیٹی، ضلع کونسل، یونین کونسل) میں انتخابات ہر سطح پر جماعتی بنیادوں پر منعقد ہوئے تھے۔	تمام مقامی حکومتوں (میٹروپولیٹن کارپوریشن، میونسپل کارپوریشن، میونسپل کمیٹی، ٹاؤن کمیٹی، تحصیل کونسل) میں انتخابات جماعتی بنیادوں پر کلوز پارٹی لسٹوں پر ہونگے جبکہ نیبر ہڈ کونسل اوو ویلیج پنچائت میں غیر جماعتی بنیادوں پر انتخابات ہونگے۔
ہر ووٹر نے یونین کونسل کی سطح پر 2 ووٹ ڈالے تھے۔ جبکہ میونسپل کمیٹی کی وارڈ میں ہر ووٹر نے صرف ایک ووٹ ڈالا تھا۔ یعنی ہر ووٹر نے زیادہ سے زیادہ 2 ووٹ ڈالے تھے۔ کیونکہ تمام مخصوص نشستیں (مزدور/کسان، خاتون، نوجوان، غیر مسلم، ٹیکنوکریٹ) ان ڈائریکٹ طریقہ انتخاب سے پُر ہوتی تھیں۔	نیبر ہڈ کونسل اور ویلیج پنچائت کی سطح پر ہر ووٹر 2 ووٹ ڈالے گا۔ ایک جنرل نشست کیلئے اور دوسرا خاتون کی مخصوص نشست کیلئے، جبکہ غیر مسلم تین ووٹ ڈالیں گے۔ ایک جنرل نشست کیلئے اور دوسرا خاتون کی مخصوص نشست کیلئے تیسرا ووٹ غیر مسلم کی مخصوص نشست کیلئے۔ یہ تیسرا ووٹ مسلمان ووٹر نہیں ڈالیں گے۔ اس مرتبہ ہر ووٹر مندرجہ بالا ووٹوں کے علاوہ میٹروپولیٹن کارپوریشن یا میونسپل کارپوریشن یا میونسپل کمیٹی یا ٹاؤن کمیٹی یا تحصیل کونسل کے میئر/ چیئرپرسن کیلئے مزید ایک ووٹ۔ جنرل ممبر کی نشست کیلئے مزید ایک ووٹ خاتون کی مخصوص نشست کیلئے مزید ایک ووٹ مزدور/کسان کی مخصوص نشست کیلئے مزید ایک ووٹ یعنی ہر مسلم ووٹر کل 6 ووٹ ڈالے گا اور ہر غیر مسلم ووٹر کل 8 ووٹ ڈالے

	گا۔
میٹروپولیٹن کارپوریشن، میونسپل کارپوریشن، ضلع کونسل میں ٹیکنوکریٹس کی مخصوص نشستیں تھیں جبکہ میونسپل کمیٹی، یونین کونسل میں یہ نشستیں نہیں تھیں۔	ہر سطح پر ٹیکنوکریٹس کی نشستیں ختم کر دی گئی ہیں۔
میٹروپولیٹن کارپوریشن، میونسپل کارپوریشن، ضلع کونسل، میونسپل کمیٹی، یونین کونسل میں نوجوانوں کی مخصوص نشستیں تھیں۔	ہر سطح سے نوجوانوں کی مخصوص نشستیں ختم کر دی گئی ہیں۔
اقلیتوں کی نمائندگی ہر سطح پر یونین کونسل میں یکساں ہوتی تھی اور وہ اس کونسل ایریا میں غیر مسلم رجسٹرڈ ووٹرز سے مشروط نہیں تھی۔	غیر مسلم نشست وہاں ہوگی جہاں غیر مسلم ووٹ رجسٹرڈ ہونگے۔ غیر مسلم نشست کے انتخاب میں غیر مسلم اُمیدوار کو غیر مسلم ووٹر ہی ووٹ دیں گے۔
یونین کونسل میں کسی ممبر/ چیئرپرسن کی برخواستگی یا فوت ہونے کی صورت میں خالی ہونے والی نشست پر نیا انتخاب درکار رہوتا تھا جو الیکشن کمیشن نے کروانا ہوتا تھا جس بناء پر خالی ہونے والی نشستیں کافی عرصہ تک خالی رہتی تھیں۔	☆ چیئرپرسن کی برخاستگی کی صورت میں گزشتہ انتخابات میں دوسرے نمبر پر زیادہ ووٹ لینے والا باقی ماندہ مدت کیلئے چیئرپرسن بن جائیگا اور ایک مزید ممبر جس نے آخری منتخب ممبر سے کم اور باقیوں سے زیادہ ووٹ لیے ہونگے (یعنی اگلا اُمیدوار) ممبر بن جائیگا۔ ☆ ممبر/ممبران کی برخاستگی کی صورت میں بھی یہی طریقہ کار اپنایا جائیگا۔ مگر ہارنے والا مگر دوسرے نمبر پر رہنے والا خالی نشست پر منتخب ہوگا۔ ☆ مخصوص نشستوں (خواتین، غیر مسلم) کی شکل میں بقیہ مدت کیلئے خالی ہونے والی نشستوں پر ہار جانے والے اُمیدواروں میں سے زیادہ ووٹ لینے والا/ والی (جو بعد کے نمبر پر تھا) منتخب ہو جائیگا۔
کامن اسمبلی موجود نہیں تھی۔	ایک رومانوی تصور کے تحت پنچائت اور نیبر ہڈ کے رہائشی لوگوں پر مشتمل ایک کامن اسمبلی ہوگی۔ عملاً بڑی مشکلات ہونگی۔
کابینہ ہیڈ کا تصور نہیں تھا۔	مقامی حکومتوں کے سربراہان کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ اپنی کابینہ بنائے جس میں تقریباً نصف غیر منتخب افراد ہونگے۔ جو ٹیکنوکریٹ/ ماہرین ہونگے۔
شہری علاقوں میں مصالحت انجمن اور دیہی علاقوں میں پنچائت قائم کرنے کا ذکر تھا اسی طرح مسلم فیملی آرڈیننس 1961ء کے تحت ثالثی کونسلیں کام کرتی تھیں۔	کوئی ذیل ادارہ یا کونسل نہیں ہوگا اور یہ بھی واضح نہیں ہے کہ ثالثی کونسلوں کے اختیارات کس کے پاس ہونگے۔
حکومتی کنٹرول اور نگرانی موجود تھی۔ لوکل گورنمنٹ کمیشن اور صوبائی چیف ایگزیکٹو کے پاس کافی اختیارات تھے۔	پہلے والی صورتحال ہی ہے بلکہ حکومتی کنٹرول اور بڑھ گیا ہے مثلاً حکومت کا مقرر کردہ سرکاری افسر بھی کونسل کے اجلاس میں شریک ہو سکے گا۔
لوکل گورنمنٹ کمیشن، لوکل گورنمنٹ بورڈ اور لوکل گورنمنٹ فنانس کمیشن موجود تھے۔	اب بھی لوکل گورنمنٹ کمیشن، لوکل گورنمنٹ بورڈ اور لوکل گورنمنٹ فنانس کمیشن موجود تھے تقریباً ماضی کی طرح قواعد اور فرائض کے مطابق کام کریں گے۔

ہر ضلع میں ڈسٹرکٹ اتھارٹی اور ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی تھی جس کا سربراہ ڈپٹی کمشنر تھا۔	جوائنٹ اتھارٹی کا تصور ہے جسے حکومت یا کونسلیں باہمی رضامندی سے بنا سکتی ہیں۔
لوکل گورنمنٹ فنانس کمیشن کی وساطت سے گرانٹس تقسیم کی جاتی تھیں۔	اب بھی ایسا ہی ہوگا مگر فنڈز کا ایک مخصوص حصہ ہوگا جو مقامی حکومتوں کے ذریعے استعمال میں آئے گا۔

ہینڈ آؤٹ 13: مقامی حکومتوں کا نیا نظام (صوبہ پنجاب)

تمام مقامی حکومتیں آئینی اور قانون طور پر صوبائی فریم ورک میں کام کرتی ہیں۔صوبائی حکومت ہی قانون بناتی ہے۔پاکستان تحریک انصاف کی صوبائی حکومت نے مقامی حکومتوں کے حوالے سے پنجاب میں نئی قانون سازی کرتے ہوئے دو نئے بل اپریل 2019ء کے آخری ہفتے میں پنجاب اسمبلی میں پیش کیے۔ان بلوں پر سٹینڈنگ کمیٹی میں غور وخوض کے دوران حزبِ اختلاف نے چند ترامیم پیش کیں،مگرانہیں نظرانداز کر کے 30اپریل،2019ء کو اپوزیشن کے بھرپور احتجاج کے باوجود ان بلوں کو منظور کرلیا گیا اور 2 مئی،2019ء کو گورنر پنجاب نے ان کی منظوری دے دی اور 4 مئی،2019ء کو سرکاری گزٹ میں نوٹیفائی کیا گیا۔یوں بلدیاتی نظام کیلئے اس بار مقامی نظامِ حکومت 2019ء کیلئے صوبہ پنجاب میں دومختلف قوانین متعارف کروائے گئے ہیں:

ا۔ قانون اول: پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019ء

۲۔ قانون دوم: پنجاب ویلج پنچائت اینڈ نیبر ہڈ کونسل ایکٹ 2019

پنجاب میں مقامی حکومتوں کے حوالہ سے یہ بالکل نیا تجربہ ہے اور انڈیا کے لوکل گورنمنٹ سسٹم سے ملتا جلتا ہے۔جہاں پنچائتی راج بھارتی آئین کے تحت ہے اور مقامی حکومتیں ریاستی قوانین کے تحت ہیں۔جبکہ پنجاب میں ایک دوسرے قانون کے تحت (ویلج پنچائت اور نیبر ہڈ کونسل ایکٹ 2019ء) پنجاب بھر میں دیہی علاقوں میں ویلج پنچائتیں اور شہری علاقوں میں نیبر ہڈ کونسلیں متعارف کروائی گئی ہیں۔ان دونوں قسم کی کونسلوں کو مقامی حکومتیں نہیں کہا گیا ہے اور نہ ہی ان کا کوئی قانونی اور انتظامی تعلق مقامی حکومتوں کے ساتھ ہے۔جبکہ مقامی حکومتی ادارے الگ ہیں۔ان کا قانون (پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019ء) بھی الگ ہے اور نیبر ہڈ اور ویلج پنچائتیں ایک الگ قانون کے تحت ہیں۔ان کا مقامی حکومتوں سے قانون تعلق نہ ہونے کے باوجود کام اور ذمہ داریاں باہم اشتراکِ عمل سے سرانجام دی جاسکیں گی۔موجودہ حکومت پنجاب میں ان قوانین کے ذریعے نئے تجربات کرنے کی کوشش کرنے جارہی ہے کیونکہ یہ دونوں ادارے موجودہ حکومتی جماعت نے خیبر پختونخواہ میں 2013ء کے قانون میں متعارف کروائے تھے جواب بھی نئی ترامیم کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔مگر وہاں ویلج کونسلیں اور نیبر ہڈ کونسلیں پرانی یونین کونسلوں کے مشابہ ہیں۔مگر صرف دائرہ کار نسبتاً چھوٹا ہے اور ان کا باقاعدہ تنظیمی تعلق مقامی حکومتوں کے ساتھ ہے مثلاً نیبر ہڈ کونسل اور ویلج پنچائت کے سربراہان تحصیل کونسلوں کے جنرل ممبران ہیں،یعنی ایک منضبط تنظیمی مقامی حکومت کام کررہی ہے۔تاحال ان قوانین (پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019ء اور ویلج پنچائت اینڈ نیبر ہڈ کونسل ایکٹ 2019ء) میں چندایک ترامیم کردی گئی ہیں۔

قانون اول: پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019ء کے بنیادی خدوخال:

اس قانون کے تحت شہری اور دیہی مقامی حکومتیں قائم ہوں گی جسکا دورانیہ 4 سال ہوگا۔اس قانون کے تحت انتخابات کا انعقاد اجماعتی بنیادوں پر ہوگا۔پنجاب میں مقامی حکومتی نظام دو درجوں پر مشتمل ہے۔میٹروپولیٹن،میونسپل کارپوریشن،میونسپل کمیٹیاں اور ٹاؤن کمیٹیاں شہری علاقوں میں ہونگی جن کا تنظیمی یا قانون تعلق نیبر ہڈ کونسلوں سے نہیں ہوگا۔البتہ یہ نیبر ہڈ کونسلوں کو کوئی فرائض تفویض کرسکیں گی۔مالی امداد دے سکیں گی۔مگر ہدایات نہیں دے سکیں گی۔اسی طرح دیہی علاقوں میں تحصیل کونسلیں ہونگی۔تحصیل کو پنجاب ریونیو ایکٹ میں بیان کیا گیا ہے اور تحصیل کونسلوں کا بھی کوئی قانونی یا تنظیمی تعلق ویلج پنچائتوں سے نہیں ہوگا۔اس قانون نے یونین کونسل اور ضلع کونسلوں کو یکسر ختم کر دیا ہے اور یوتھ کی مخصوص نشستیں بھی ہر سطح پر ختم کردی گئی ہیں۔ان اداروں کی مدت اپنے پہلے اجلاس سے 4 سال ہے۔لاہور واحد ضلع ہے جس میں صرف میٹروپولیٹن کارپوریشن ہے یعنی دیگر کوئی مقامی حکومتی ادارہ نہیں ہے جبکہ ضلع گوجرانوالہ واحد ضلع ہے جہاں تمام مقامی حکومتی ادارے موجود ہیں یعنی میٹروپولٹین کارپوریشن،میونسپل کارپوریشن،میونسپل کمیٹیاں،ٹاؤن کمیٹیاں اور تحصیل کونسلیں شامل ہیں۔مظفرگڑھ وہ واحد ضلع ہے جہاں سب سے زیادہ 24ادارے ہیں جبکہ دوسرے نمبر پر سرگودھا ہے جس میں 23اور تیسرے نمبر پر سیالکوٹ ہے جس میں 20ادارے ہیں۔ٹوبہ ٹیک سنگھ اور منڈی بہاؤالدین میں صرف دوطرح کے ادارے یعنی تحصیل کونسلیں اور میونسپل کمیٹیاں ہیں۔سب سے زیادہ (13) ٹاؤن کمیٹیاں مظفرگڑھ اور میانوالی میں ہیں جبکہ سب سے زیادہ تحصیل کونسلیں راولپنڈی اور سرگردھا میں 7،7

ہیں۔مجموعی طور پر پنجاب بھر میں کل 455 مقامی حکومتی ادارے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ادارہ	کل تعداد	ادارہ	کل تعداد
میٹروپولیٹن کارپوریشن	9	میونسپل کارپوریشن	16
میونسپل کمیٹیاں	134	ٹاؤن کمیٹیاں	160
تحصیل کونسلیں	136		

I۔میٹروپولیٹن کارپوریشن: بڑے شہروں میں ہوں گی جہاں دس لاکھ سے زائد آبادی ہوگی۔آبادی کی مناسبت سے تین گروپ ہیں۔

II- میونسپل کارپوریشن: ایسے شہر جہاں دس لاکھ سے کم اور ڈھائی لاکھ سے زائد آبادی ہوگی۔

III۔میونسپل کمیٹیاں: ایسے شہر جہاں پچتر ہزار تا ڈھائی لاکھ آبادی ہوگی۔

IV۔ٹاؤن کمیٹیاں: ایسے شہری علاقے جہاں پچیس ہزار تا پچھتر ہزار آبادی ہوگی۔

مقامی حکومتیں (دیہی):

تحصیل کونسلیں :

☆ ایسے دیہی علاقے جو ریونیو کے قوانین کے تحت تحصیل کا درجہ رکھتے ہوں وہاں 6 قسموں کی تحصیل کونسلیں ہوں گی۔گیارہ لاکھ سے زائد آبادی والی تحصیلوں سے لے کر ایک لاکھ پچیس ہزار آبادی والی تحصیل کونسلیں ہوں گی۔ان کی درجہ بندی قانون میں دوسرے شیڈول کے پارٹ بی میں دی گئی ہے۔

☆ ان قوانین میں یونین کونسل اور ضلع کونسلوں کو ختم کر دیا گیا ہے۔

☆ ہر سطح کی تحصیل کونسل میں جنرل کونسلرز، خواتین کونسلرز، کسان کونسلرز اور غیر مسلم کونسلرز کی مخصوص نشستیں ہوں گی۔

☆ ہر درجہ کی تحصیل کونسل میں کونسلرز کی تعداد مختلف ہوگی۔زیادہ سے زیادہ 112 کونسلرز اور کم از کم 12 کونسلرز ہوں گے۔میئر براہ راست منتخب شدہ ہوں گے۔

☆ تمام انتخابات پارٹی بنیادوں پر ہوں گے۔

☆ پارٹی اپنے امیدواروں کی ترجیحی لسٹ جمع کرائے گی۔

☆ آزاد امیدوار اپنا گروپ بنائیں گے۔

☆ ہر ووٹر تین ووٹ ڈالیں گے۔(جنرل، خواتین، مزدور کسان نشست)

☆ غیر مسلم چوتھا ووٹ اقلیت کو بھی ڈالیں گے۔

☆ سربراہان کا انتخاب براہ راست ہوگا اور پوری کونسل حلقہ انتخاب ہوگا۔

☆ امیدواران کے لیے کم از کم عمر 18 سال ہوگی۔دیگر شرائط اہلیت حسب سابق ہیں۔

مقامی حکومتوں کے فرائض:

پنجاب میں زیادہ فرائض اور اختیارات مقامی حکومتوں کے پاس ہیں۔ اسی طرح چند محدود نوعیت کے فرائض نئے تشکیل ہونے والی ویلج پنچائت اور نیبر ہڈ کونسلوں کے پاس ہوں گے جو جزوی طور پر سابقہ یونین کونسلوں سے لیے گئے ہیں۔ مگر بعض ثانوی نوعیت کے فرائض ہیں جن پر عملدر آمد شاز و نادر ہی ہوتا ہے۔ مقامی حکومتی اداروں کے فرائض کی تفصیلات پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019ء کے باب نمبر 6 جبکہ تیسرے شیڈول میں میٹروپولیٹن کارپوریشن، میونسپل کارپوریشن، میونسپل کمیٹیوں کے فرائض درج ہیں اور چوتھے شیڈول میں ٹاؤن کمیٹیوں اور پانچویں شیڈول میں تحصیل کونسل کے فرائض کا ذکر ہے۔

مقامی حکومتی اداروں کے فرائض کی تفصیلات درج ذیل ہے:

حصہ اول:

نمبر شمار	میٹروپولیٹن کارپوریشن، میونسپل کارپوریشن، میونسپل کمیٹی، ٹاؤن کمیٹی	تحصیل کونسل
1	معاشی اور ویلیو چین ترقی	x
2	پرائمری، ابتدائی اور ثانوی تعلیم کی سہولیات کا انتظام	پرائمری، ابتدائی اور ثانوی تعلیم کی سہولیات کا انتظام
3	داخلہ سکول اور یونیورسل تعلیم	داخلہ سکول اور یونیورسل تعلیم
4	بنیادی صحت کی نگہداشت اور نگرانی	x
5	حفظانِ صحت (ٹاؤن کمیٹی کے فرائض میں شامل نہیں)	حفظانِ صحت
6	آبادی کی فلاح و بہبود بشمول آبادی کنٹرول	آبادی کی فلاح و بہبود بشمول آبادی کنٹرول
7	فضلہ اُٹھانا اور اسے تلف کرنا	فضلہ اُٹھانا اور اسے تلف کرنا
8	نکاسئ آب کا انتظام بشمول پانی کی ٹریٹمنٹ	نکاسئ آب کا انتظام بشمول پانی کی ٹریٹمنٹ
9	بلڈنگ کنٹرول و زمین کا استعمال	بلڈنگ کنٹرول و زمین کا استعمال
10	پیدائش، اموات، شادیوں اور طلاق کا اندراج	پیدائش، اموات، شادیوں اور طلاق کا اندراج
11	میوزیم اور آرٹ گیلریاں (ٹاؤن کمیٹی کے فرائض میں شامل نہیں)	میوزیم اور آرٹ گیلریاں کا قیام
12	کھلی منڈیوں کا قیام (ٹاؤن کمیٹی کے فرائض میں شامل نہیں)	کھلی منڈیوں کا قیام
13	مویشی اور زرعی منڈیاں	مویشی اور زرعی منڈیاں
14	عوامی پارکنگ کی سہولیات (ٹاؤن کمیٹی کے فرائض میں شامل نہیں)	زرعی توسیع
15	شہری سڑکیں اور ٹریفک کا انتظام	شہری سڑکیں اور ٹریفک کا انتظام
16	عوامی سواری (پبلک ٹرانسپورٹ) کا بندوبست کرنا	x
17	صنعتی و تجارتی مقاصد کیلئے پانی کا تجزیہ	صنعتی و تجارتی مقاصد کیلئے پانی کا تجزیہ
18	ہنگامی منصوبہ بندی اور ریلیف	ہنگامی منصوبہ بندی اور ریلیف
19	جرائم کی روک تھام اور عوامی نظم وضبط میں صوبائی ایجنسیوں کی مدد	جرائم کی روک تھام اور عوامی نظم وضبط میں صوبائی ایجنسیوں کی مدد
20	اس شیڈول کے حصہ اول اور دوئم کے تحت تفویض کردہ فرائض کا باقاعدہ نفاذ	اس شیڈول کے حصہ اول اور دوئم کے تحت تفویض کردہ فرائض کا باقاعدہ نفاذ

حصہ دوئم:

حصہ دوئم میں میٹروپولیٹن کارپوریشن، میونسپل کارپوریشن، میونسپل کمیٹی، ٹاؤن کمیٹی اور تحصیل کونسل کے فرائض یکساں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	فرائض	نمبر شمار	فرائض
1	پری سکول کا قیام وانتظام	2	لائبریریاں
3	پینے کے صاف پانی کی فراہمی	4	تدفین وغیرہ
5	عوامی سہولیات	6	بچوں کی خدمات
7	کمیونٹی کی حفاظت	8	آرٹس وتفریح
9	عوامی میلے اور تقریبات	10	کھیل
11	ماحولیاتی صحت، آگاہی وخدمات	12	پارکوں کی تزئین اور زمین کی ترقی
13	جانوروں کو ذبح کرنے کی جگہ (سلاٹر ہاؤس)	14	اسٹریٹ لائٹس
15	سائن بورڈز اور گلیوں میں اشتہارات		

مقامی حکومتوں کے اختیارات:

نئے نظام میں کونسلوں (ہر سطح کی) کی جگہ انکے سربراہان کے اختیارات زیادہ ہیں۔ مقامی حکومتوں کے سربراہان کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ اپنی کابینہ بنائے جس میں ٹیکنوکریٹ (غیر منتخب) کے علاوہ اعلیٰ تعلیم یافتہ کونسلرز بھی شامل ہونگے۔ حکومت کے پاس اس قانون کے تحت کل 145 اختیارات ہیں، مگر ایک پہلو نمایاں ہے کہ اس قانون میں شیڈول 16 کے تحت مختلف حکومتی عہدیداران میں ان اختیارات کو تقسیم کر دیا گیا ہے، اس کے مطابق:

1۔ چیف ایڈمنسٹریٹر: 36 اختیارات

2۔ منسٹر انچارج: 26 اختیارات

3۔ سیکرٹری لوکل گورنمنٹ: براہِ راست 49 اور شراکت میں مزید 22 اختیارات

4۔ کابینہ: اجتماعی طور پر 8 اختیارات

5۔ دیگر اتھارٹی افسران: 4 اختیارات

مقامی حکومتوں کی نگرانی:

اس نئے قانون میں صوبائی حکومت کی نگرانی کا اختیار بہت زیادہ ہے۔ حکومت کسی کونسل، مقامی حکومت کی منظور کردہ قرارداد، فیصلے کو اس بناء پر معطل کر سکتی ہے کہ وہ عوام کے مفاد کے خلاف ہے۔ قانون سے مطابقت نہیں رکھتی، امن وامان کی صورتحال کو خراب کر سکتی ہے یا متعصب ہے وغیرہ وغیرہ اور ایسی قرارداد یا فیصلے کو واپس بھیج سکتی ہے اور اگر متعلقہ کونسل، مقامی حکومت اصلاح کر کے نئی قرارداد منظور کرے تو صوبائی حکومت بحالی کا حکم دے سکتی ہے۔
صوبائی حکومت مقامی حکومتوں کی نگرانی، معائنہ (انسپیکشن) رپورٹ، فیڈ بیک کی غرض سے اس قانون کے نفاد کے 6 ماہ کے اندر اندر ایک جنرل انسپکٹر اور دیگر افسران پر مشتمل (انسپکٹوریٹ) ایک ایسا ادارہ قائم کرے گی جو اس بات کو یقینی بنائے گا کہ کسی بھی ادارے کی طرف سے کی جانے والی سرگرمی یا کام کی تکمیل میں تمام سرکاری قواعد وضوابط کی پابندی ہو۔ جسے صوبائی حکومت طے کرے گی۔ یہ انسپکٹر جنرل ذاتی طور پر یا اپنے مقرر کردہ افسر کی وساطت سے کم

ازکم ایک مالی سال کے دوران ایک بار لوکل گورنمنٹ کی کارکردگی، خدمات کے معیار کا جائزہ لے گا اور حکومت ایسی تمام رپورٹوں کا اجتماعی جائزہ لیکر ایک رپورٹ اسمبلی میں پیش کرے گی۔صوبائی حکومت کو یہ اختیار بھی حاصل ہوگا کہ وہ سالانہ معائنہ کے علاوہ کسی بھی وقت اور کسی دوسرے ذریعے سے بھی لوکل گورنمنٹ کا معائنہ کرسکتی ہے۔ایسی تمام رپورٹیں انسپکٹر جنرل اور مقامی حکومت کے چیف آفیسر کو پیش کی جائینگی۔معائنہ کے لیے مقرر کردہ افسران مقامی حکومت کے سربراہان، افسران اور عملہ کو طلب کرسکتے ہیں۔تمام دستاویزات کا معائنہ کرسکتے ہیں۔معائنہ کی رپورٹ اور حقائق کے بارے چیف آفیسر فی الفور متعلقہ مقامی حکومت اور اس کے سربراہ کو آگاہ کرے گا، جو اصلاح کیلئے اقدامات اُٹھائیں گے۔کسی کونسل کی معطلی یا منسوخی کے بارے میں اسباب کو 13 ویں شیڈول میں درج کیا گیا ہے۔اسی طرح کسی سربراہ کو برخاست یا معطل کرنے کے اسباب 15 ہیں جن کا ذکر شیڈول 12 میں کیا گیا ہے۔

اسی طرح مقامی حکومت کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ سالانہ بجٹ تخمینہ جات کی تیاری کے بارے میں عوام سے مشاورت اور جنرل اجلاس منعقد کرے۔اسی طرح نئے ٹیکس بارے عوامی آراء جمع کرے۔اسی طرح بعض منصوبوں کے بارے عوامی سطح پر شنوائی کے بعد عملدرآمد کرے۔

پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019ء سے منسلک 16 شیڈول:

شیڈول 1	الف۔ شہری مقامی حکومتس میں سربراہاں کی کابینہ کے اراکین ب۔ تحصیل کونسلوں میں سربراہان کی کابینہ کے اراکین
شیڈول 2	الف۔ شہری مقامی حکومتوں میں مختلف نشستیں ب۔ دیہی مقامی حکومتوں میں مختلف نشستیں
شیڈول 3	میٹروپولیٹن، میونسپل کارپوریشن، میونسپل کمیٹیوں کے کام
شیڈول 4	ٹاؤن کمیٹیوں کے کام/فرائض
شیڈول 5	تحصیل کمیٹیوں کے کام/فرائض
شیڈول 6	ختم نبوت کا اقرارنامہ، حلف
شیڈول 7	الف۔ سربراہان کا حلف نامہ ب۔ کنوینز کا حلف ج۔ اراکین کا حلف
شیڈول 8	مقامی حکومت میں قریبی قرابداری نہ ہونے کا حلف
شیڈول 9	اثاثہ جات کا اعلان
شیڈول 10	مختلف مقامی حکومتوں کے ٹیکس، ٹول فیس
شیڈول 11	پنجاب فنانس کمیشن کے اراکین کا حلف وغیرہ
شیڈول 12	کسی مقامی حکومتی سربراہ، کنوینز کی معطلی اور برخاستگی کے اسباب
شیڈول 13	کسی کونسل کی معطلی یا برخاستگی کے اسباب
شیڈول 14	پنجاب لوکل گورنمنٹ کمیشن کے ممبران کا حلف
شیڈول 15	میونسپل جرائم
شیڈول 16	حکومتی عہدیداران افسران کے اختیارات

مقامی حکومتوں کے انتخابات 2019ء:

ووٹر رجسٹریشن اور انتخابی فہرستوں کی تیاری الیکشن کمیشن آف پاکستان کی ذمہ داری ہے تاہم حلقہ بندیاں ابتدائی طور پر صوبائی حکومت تجویز کرتی ہے مگر حتمی تعین الیکشن کمیشن کرتا ہے۔لوکل ایریاز کی تعداد کا تعین صوبائی قانون کے تحت ہوتا ہے۔انتخابات کا انعقاد الیکشن کمیشن آف پاکستان کی ذمہ داری ہے مگر انتخابات کی تاریخ کا اعلان صوبائی حکومت کرتی ہے۔انتخابات میں اُمیدواران اور ووٹرز کی شرائط اہلیت الیکشن ایکٹ 2017ء کے مطابق ہیں تاہم کوئی اُمیدوار دو عہدوں پر منتخب نہیں ہوسکتا۔اس کا نام انتخابی علاقے میں رجسٹر ہونا ضروری ہے۔تمام انتخابات براہِ راست،خفیہ اور بالغ رائے دہندگی کے اصولوں پر ہونگے۔حلقۂ انتخاب قانون میں طے ہے جو سربراہان کیلئے پورا انتخابی علاقہ ہے۔اسی طرح انتخابات کا انعقاد پارٹی بنیادوں پر ہوگا۔مگر آزاد اُمیدواران بھی حصہ لے سکتے ہیں تاہم انہیں اپنا ایک آزاد گروپ/پینل تشکیل دینا ہوگا۔انتخابات سے قبل کلوز لسٹوں کو جمع کروانا ہوگا جہاں ترجیحی بنیادوں پر ناموں کا اندراج ہوگا۔

- ☆ اُمیدواران کیلئے کم ازکم عمر 18 سال ہوگی۔دیگر شرائط اہلیت بمطابق الیکشن ایکٹ 2017ء ہیں۔
- ☆ تمام انتخابات پارٹی کی بنیادوں پر ہونگے جبکہ آزاد اُمیدوار اپنا گروپ (پینل) بنائیں گے۔
- ☆ پارٹی/پینل اپنے اُمیدواروں کی ترجیحی فہرست الیکشن کمیشن کو جمع کرائے گی۔
- ☆ ہر مسلم ووٹر 4 ووٹ ڈالے گا (1۔میئر/چیئرپرسن، 2۔جنرل نشست، 3۔خاتون نشست، 4۔مزدور/کسان نشست) جبکہ غیر مسلم ووٹرز پانچواں ووٹ اقلیت کو بھی ڈالیں گے۔
- ☆ سربراہان کا انتخاب براہِ راست ہوگا اور پوری کونسل کا علاقہ حلقہ انتخاب ہوگا۔
- ☆ خواتین، مزدور/کسان اور غیر مسلم اپنی مخصوص نشستوں کے علاوہ جنرل نشستوں پر بھی اُمیدوار ہوسکتے ہیں۔

ہیڈ کی کابینہ:

پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019ء میں یہ ایک نیا تصور متعارف کروایا گیا ہے کہ ادارے کا منتخب سربراہ (میئر/چیئرپرسن) کی مدد اور رہنمائی کیلئے ایک کابینہ تشکیل دے گا۔یہ کابینہ منتخب اور غیر منتخب افراد (ممبران) پر مشتمل ہوگی۔منتخب افراد میں متعلقہ ادارے مثلاً میٹروپولیٹن کارپوریشن، میونسپل کمیٹی، ٹاؤن کمیٹی اور تحصیل کونسل کے ممبران شامل ہونگے۔جبکہ غیر منتخب افراد (ممبران) میں مختلف شعبوں کے ماہرین (پروفیشنل/ٹیکنیکل ایڈوائزرز) ہوسکتے ہیں۔پروفیشنل/ٹیکنیکل ایڈوائزرز سے مُراد کم ازکم 16 سال کی تعلیم پوسٹ گریجویشن اور 10 سالہ تجربے کا حامل کوئی فرد۔اس تصور سے متعلق تفصیلات پہلے شیڈول کے سیکشن 19 میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

ذیل ٹیبل میں کابینہ میں نمائندگی/تشکیل کی تفصیل درج ہے:

مقامی حکومتی ادارے	آبادی (نئی مردم شماری کے مطابق)	منتخب ممبران	غیر منتخب ممبران	کل ممبران
میٹروپولیٹن کارپوریشن (لاہور)	ایک کروڑ سے زائد	5	5	10
میٹروپولیٹن کارپوریشن جن کی آبادی	50 لاکھ سے 1 کروڑ تک	5	5	10
	11 لاکھ سے 50 لاکھ تک	4	4	8
میٹروپولیٹن کارپوریشن/میونسپل کارپوریشن	8 لاکھ سے 11 لاکھ تک	3	4	7

	5لاکھ سے 8لاکھ تک	3	3	6
	اڑھائی لاکھ سے 5لاکھ تک	2	3	5
میونسپل کمیٹی جن کی آبادی	سوالاکھ سے اڑھائی لاکھ تک	2	2	4
	75ہزار سے سوالاکھ تک	1	2	3
ٹاؤن کمیٹی جن کی آبادی	25ہزار سے 75ہزار تک	1	1	2

مقامی حکومتی ادارے (شہری):

I۔میٹروپولیٹن کارپوریشن: پنجاب کے بڑے شہروں میں کل 9 میٹروپولیٹن کارپوریشن ہوں گی۔آبادی کے مناسبت سے تین گروپ ہیں جن کی تفصیل آگے اداروں میں شرح نمائندگی (نشستوں کی تعداد) کے ٹیبل میں درج ہے۔ان میٹروپولیٹن کارپوریشن میں ضلع بہاولپور، ڈیرہ غازی خان، راولپنڈی، ساہیوال، سرگودھا، فیصل آباد، گوجرانوالہ، لاہور اور ملتان شامل ہیں۔

☆ ہر سطح کی میٹروپولیٹن کارپوریشن میں جنرل ممبران، خواتین ممبران، مزدور (محنت کش جو لیبر قوانین میں درج تعریف پر پورا اُترتے ہوں) ممبران اور غیر مسلم ممبران کی مخصوص نشستیں ہونگی۔

☆ ہر درجہ کی میٹروپولیٹن کارپوریشن میں ممبران کی تعداد مختلف ہوگی۔زیادہ سے زیادہ 70 کونسلر اور کم از کم 56 ممبران ہونگے۔

☆ میٹروپولیٹن کارپوریشن کے میئر کا انتخاب براہِ راست ہوگا۔

II-میونسپل کارپوریشن: پنجاب کے ایسے شہر جہاں 10 لاکھ سے کم اور اڑھائی لاکھ سے زیادہ آبادی ہوگی وہاں میونسپل کارپوریشن تشکیل پائے گی۔جس کی تفصیل آگے اداروں میں شرح نمائندگی (نشستوں کی تعداد) کے ٹیبل میں درج ہے۔پنجاب بھر میں کل 16 میونسپل کارپوریشنیں ہونگی۔شیخوپورہ وہ واحد ضلع ہے جہاں 3 میونسپل کارپوریشنیں قائم ہونگی۔ان میونسپل کارپوریشنوں میں اوکاڑہ، جہلم، جھنگ، چنیوٹ، حافظ آباد، رحیم یار خان، صادق آباد، سیالکوٹ، شیخوپورہ، مریدکے، فیروزوالہ، قصور، گجرات، کامونکی، مظفرگڑھ اور بوریوالہ شامل ہیں۔

☆ ہر میونسپل کارپوریشن میں جنرل ممبران، خواتین ممبران، مزدور ممبران، اور غیر مسلم ممبران کی مخصوص نشستیں ہونگی۔

☆ ہر سطح کی میونسپل کارپوریشن میں ممبران کی تعداد مختلف ہوگی۔تاہم زیادہ سے زیادہ ممبران کی تعداد 49 (کونسلر) اور کم سے کم 35 ممبران ہونگے۔

☆ میونسپل کارپوریشن کے میئر کا انتخاب براہِ راست ہوگا۔

III۔میونسپل کمیٹیاں: ایسے شہر جہاں 75 ہزار تا ڈھائی لاکھ آبادی ہوگی وہاں میونسپل کمیٹیاں قائم ہونگی۔جس کی تفصیل آگے اداروں میں شرح نمائندگی (نشستوں کی تعداد) کے ٹیبل میں درج ہے۔اور کس ضلع میں کتنی میونسپل کمیٹیاں ہیں ان کی تفصیلات آگے ''پنجاب میں مقامی حکومتی ادارے'' کے جدول میں درج ہیں۔پنجاب بھر میں کل 134 میونسپل کمیٹیاں ہیں:

☆ ہر سطح کی میونسپل کمیٹی میں جنرل ممبران، خواتین ممبران، مزدور ممبران، اور غیر مسلم ممبران کی مخصوص نشستیں ہونگی۔

☆ ہر سطح کی میونسپل کمیٹی میں ممبران کی تعداد مختلف ہوگی۔تاہم زیادہ سے زیادہ ممبران کی تعداد 28 (کونسلر) اور کم سے کم 21 ممبران ہونگے۔

☆ میونسپل کمیٹی کے چیئرپرسن کا انتخاب براہِ راست ہوگا۔

IV۔ٹاؤن کمیٹیاں: ایسے شہری علاقے جہاں 25 ہزار تا 75 ہزار آبادی ہوگی۔ کس ٹاؤن میں کتنی ٹاؤن کمیٹیاں ہیں ان کی تفصیلات آگے ''پنجاب میں مقامی حکومتی ادارے'' کے جدول میں درج ہیں۔ پنجاب بھر میں کل 160 ٹاؤن کمیٹیاں ہیں:

☆ ہر سطح کی ٹاؤن کمیٹی میں جنرل ممبران، خواتین ممبران، مزدور ممبران، اور غیر مسلم ممبران کی مخصوص نشستیں ہونگی۔ نیز ہر ٹاؤن کمیٹی میں کل 14 نشستیں ہیں۔

☆ ٹاؤن کمیٹی کے چیئر پرسن کا انتخاب براہِ راست ہوگا۔

V۔تحصیل کونسلیں: ایسے دیہی علاقے جو ریونیو کے قوانین کے تحت تحصیل کا درجہ رکھتے ہوں وہاں 6 قسموں کی 136 تحصیل کونسلیں ہوں گی۔ 11 لاکھ سے زائد آبادی والی تحصیلوں سے لے کر 1 لاکھ 25 ہزار آبادی والی تحصیل کونسلیں ہوں گی۔ ان کی درجہ بندی قانون میں دوسرے شیڈول کے پارٹ بی میں دی گئی ہے۔ جس کی تفصیل آگے اداروں میں شرح نمائندگی (نشستوں کی تعداد) کے ٹیبل میں درج ہے۔

☆ ہر سطح کی تحصیل کونسل میں جنرل کونسلرز، خواتین کونسلرز، کسان کونسلرز اور غیر مسلم کونسلرز کی مخصوص نشستیں ہوں گی۔

☆ ہر درجہ کی تحصیل کونسل میں کونسلرز کی تعداد مختلف ہوگی۔ زیادہ سے زیادہ 56 کونسلرز اور کم از کم 21 کونسلرز ہوں گے۔

☆ چیئر پرسن براہ راست منتخب شدہ ہوں گے۔

مقامی حکومتی اداروں (دیہی وشہری) میں نشستوں کی تعداد:

مقامی حکومتی اداروں (دیہی وشہری) میں حتمی نمائندگی (نشستوں کی تعداد) کا تعین تا حال نہیں ہوا تاہم پنجاب حکومت درج ذیل ٹیبل کی روشنی میں اداروں کے اعتبار سے نشستوں کی تعداد کے تعین کا ایک الگ حکم نامہ جاری کرے گی:

مقامی حکومتی ادارہ (شہری علاقوں میں)	آبادی (نئی مردم شماری کے مطابق)	کل ممبران	جنرل ممبر	خاتون ممبر	مزدور ممبر	اقلیتی ممبر
میٹروپولیٹن کارپوریشن (لاہور)	ایک کروڑ سے زائد	70	50	10	8	2
میٹروپولیٹن کارپوریشن جن کی آبادی	50 لاکھ سے 1 کروڑ تک	63	45	9	7	2
	11 لاکھ سے 50 لاکھ تک	56	40	8	6	2
میٹروپولیٹن کارپوریشن/میونسپل کارپوریشن	8 لاکھ سے 11 لاکھ تک	49	36	6	5	2
جن کی آبادی	5 لاکھ سے 8 لاکھ تک	42	30	5	4	2
	اڑھائی لاکھ سے 5 لاکھ تک	35	25	4	4	1
میونسپل کمیٹی جن کی آبادی	سوا لاکھ سے اڑھائی لاکھ تک	28	20	3	3	1
	75 ہزار سے سوا لاکھ تک	21	15	2	2	1
ٹاؤن کمیٹی جن کی آبادی	25 ہزار سے 75 ہزار تک	14	10	1	1	1

لوکل ایریاز کا تعین:

ماضی کے تمام قوانین میں لوکل ایریا کی نشاندہی اور اعلان کرنا صوبائی حکومت کے اختیار میں ہے۔ اسی طرح صوبائی حکومت کو یہ اختیار حاصل رہا ہے کہ وہ مقامی حکومتوں کو اکٹھا کردے یا ایک کو تقسیم کردے۔ اسی طرح مقامی ایریا کو نام دینا یا نام بدلنا بھی حکومت کا اختیار چلا آرہا ہے۔ مگر اس قانون کے سیکشن

11-12 کی رو سے صوبائی حکومت اور لوکل گورنمنٹ ہر دس سال بعد لوکل ایریا پر نظر ثانی کیا کرے گی۔ نظر ثانی کی تجویز، درخواست، قرارداد کی شکل میں کوئی مقامی حکومت بھی کر سکتی ہے اور ان کے علاوہ دیگر سرکاری محکمے، ایجنسیاں بھی یہ درخواست کر سکتی ہیں۔ تاہم متاثرہ لوکل کونسل سے بھی مشورہ کیا جائیگا۔ اسی طرح نظر ثانی ریونیو کیلئے حکومت لوکل گورنمنٹ کمیشن کو گائیڈ لائن یا ہدایات جاری کر سکتی ہے۔ پنجاب حکومت اس قانون کے نفاذ کے 6 ماہ کے اندر اندر تمام علاقے کو شہری (اربن) اور دیہی (رورل) ایریا میں نشاندہی کرے گی۔ کنٹونمنٹ اور شہری (اربن) ایریا کو چھوڑ کر دیگر ایریاز، ''تحصیل ایریاز'' قرار پائیں گے۔ یہ سب لوکل ایریاز اپنی مقامی حکومت کا علاقہ تصور ہونگے۔ جو ایریاز شہری خصوصیت کے حامل ہونگے وہ میٹروپولیٹن و میونسپلٹی (میونسپل کمیٹی یا میونسپل کارپوریشن) یا ٹاؤن کمیٹی ہونگے۔ کسی کونسل کے دو تہائی اراکین اپنی قرارداد کے ذریعے حکومت کو لوکل ایریا کا نام تبدیل کرنے کی بابت تجویز دے سکتے ہیں۔ ہر سال بعد لوکل گورنمنٹ کمیشن حکومت کو لوکل ایریاز کو ریویو کرنے کے بارے تجاویز دے سکتا ہے۔ اس جائزہ کا طریقہ کار بھی قانون میں واضح کیا گیا ہے۔ حکومت کو لوکل ایریا میں ادغام اور تقسیم کا حق حاصل ہوگا۔ اسے نام بھی حکومت دے گی اور شہری اور دیہی علاقہ بھی حکومت ہی طے کرے گی۔

صوبہ پنجاب میں ضلعی اعتبار سے مقامی حکومتی ادارے:

نمبر شمار	ضلع	میٹروپولیٹن کارپوریشن	میونسپل کارپوریشن	میونسپل کمیٹی	ٹاؤن کمیٹی	تحصیل کمیٹی	کل مقامی حکومتیں
1	اٹک	X	X	6	1	6	13
2	اوکاڑہ	X	1	4	3	3	11
3	بہاولپور	1	X	5	5	5	16
4	بہاولنگر	X	X	5	7	5	17
5	بھکر	X	X	4	4	4	12
6	پاکپتن	X	X	2	2	2	6
7	ٹوبہ ٹیک سنگھ	X	X	4	X	4	8
8	جہلم	X	1	3	2	4	10
9	جھنگ	X	1	3	3	4	11
10	چکوال	X	X	5	2	5	12
11	چنیوٹ	X	1	3	X	3	7
12	حافظ آباد	X	1	1	4	2	8
13	خانیوال	X	X	4	4	4	12
14	خوشاب	X	X	5	3	4	12
15	ڈیرہ غازی خان	1	X	2	4	4	11
16	راجن پور	X	X	4	7	7	15
17	راولپنڈی	1	X	6	1	7	15

18	رحیم یار خان	X	2	2	6	4	14
19	ساہیوال	1	X	1	2	2	6
20	سرگودھا	1	X	6	9	7	23
21	سیالکوٹ	X	1	3	11	4	19
22	شیخوپورہ	X	3	3	9	5	20
23	فیصل آباد	1	X	7	5	5	18
24	قصور	X	1	6	7	4	18
25	گجرات	X	1	7	1	3	12
26	گوجرانوالہ	1	1	4	6	4	16
27	لاہور	1	X	X	X	X	1
28	لیہ	X	X	4	2	3	9
29	لودھراں	X	X	3	3	3	9
30	منڈی بہاؤالدین	X	X	3	X	3	6
31	ملتان	1	X	2	6	3	12
32	مظفرگڑھ	X	1	6	13	4	24
33	میانوالی	X	X	3	13	3	19
34	نارووال	X	X	3	2	3	8
35	ننکانہ صاحب	X	X	3	5	3	11
36	وہاڑی	X	1	2	8	3	14
	کل	**9**	**16**	**134**	**160**	**136**	**455**

قانون دوم: پنجاب ویلیج پنچائت اینڈ نیبر ہڈ کونسل ایکٹ 2019

یہ ایک نیا قانون ہے جسکا قانونی، انتظامی تعلق مقامی حکومتوں کے قانون (پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019ء) کے ساتھ نہ ہے۔ ہر نیبر ہڈ اور پنچائت کی ایک کونسل ہوگی۔ اس قانون کے تحت انتخابات غیر جماعتی بنیادوں پر ہونگے۔ اس قانون میں شہری علاقوں میں یونین کونسل کا نام تبدیل کر کے نیبر ہڈ

کونسل اور دیہی علاقوں میں پنچایت رکھا گیا ہے۔ ہر نیبر ہڈ اور پنچائت کونسل کا نام حکومت مقرر کرے گی۔ جس میں منتخب ممبران ہونگے اور ایک ہیڈ ہوگا۔ ان کونسلوں کی تعداد آبادی کی بناء پر ہے۔ جن کی تعداد کا حتمی اعلان حکومت کرے گی۔ ان کا عرصہ دورانیہ بھی 4 سال ہوگا۔ اس قانون کے نفاذ کے فوری بعد مگر 6 ماہ کے اندر اندر ہر پنچائت اور نیبر ہڈ کونسل کے علاقہ کی نشاندہی کرنے کی ذمہ داری ہے، مگر اس میں وہ علاقے شامل نہیں ہیں جو کنٹونمنٹ بورڈ میں شامل شدہ ہیں۔ یہ تصور غلط ہے کہ پنچائت اور نیبر ہڈ کونسل پرانی یونین کونسلوں کا نیا نام ہے بلکہ یہ ساری کونسلیں مقامی حکومتی نظام کا قانونی وانتظامی حصہ نہیں ہے۔ خیبر پختونخواہ کے برعکس ویلج پنچائت کے سربراہ تحصیل کونسل کے جنرل ممبر ہیں جبکہ پنجاب میں ان کا تعلق تحصیل کونسلوں یا میونسپل کمیٹیوں سے نہیں ہے البتہ ان کونسلوں کے فرائض مقامی حکومتوں سے ملتے جلتے ہیں۔

ویلج پنچائت (دیہی علاقوں پر مشتمل آبادیاں):

دیہی علاقہ میں ہر گاؤں موضع پر مشتمل ویلج پنچائت ہوگی اور ضلع میں ان کی تعداد مختلف ہوگی۔ اسی طرح ان کی رکنیت/ممبر شپ بھی آبادی کے تناسب سے مختلف ہوگی۔ اسی طرح ہر اسٹیٹ جو پنچائت لینڈز ریونیو ایکٹ کی رو سے اسٹیٹ قرار دی گئی ہو اور میٹروپولیٹن، میونسپل کارپوریشن، میونسپل کمیٹی یا ٹاؤن کمیٹی کے علاقہ میں نہ آتی ہوں وہاں ویلج کونسلیں قائم ہونگی۔ مگر جہاں آخری مردم شماری کے مطابق اسٹیٹ میں آبادی 200 سے کم ہوگی وہاں اسے نزدیکی دوسری اسٹیٹ میں مدغم کر دیا جائے گا اسی طرح مزید اسٹیٹس کو بھی باہم مدغم کیا جا سکے گا۔

☆ ہر ویلج پنچائت میں جنرل ممبر، خواتین ممبران اور غیر مسلم ممبران کی مخصوص نشستیں ہونگی۔

☆ ویلج پنچائت میں کسان اور نوجوانوں کیلئے مخصوص نشستیں نہیں ہونگی تاہم وہ ہر سیٹ کیلئے انتخابات میں حصہ لے سکتے ہیں۔

☆ ہر ویلج پنچائت میں زیادہ سے زیادہ 8 ممبران اور کم از کم 4 ممبران ہونگے۔ ان ممبران/کونسلروں کی تعداد بلحاظِ آبادی درج ذیل ٹیبل کے مطابق مختلف ہوگی:

آبادی (آخری مردم شماری کے مطابق)	کل ممبران	جنرل ممبران	خواتین ممبران	اقلیتی ممبران
15 ہزار سے زائد	8	5	2	1
8 ہزار سے 15 ہزار تک	6	4	1	1
2 ہزار سے 8 ہزار تک	5	3	1	1
2 ہزار سے کم	4	2	1	1

نیبر ہڈ کونسل (شہری علاقوں پر مشتمل آبادیاں):

ایک ضلع یا ارد گرد کے اضلاع کے مشترکہ علاقے جہاں شہری خصوصیات ہونگی، حکومت وہاں نیبر ہڈ کونسل ایریا قرار دے سکے گی۔ قانون کے پہلے شیڈول میں صرف تین میٹروپولیٹن کا ذکر ہے۔ جبکہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019ء میں 9 شہروں میں میٹروپولیٹن بنانے کی بات کی گئی ہے۔ لاہور جہاں زیادہ سے زیادہ 280 نیبر ہڈ کونسلیں ہونگی۔ اسی طرح فیصل آباد میں 165 اور گوجرانوالہ میں 105 نیبر ہڈ کونسلیں ہونگی۔ مگر باقی شہروں کیلئے آبادی کی بنا پر فارمولا بنایا گیا ہے جو ملتان کیلئے 95 اور 15 ہزار سے لیکر 22 لاکھ تک کی آبادی میں 45 نیبر ہڈ کونسلیں ہونگی۔ اسی طرح 2 تا ساڑھے سات ہزار آبادی والے شہر کیلئے 5 نیبر ہڈ کونسلیں ہونگی۔

☆ ہر نیبر ہڈ کونسل میں جنرل ممبران، خواتین ممبران، غیر مسلم ممبران کی مخصوص نشستیں ہونگی۔

☆ ہر نیبر ہڈ کونسل میں کونسلروں کی تعداد مختلف ہوگی۔ زیادہ سے زیادہ 8 ممبران اور کم سے کم 4 ممبران ہونگے۔

☆ نیبر ہڈ کونسل میں محنت کشوں اور نوجوانوں کیلئے مخصوص نشستیں نہیں ہونگی۔

☆ شہری علاقوں کو حکومت نیبر ہڈ کونسلوں/حلقوں میں درج ذیل فارمولے کے تحت تقسیم کرے گی:

ادارہ	آبادی (آخری مردم شماری کے مطابق)	نیبر ہڈ کونسلوں کی تعداد
لاہور میٹروپولیٹن کارپوریشن	1 کروڑ سے زائد	280
فیصل آباد میٹروپولیٹن کارپوریشن	30لاکھ	170
گوجرانوالہ میٹروپولیٹن کارپوریشن	20لاکھ	100
راولپنڈی میٹروپولیٹین کارپوریشن	20لاکھ	100
ملتان میٹروپولیٹین کارپوریشن	18لاکھ	90
میٹروپولیٹین کارپوریشن جن کی آبادی	8 سے 9لاکھ	45
میٹروپولیٹین کارپوریشن/ میونسپل کمیٹی جن کی آبادی	6 سے 7لاکھ	35
میٹروپولیٹین کارپوریشن/ میونسپل کمیٹی جن کی آبادی	5 سے 6لاکھ	30
میٹروپولیٹین کارپوریشن/ میونسپل کمیٹی جن کی آبادی	4 سے 5لاکھ	25
میونسپل کمیٹی جن کی آبادی	3 سے 4لاکھ	20
میونسپل کمیٹی جن کی آبادی	2 سے 3لاکھ	15
میونسپل کمیٹی جن کی آبادی	1 سے 2لاکھ	10
میونسپل کمیٹی جن کی آبادی	50ہزار سے 1لاکھ	8
میونسپل کمیٹی جن کی آبادی	30ہزار سے 50ہزار	6
میونسپل کمیٹی جن کی آبادی	30ہزار سے کم	5

مقامی حکومتوں کے انتخابات (ویلج پنچائت اور نیبر ہڈ کونسل):

انتخابات کیلئے انتخابی حلقے ملٹی ممبر حلقے ہونگے، یعنی اُمیدواران میں سے جتنی نشستیں درکار ہونگی۔ وہ اُمیدواران کے حاصل کردہ ووٹوں کے تناسب سے پوری ہوجائینگی۔ ملٹی ممبر حلقہ کا تصور مناسب ہے مگر یہ حلقے بعض شکلوں میں بہت بڑے بڑے ہونگے۔ انتخابات کی غرض سے صوبائی حکومت پنچائت اور نیبر ہڈ کونسلوں کی تعداد کے تعین کیلئے مقامی علاقوں کو مطلع کریں گی۔ ایک اعلان کے مطابق پنجاب میں ان کی تعداد 22ہزار سے زائد ہوگی۔ تمام انتخابات خفیہ، بالغ رائے دہندگی کے اصولوں پر ہونگے۔ پنچائت اور نیبر ہڈ کونسل کے انتخابات کیلئے وقت اور تاریخ کا اعلان صوبائی حکومت کرے گی۔ اس اعلان کے فوری بعد الیکشن کمیشن آف پاکستان انتخابی شیڈول کا اعلان کرے گا۔

ا۔ انتخابی فہرستوں میں موجود رجسٹرڈ ووٹرز ہی ووٹ ڈالنے کے اہل ہونگے۔

۲۔ براہِ راست انتخابات کے ذریعے سب سے زیادہ ووٹ حاصل کرنے والا اُمیدوار چیئرپرسن اور دوسرے نمبر پر آنے والا کونسل کا کنونیئر ہوگا۔

۳۔ جنرل ممبران ہونگے اور غیر مسلم نمائندگی وہاں ہوگی جہاں ان کی آبادی ہوگی۔ ان کے علاوہ خواتین کی نمائندگی بھی ہوگی۔

۴۔ تمام نشستوں کیلئے انتخابات غیر پارٹی بنیادوں پر ہونگے اور ہر حلقہ ملٹی ممبر حلقہ ہوگا۔

۵۔ مخصوص نشستوں میں مزدوروں (نیبر ہڈ کونسل میں) کسانوں (ویلیج پنچائت میں) اور نوجوانوں کیلئے کوئی مخصوص نشست نہیں ہوگی مگر وہ ہر سیٹ کے لئے انتخابات میں حصہ لے سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ شرائط اہلیت پر پورا اُترتے ہوں۔

٦۔ کوئی چیئر پرسن یا ممبر ایک وقت میں دو عہدے نہیں رکھ سکے گا۔ اگر کسی کے پاس ہونگے تو وہ پہلے مستعفی ہوگا پھر انتخابی اُمیدوار بنے گا۔

اُمیدوار کی اہلیت:	انتخابات میں اُمیدوار کیلئے کم از کم 18 سال ہے دیگر تمام شرائط ویسے ہی ہیں جیسے پہلے تھیں جیسا کہ: ا۔ کوئی سزا یافتہ (3 ماہ قید سے زائد) اور سزا ختم ہوئے 7 سال گزر گئے ہوں ۲۔ ٹیکس نادہندہ نہ ہو ۳۔ ڈیفالٹر نہ ہو ۴۔ کسی لوکل گورنمنٹ یا سروسز سے مفاد وابستہ نہ ہو۔
مسلم ووٹرز:	ہر ووٹر 2 ووٹ ڈالے گا۔ ایک جنرل نشست کیلئے اور دوسرا خواتین کی مخصوص نشستوں کیلئے۔
غیر مسلم ووٹرز:	ہر غیر مسلم 3 ووٹ ڈالے گا۔ ایک جنرل نشست کیلئے اور دوسرا خواتین کی مخصوص نشست کیلئے جبکہ تیسرا ووٹ غیر مسلم کی مخصوص نشست کیلئے۔ یہ تیسرا ووٹ مسلمان نہیں ڈالیں گے۔ اس کا مطلب ہے کہ دو الگ الگ انتخابی فہرستیں ہونگی۔
چیئر پرسن:	کسی ایک کونسل میں سب سے زیادہ ووٹ لینے والا چیئر پرسن بن جائیگا/ گی۔ کوئی وائس چیئر پرسن نہیں ہوگا، بلکہ دوسرا زیادہ ووٹ لینے والا سپیکر کونسل (کنوینر) بن جائیگا/ گی۔
مخصوص نشستیں:	مخصوص نشستیں صرف خواتین اور غیر مسلم نمائندگی کیلئے ہیں۔ مخصوص نشستوں پر بھی اسی طرح حاصل کردہ ووٹوں سے اُمیدوار کا چناؤ ہوگا۔ یعنی زیادہ ووٹ لینے والے اُمیدواران بالترتیب ان نشستوں پر منتخب ہونگے۔
عدمِ اعتماد:	چیئر پرسن اور ممبر کے خلاف عدمِ اعتماد ہو سکے گا۔ اسے حکومت متعلقہ بورڈ کی سفارش پر یا مقرر کردہ سرکاری آفیسر کی سفارش پر برخاست، معطل یا بحال کر سکے گی۔
خالی نشستوں کا پُر ہونا:	۔ چیئر پرسن کی برخاستگی کی شکل میں گزشتہ انتخابات میں دوسرے نمبر پر زیادہ ووٹ لینے والا/ والی باقی ماندہ مدت کیلئے چیئر پرسن بن جائیگا/ گی۔ اور ایک مزید ممبر جس نے آخری منتخب ممبر سے کم اور باقیوں سے زیادہ ووٹ لیے ہونگے (یعنی اگلا اُمیدوار) ممبر بن جائیگا۔ ۔ ممبران کی برخاستگی کی شکل میں بھی یہی طریقہ کار اپنایا جائیگا، ہارنے والا مگر اگلے نمبر پر رہنے والا خالی نشست پر منتخب ہوگا/ گی۔
	۔ مخصوص نشستوں (خواتین، غیر مسلم) کی شکل میں بقیہ مدت کیلئے خالی ہونے والی نشستوں پر ہار جانے والے اُمیدواروں میں زیادہ نمبر (اگلے نمبر پر) آنے والا منتخب ہو جائیگا/ گی۔

پنچائت اور نیبر ہڈ کونسلوں کے فرائض:

جو فرائض ان کونسلوں کے ہیں کم و بیش تحصیل کونسل، میونسپل کمیٹیوں، کارپوریشنوں کے وہی فرائض ہیں۔ بلکہ پاکستانی شہروں میں یہ فرائض خصوصی سرکاری ادارے یا پرائیویٹ کمپنیوں کے ذریعے ادا کیے جا رہے ہیں کیونکہ یہ مہنگے پراجیکٹ ہیں۔ مثال کے طور پر صاف پانی کی فراہمی کیلئے ایک ویلیج کونسل یا نیبر

ہڈ کونسل کے وسائل صرف نگرانی اور دیکھ بھال کی ذمہ داری بھی ادا کر سکتے ہیں۔

☆ دونوں قسم کے پرائمری فرائض قانون کے آرٹیکل 17 تا 24 میں بیان کیے گئے ہیں جن کی مزید تشریح شیڈول 4 (31 فرائض برائے ویلج پنچائت اور شیڈول 5 (15 فرائض برائے نیبر ہڈ کونسل) ذیل میں درج ہے۔

☆ سارے فرائض، دائرہ کار، قانونی فرائض اور موجودہ مالی ذرائع سے مشروط ہیں۔بعض فرائض اور ذمہ داریاں مختلف ایجنسیوں اور اداروں کو دی جاسکتی ہیں (یعنی آوٹ سورس) کی جاسکتی ہیں۔

☆ اگر دونوں قسم کی کونسلون کے فرائض کی گروپنگ کی جائے تو درج ذیل چار گروپ بنتے ہیں:

گروپ اول:	حکومت کی طرف سے یا لوکل گورنمنٹ کی طرف سے یا کسی سرکاری محکمے کی طرف سے طے کردہ تفویض کردہ فرائض انجام دہی۔
گروپ دوئم:	سماجی ذمہ داریاں، امن وامان کا استحکام، سماجی یکجہتی کا فروغ، رضا کارانہ کام اور جذبوں کا فروغ، تعلیمی خواندگی بڑھانے کی کوششیں، ماحول کی بہتری کیلئے شعوری بیداری
گروپ سوئم:	سرکاری مقامی حکومتی اداروں کے کام کی دیکھ بھال، سفارشات کی تیاری، ضروریات کی نشاندہی، رہائشیوں کی عمومی فلاح و بہبود، آبادی کی فلاح و بہبود، فنڈ زجمع کرنا، قدرتی آفات میں مقامی آبادی (کمیونٹی) کو متحرک کرنا، جانوروں کی دیکھ بھال، کمیونٹی ویلفیئر سکیمیں بنانا اور ریفر کرنا۔
گروپ چہارم:	اپنے مالیاتی ذرائع کی حدود میں رہ کر ترقیاتی منصوبہ سازی اور عملدرآمد، اپنے علاقے کی صفائی، ویسٹ مینجمنٹ، سینٹری ورک، صاف پانی کی سپلائی، سٹریٹ لائٹ کی فراہمی، قبرستان پلے گراؤنڈ، پارک، گارڈن لائبریریاں وغیرہ بنانا اور دیکھ بھال وغیرہ، شجرکاری، مویشیوں کی خرید وفروخت کا حساب کتاب رکھنا، اصلاح آبپاشی، مشترکہ پراپرٹی کی دیکھ بھال، گلیوں، سڑکوں، پلوں کی تعمیر وغیرہ شامل ہیں۔

پنجاب ویلیج پنچائت اینڈ نیبر ہڈ کونسل کے فرائض:

نیبر ہڈ کونسل	ویلیج پنچائت

نیبر ہڈ کونسل کے مجموعی فرائض 15 ہیں۔ ان کے علاوہ حکومت یا مقامی حکومت مزید فرائض، ذمہ داری لاگو کر سکتی ہے۔ ان فرائض میں درج ذیل شامل ہیں۔ ☆ غرباء اور مریضوں کی مدد کرنا ☆ اپنے علاقے میں ناجائز تعمیرات کی روک تھام ☆ آبادی میں اضافے پر قابو پانا (پاپولیشن کنٹرول) ☆ ایمرجنسی کے دوران مدد اور انتظامات ☆ شجرکاری اور خالی جگہوں کو کارآمد بنانا ☆ پبلک ہیلتھ اور یونیورسل ایجوکیشن ☆ لائبریری اور ریڈنگ روم ☆ علاقے میں پبلک لیٹرین اور دوسری سہولیات ☆ مقامی حکومتوں کے کاموں میں مدد فراہم کرنا ☆ اثاثہ جات کی دیکھ بھال ☆ مرمت اور فلٹرز کے مطابق تعمیرات	ویلج پنچائیت کی مجموعی ذمہ داریاں / فرائض 33 ہیں تاہم مقامی حکومت اور صوبائی حکومت مزید تفویض کر سکتی ہے۔ نیبر ہڈ کونسل کے ضمن میں بیان کیے گئے کاموں کے علاوہ درج ذیل اضافی کام ہیں۔ ☆ قبرستانوں اور گزرگاہوں کی دیکھ بھال ☆ سٹریٹ لائٹس ☆ شجرکاری ☆ جانوروں اور انسانوں کے لیے آرام گاہوں کی تعمیر ☆ فنڈز کی مناسبت سے تعمیراتی منصوبے ☆ سیوریج اور فراہمی آب و نکاسی کے منصوبے ☆ تہواری سرگرمیاں ☆ مویشی منڈیاں اور رجسٹریشن ☆ اصلاح اراضی ☆ ڈیری فارمنگ کی نشوونما ☆ رضا کاروں کی رجسٹریشن ☆ زراعت اور ہارٹیکلچر کی نشوونما ☆ ترقی دیہات منصوبہ جات

پنچائیت اور نیبر ہڈ کونسلوں کی بجٹ سازی، ذرائع آمدن و اخراجات:

ہر کونسل (پنچائیت اور نیبر ہڈ کونسلوں) کا اپنا لوکل فنڈ ہوگا جو شیڈولڈ بنک میں رکھا جائیگا۔ ہر سال مارچ کے مہینے کے تیسرے ہفتہ میں ہر کونسل اپنا سالانہ بجٹ تخمینہ تیار کرے گی، جس کا ذمہ دار چیئرپرسن ہوگا۔ چیئرپرسن اس بجٹ تخمینہ کو عوام الناس کی اطلاع کی غرض سے کونسل کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کرے گا۔ نوٹس بورڈ پر آویزاں کرنے کے 15 دن کے بعد وہ اپنی کونسل کے اجلاس میں پیش کرے گا۔ کونسل اپنے کھلے اجلاس میں سادہ اکثریت سے اسے منظور یا ترامیم، اضافے کر سکتی ہے اور اگر چیئرپرسن کے خیال میں یہ ترامیم، اضافے خلاف قواعد و ضابطے ہیں تو وہ ایک نظرثانی شدہ بجٹ دوبارہ پیش کرے گا۔ جسے کونسل کو دو تہائی اکثریت سے منظور کرنا ہوگا۔ اس ضمن میں اگر مطلوبہ عرصہ میں بجٹ کونسل منظور نہ کر سکے تو عارضی طور پر گزشتہ سال کی شرح لاگو ہوگی اور آئندہ مالی سال کیلئے حکومت کا مقررہ آفیسر اسی بجٹ کی منظوری دے گا۔ ہر کونسل کے اکاؤنٹس کا آڈٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ فنڈ ایڈیٹر کرے گا۔

پنچائیت اور نیبر ہڈ کونسلوں کے ذرائع آمدن	پنچائیت اور نیبر ہڈ کونسلوں کے ممکنہ اخراجات
گورنمنٹ کی گرانٹ	کونسل کی سرگرمیوں کا خرچہ، افسران کا اعزازیہ وغیرہ
عطیات، اثاثہ جات، آمدن، کرایہ جات وغیرہ	کونسل کے منصوبوں پر اخراجات
خدمات کی فیس اور معاوضے، ٹول وغیرہ	حکومت کی ہدایات پر ہونے والی سرگرمیوں کے اخراجات
متعلقہ لوکل گورنمنٹ سے گرانٹ، عطیات	زائد فنڈز، بچتوں کو سرمایہ کاری کیلئے سرکاری سکیموں میں لگایا جا سکتا ہے۔

فنانس کمیشن سے کسی علاقے، ضلع یا لوکل گورنمنٹ کو دی جانے والی گرانٹس میں سے حصہ	
ہر کونسل کے مالی ذرائع میں سے بڑا حصہ عطیات، گرانٹ اور گورنمنٹ کی مالی امداد بھی ہوسکتی ہے۔	

کامن اسمبلی (عوامی اسمبلی):

☆ ہر ویلیج پنچائیت اور نیبر ہڈ کونسل کے علاقے میں ایک کامن اسمبلی ہوگی۔ اس علاقے کے تمام رہائشی افراد اس اسمبلی کے ممبر ہوں گے۔
☆ یہ اسمبلی اپنی کونسل کو ہدایات بھی دے سکتی ہے اور چیئرمین کے ذریعے جواب طلبی بھی کر سکتی ہے۔
☆ اسمبلی سال میں دو دفعہ کسی مشترکہ جگہ پر اپنا اجلاس منعقد کرے گی۔ خصوصی اور ہنگامی اجلاس بلوایا جا سکتا ہے۔
☆ اسمبلی میں شو آف ہینڈ کے ذریعے فیصلے کیے جائیں گے۔
☆ اسمبلی کے فیصلے متعلقہ کونسل کے ذریعے لاگو ہوں گے۔
☆ ایجنڈہ اور اجلاسوں کے طریق کار کے لیے قواعد وضع کیے جائیں گے۔

ہر پنچائیت اور نیبر ہڈ کی ایک ایک کامن اسمبلی ہوگی۔ جو اس علاقہ کے تمام رہائشی افراد پر مشتمل ہوگی۔ تاہم قانون میں یہ واضح نہیں ہے کہ رہائشی ووٹروں پر مشتمل ہوگی سب رہائشیوں پر مشتمل ہوگی۔ (رہائشی کی تعریف میں کون لوگ آتے ہیں مستقل سکونت پذیر یا عارضی رہائش والے بھی مثلاً کرایہ دار، مہمان وغیرہ) یہ سوالات غیر واضح ہیں۔ کامن اسمبلی کا تصور نیا ہے۔ ایک لحاظ سے بہت منفرد اور بڑا اقدم ہے کہ پنچائیت اور نیبر ہڈ کونسل کے عہدیداران مقامی لوگوں کے سامنے براہ راست جوابدہ ہونگے۔ مگر اس جوابدہی کی آڑ میں بہت سے مسائل بھی ہو سکتے ہیں۔ کامن اسمبلی قانوناً سال میں دو اجلاس کرنے کی پابند ہوگی اور خصوصی اور ہنگامی اجلاس بھی الگ سے بلوایا جا سکتا ہے۔ ایجنڈا اور اجلاسوں کے طریقہ کار کیلئے قواعد وضع کئے جائیں گے۔ اجلاس کھلے عام ہونگے اور سادہ اکثریت سے فیصلے ہونگے۔ فیصلوں کیلئے شو آف ہینڈ ہوگا جو بذات خود مسائل پیدا کریگا۔ کونسل اسمبلی کے تمام فیصلوں پر عملدرآمد کونسلوں (پنچائیت اور نیبر ہڈ کونسل) کے ذریعے ہوگا۔ یہ اسمبلی اپنی کونسل کو ہدایات بھی دے سکتی ہے اور چیئرمین کے ذریعے جواب طلبی بھی کر سکتی ہے۔

کامن اسمبلی کے فرائض واختیارات:

☆ ہر مالی سال کے لوکل فنڈ میں آمدن، اخراجات اور منصوبوں کے اخراجات بارے چیئرپرسن سے جواب دہی اور وضاحت
☆ آڈٹ رپورٹ پر تجاویز اور سفارشات کے بارے چیئرپرسن کو آگاہ کرنا، ہدایات اور رہنمائی فراہم کرنا
☆ چیئرپرسن کے فرائض کے حوالہ سے اسکی کارکردگی کا جائزہ اور جواب دہی
☆ چیئرپرسن یا کسی رکن کونسل سے اسکے فرائض کے بارے وضاحت طلب کرنا
☆ کسی لوکل آفیسر سے اسکے فرائض اور رہائشیوں کے بارے ذمہ داریوں کی سرانجام دہی سے متعلق سوال وجواب
☆ چیئرپرسن کو حکومت یا لوکل گورنمنٹ سے رابطے، سفارش یا تعاون کیلئے ہدایات دینا
☆ کامن اسمبلی کی اجتماعی ذمہ داری ہوگی کہ وہ اپنے علاقہ میں سماجی ہم آہنگی پروان چڑھائے اور امن کو مستحکم کرنے کیلئے اقدامات کرے

لوکل بورڈز:

پنچائت، نیبر ہڈ کونسلوں، چیئر پرسنز اور ممبران کے طرزِ عمل کی نگرانی، جائزہ اور کنٹرول کی غرض سے لوکل بورڈ قائم کیے جائیں گے جو حکومت اس قانون کے نفاذ کے 6 ماہ کے اندر اندر بنائے گی۔ ان کی تعداد اور دائرہ کار (جغرافیائی) کا تعین حکومت کرے گی۔ ان کے اختیارات اور تشکیل قانون کے مطابق ہو گی، جو کہ درج ذیل ہیں:

☆ لوکل بورڈ ایک چیئر پرسن اور دو پروفیشنل ممبران پر مشتمل ہوگا۔
☆ چیئر پرسن کیلئے لازمی ہے کہ وہ ڈسٹرکٹ جج ہو یا رہا ہو یا بننے کا اہل ہو۔
☆ چیئر پرسن کی تقرری لاہور ہائیکورٹ کے چیف جسٹس کے مشورہ سے ہوگی۔
☆ دیگر دو ممبران پروفیشنل ہوں گے جو تجربہ کار اور تعلیم یافتہ ہوں گے اور حکومت کی طرف سے مقرر کئے جائیں گے۔
☆ لوکل بورڈ کے اجلاس کا کورم چیئر پرسن اور ایک ممبر کی موجودگی سے مشروط ہوگا۔
☆ لوکل بورڈ کے کسی ممبر یا چیئر پرسن کو صوبائی حکومت برخاست یا معطل کر سکتی ہے۔
☆ لوکل بورڈ کی سفارشات کو چیئر پرسن بورڈ کی رائے کے طور پر لیا جائے گا۔ بورڈ میں اکثریتی فیصلے ہونگے، تاہم اختلافی نوٹ بھی آسکتے ہیں۔

لوکل بورڈ کے فرائض و اختیارات:

☆ کسی چیئر پرسن یا ممبر کے خلاف مس کنڈکٹ کے الزامات کی شنوائی ہو سکے گی۔
☆ اگر کوئی لوکل کونسل اختیارات کا غلط استعمال کرے، دیوالیہ ہو جائے اور ایک سال سے زائد عرصہ گزر جائے، اپنی مالیاتی ذمہ داریاں پوری نہ کرے۔ حکومت کو اپنی کارکردگی بارے مطمئن نہ کر سکے تو حکومت اسے معطل کر سکے گی، لوکل بورڈ کا عرصہ حکومت طے کرے گی۔
☆ بورڈ کے اجلاس چیئر پرسن کے مشورے سے کسی موزوں جگہ پر کونسل کے دائرہ کار کے علاقے میں ہونگے۔

پنچائیت اور نیبر ہڈ کونسلوں کی نگرانی، معطلی اور برخواستگی (حکومتی کنٹرول، اختیارات):

پنچائیت اور نیبر ہڈ کونسلوں کے علاقہ جات اور آبادی کے حوالہ سے حکومت بااختیار ہوگی کہ وہ تعداد اور نمائندگی کا تعین کرے۔ اسکے علاوہ حکومت کو درج ذیل اختیارات حاصل ہونگے۔

1۔ کسی افسر کو مقرر کرنا، حکومت کسی افسر کو یا زائد افسران کو کسی ایک یا زائد پنچائیت اور نیبر ہڈ کونسلوں کیلئے خصوصی افسر مقرر کر سکتی ہے۔
2۔ کوئی بھی شخص رہائشی جسے کونسل کے کسی حکم پر اعتراض ہو، وہ حکم کے اجراء کے 30 دن کے اندر مقرر کردہ افسران کو اپیل دائر کر سکتا ہے۔
3۔ مقرر کردہ افسران کے احکامات کے بارے اعتراضات اور اپیل اجراء کے 30 دن کے اندر سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کے پاس دائر کی جا سکتی ہے۔ یہ اپیل کوئی شخص، کوئی کونسل بھی کر سکتی ہے۔ سیکرٹری کا حکم حتمی ہوگا اور کسی عدالت میں چیلنج نہیں ہو سکے گا۔
4۔ حکومت کسی کونسل کی برخاستگی، معطلی یا کسی چیئر پرسن کی برخاستگی، معطلی کی صورت میں کسی افسر کو ایڈمنسٹریٹر مقرر کر سکتی ہے۔ یہ تقرری نئے انتخابات سے قبل بھی ہو سکتی ہے۔
5۔ جہاں کسی پنچائیت اور نیبر ہڈ کونسل یا ان کے مابین کوئی تنازع پیدا ہو تو اس کے حل کیلئے حکومت کے مقررہ کردہ افسر کے پاس جایا جا سکتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی مقامی حکومت اور پنچائیت، نیبر ہڈ کے مابین کوئی تنازع پیدا ہو تو حل کے لئے سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کے پاس جائیں گے۔

6۔ حکومت تمام کونسلوں کیلئے سٹاف کی تعداد اور اہلیت کا تعین کرے گی۔مگر یہ سٹاف اور ملازمین مستقل گورنمنٹ ملازمین نہیں ہوں گے۔ بلکہ 30 دن کے نوٹس پر انہیں برخاست کیا سکے گا اور نہ ہی یہ پروموشن، گریجویٹی اور پنشن کے حقدار ہونگے۔

7۔ تمام کونسلوں، سٹاف اور عہدیداران اور حکومت کے اچھی نیت سے کئے گے فیصلوں، احکامات اور اقدامات کو طے شدہ قواعد کے برعکس کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکے گا۔

8۔ کسی پنچائیت یا نیبر ہڈ کونسل کی درخواست پر حکومت کسی شخص، ادارے سے بقایاجات، واجب الادا رقم کو وصول کرے گی۔ جیسے لینڈ ریونیو وصول کیا جاتا ہے۔

حکومت کے پاس اس ایکٹ کی مطابقت میں رولز بنانے کا اختیار ہے۔ ہر کونسل اپنے قواعد وضوابط خود بنائے گی۔مگر یہ حکومتی نگرانی سے مشروط ہیں۔ حکومت رہنمائی کیلئے ماڈل قوانین، رولز اور بائی لاز تجویز کر سکتی ہے۔کسی بھی دشواری اور وضاحت کیلئے حکومت وضاحتی حکم جاری کر سکتی ہے۔اس قانون کے نفاذ کے وقت دیگر رائج وقت قوانین کے تحت اقدامات، احکامات برقرار رہیں گے۔

پنجاب ویلیج پنچائت اور نیبر ہڈ کونسل ایکٹ 2019ء سے منسلک 13 شیڈول:

شیڈول اول:	آبادی کے حوالہ سے مختلف شہروں میں کونسلوں کی تعداد
شیڈول دوئم:	پنچائتوں میں اراکین کی تعداد 4 تا 8 اراکین
شیڈول سوئم:	نیبر ہڈ کونسلوں میں نمائندگی 4 تا 8 اراکین
شیڈول چہارم:	پنچائت کے بنیادی فرائض (31 فرائض)
شیڈول پنجم:	نیبر ہڈ کونسل کے بنیادی فرائض (15 فرائض)
شیڈول ششم:	چیئرپرسن کی بنیادی ذمہ داریاں (20 ذمہ داریاں)
شیڈول ہفتم:	ممبران کی بنیادی ذمہ داریاں (9 ذمہ داریاں)
شیڈول ہشتم:	ختمِ نبوت کے اقرار کا حلف نامہ
شیڈول نہم:	چیئرپرسن کا حلف
شیڈول دہم:	اراکین کا حلف
شیڈول گیارہ:	اثاثہ جات کی ڈیکلریشن
شیڈول بارہ:	مس کنڈکٹ کی تشریحات
شیڈول تیرہ:	معطلی، برخاستگی کی گراونڈ

پنجاب ویلیج پنچائیت اینڈ نیبر ہڈ کونسلز ایکٹ 2019ء میں انتخاب کے طریقہ کار کا خلاصہ

1۔ شیڈول میں مطابق نیبر ہڈ کونسل میں آبادی کے اعتبار سے کونسل ممبران کی تعداد کا تعین ہوگا۔ جس کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

- 20 ہزار سے 45 ہزار آبادی والی کونسل میں 5 جنرل کونسلر، 2 خواتین کونسلر اور ایک اقلیتی کونسلر منتخب ہونگے۔
- 13 ہزار سے 20 ہزار آبادی پر مشتمل کونسل میں 4 جنرل کونسلر، 1 خاتون کونسلر اور ایک اقلیتی کونسلر منتخب ہونگے۔
- 6 ہزار سے 13 ہزار کی آبادی والی کونسل میں 3 جنرل کونسلر، 1 خاتون کونسلر اور ایک اقلیتی کونسلر منتخب ہونگے۔
- جبکہ 6 ہزار سے کم آبادی والی کونسل میں 2 جنرل کونسلر، 1 خاتون اور 1 اقلیتی کونسلر کا چناؤ کیا جائیگا۔

2۔ دیہی علاقوں میں پنچائیت کی ترکیب:

- 15 سے 25 ہزار آبادی والی کونسل میں 5 جنرل کونسلر، 2 خواتین کونسلر اور ایک اقلیتی کونسلر منتخب ہونگے۔
- 8 ہزار سے 15 ہزار آبادی پر مشتمل کونسل میں 4 جنرل کونسلر، 1 خاتون کونسلر اور ایک اقلیتی کونسلر منتخب ہونگے۔
- 2 ہزار سے 8 ہزار کی آبادی والی کونسل میں 3 جنرل کونسلر، 1 خاتون کونسلر اور ایک اقلیتی کونسلر منتخب ہونگے۔
- جبکہ 2 ہزار سے کم آبادی والی کونسل میں 2 جنرل کونسلر، 1 خاتون اور 1 اقلیتی کونسلر کا چناؤ کیا جائیگا۔

3۔ کونسلوں کی آبادی کے تعین کیلئے ضروری ہے کہ نئی مردم شماری کے مطابق چھ ماہ کے اندر اندر حلقہ بندی کی جائیگی جو کہ حکومت ایک نوٹیفیکیشن کے ذریعے از خود کرے گی۔ (الیکشن کمیشن کی جانب سے عوا الناس میں ابتدائی حلقہ بندیوں کی تشہیر کرنا، اس پر اعتراضات وصول کرنا اور سماعت کے بعد حلقہ بندیوں کو حتمی شکل دینے کا طریقہ اب تبدیل کر دیا گیا ہے۔)

4۔ نیبر ہڈ کونسل اور پنچائیت کے انتخابات غیر جماعتی بنیادوں پر ہونگے۔

5۔ جنرل کونسلر کے انتخابات خفیہ رائے دہی اور ایک ووٹ ایک کونسلر کو ڈالا جائیگا، جن کی تعداد مقرر ہے۔ اس تناسب سے زیادہ سے زیادہ ووٹ لینے والے اُمیدواران کامیاب قرار پائیں گے۔ جبکہ تعداد کے بعد ووٹ حاصل کرنے والے ناکام تصور کیے جائیں گے۔

- اسی طرح پہلے نمبر پر آنے والی 2 خواتین کامیاب قرار پائینگی۔
- ہر ووٹر 3 ووٹ ڈالے گا۔ ایک جنرل کونسلر، ایک خاتون کونسلر اور ایک اقلیتی کونسلر کیلئے۔
- جنرل کونسلوں میں سب سے زیادہ ووٹ حاصل کرنے والا فرد از خود متعلقہ کونسل کا چیئرمین بن جائیگا جو کہ پنچائیت کونسل نیبر ہڈ کونسل گورنمنٹ کا سربراہ ہوگا۔

ہینڈ آؤٹ 13.1: خیبر پختونخواہ لوکل گورنمنٹ ترمیمی ایکٹ 2019ء:

خیبر پختونخواہ کے 2013ء کے ایکٹ میں ایک ترمیمی بل کے ذریعے کئی درجوں میں تبدیلیاں کر دی گئیں۔ 23 اپریل، 2019ء کو گورنمنٹ ممبر بل کے طور پر پیش کیا گیا۔ جسے 29 اپریل، 2019ء کو اسمبلی میں منظور کر لیا گیا۔ گزشتہ مقامی نظامِ حکومت کا پہلا چار سالہ دورانیہ مئی 2019ء میں ختم ہو جائیگا اور نئے انتخابات کا مرحلہ آن پہنچے گا۔

نئے ترمیمی ایکٹ کے تحت 65 تبدیلیاں کی گئیں، جن میں کئی ذیلی ترامیم بھی شامل ہیں۔ اس طرح مقامی حکومت کا پورا فریم ورک تبدیل ہو گیا۔ چیدہ چیدہ نکات درج ذیل ہیں:

☆ ضلع حکومت کو ختم کر دیا گیا۔ ویلج اور نیبر ہُڈ کونسلیں قائم رہیں گی۔

☆ تحصیل کونسل کا اضافہ، سٹی ڈسٹرکٹ میں سٹی کونسل

☆ ضلع کی سطح پر منتقل محکموں کو صوبائی حکومت کی تحلیل میں دے دیا گیا۔ آئندہ سے صوبہ سے 11 محکمے مقامی حکومتوں کی سطح پر منتقل کیے گئے۔

☆ ویلج اور نیبر ہُڈ کونسلوں کے اراکین کی تعداد 10 تا 15 سے کم کر کے 9 کر دیا گیا ہے۔ ویلج اور نیبر ہُڈ کے ناظم تحصیل کونسل کے ممبر ہونگے۔ تحصیل کونسل کے انتخابات صرف میئر کیلئے ہونگے، جو براہِ راست منتخب ہونگے۔ ان کے علاوہ تحصیل کونسل میں خواتین، نوجوان، محنت کش اور غیر مسلموں کیلئے مخصوص نشستیں ہونگی۔ جن کے انتخابات بلاواسطہ (ان ڈائریکٹ) ہونگے۔ ان نشستوں کا تعین صوبائی حکومت کرے گی۔

☆ ناظم کا نام بدل کر کنوینر کر دیا گیا۔ کنوینر کونسل اسمبلی کا سپیکر ہوگا۔

☆ اسی طرح ناظمین کی جگہ چیئر مین، نائب ناظمین کی جگہ کنوینر اور نائب ناظم کا عہدہ ختم کر دیا گیا ہے۔

☆ ایک نیبر ہُڈ یا ویلج کونسل میں سب سے زیادہ ووٹ حاصل کرنے والا چیئر مین اور دوسرے نمبر پر سب سے زیادہ ووٹ حاصل کرنے والا ویلج کونسل کا سپیکر ہوگا۔

☆ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا مطلب ڈپٹی کمشنر اور صوبائی محکموں کے ضلعی سربراہان ہونگے۔

☆ ضلع کونسل اور ٹاؤن کونسلیں ختم کر دی گئی ہیں۔

☆ تحصیل کا مطلب ریونیو ایکٹ کے تحت تحصیل ہوگی۔

☆ تحصیل لوکل ایڈمنسٹریٹرز کا مطلب تحصیل اسسٹنٹ کمشنر اور سرکاری آفیسر ٹی ایم او وغیرہ تحصیل کونسل کے ہیڈ پارٹی بیس مگر براہِ راست ہونگے۔ جبکہ ویلج کونسل نیبر ہُڈ کے تمام ممبران وہیڈ نان پارٹی بیس مگر براہِ راست ہونگے۔ نئے ایکٹ میں گورنمنٹ میونسپل وارڈنز کا تقرر کرے گی۔ نیبر ہُڈ کونسل اور ویلج کونسل کے ممبران براہِ راست طریقے سے ملٹی ممبر حلقے سے منتخب ہونگے۔ سب سے زیادہ ووٹ حاصل کرنے والا چیئر مین ہوگا اور دوسرے نمبر پر ووٹ حاصل کرنے والا کنوینر ہوگا جو کونسل کا سپیکر کہلائے گا۔ یہ انتخابات مخلوط فہرستوں پر ہونگے۔ ان میں چیئر مین اور کنوینز کے علاوہ 3 جنرل ممبران، 1 خاتون ممبر، 1 نوجوان ممبر، 1 محنت کش ممبر، 1 غیر مسلم ممبر (جہاں غیر مسلم ووٹ ہونگے)۔ اس طرح کل 9 ممبران ہونگے۔

☆ سرکاری و حکومتی کنٹرول سُپر ویژن، مانیٹرنگ، گائیڈ لائن فراہم کرنا، معطل اور برخواست کرنا، حسبِ سابق برقرار رہے گا۔ بلکہ اختیار میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ حکومت ایک انفورسمنٹ آفیسر بھی مقرر کرے گی۔ لوکل گورنمنٹ فنانس کمیشن حسبِ سابق رہے گا، مگر اس میں زونل نمائندگی ہوگی۔ لوکل گورنمنٹ کمیشن بھی حسبِ سابق رہے گا۔ لوکل گورنمنٹ بورڈ سروسز اور ملازمین کے بارے بااختیار ہوگا۔

☆ تحصیل لوکل گورنمنٹ سے مُراد تحصیل کا چیئر مین اور تحصیل لوکل ایڈمنسٹریشن ہے۔

☆ تحصیل لوکل ایڈمنسٹریشن میں اسسٹنٹ کمشنر، تحصیل میونسپل آفیسر اور نیچے مستقل کیے گئے سرکاری دفاتر کے سربراہ۔

☆ قانون میں ترمیم کی رو سے سٹی ڈسٹرکٹ، ٹاؤن تحصیل، ٹاؤن کی اصطلاحات کو بدل کر کے تحصیل کیا جائیگا۔

☆ قانون میں ترمیم کی رو سے الیکشن کمیشن آف پاکستان شیڈول 9 میں درج تعداد کے مطابق حلقہ بندیاں کرے گا۔

☆ اس شیڈول کے مطابق 35 اضلاع میں 3624 ویلج کونسلیں اور 579 نیبر ہڈ کونسلیں ہونگی جن کی مجموعی تعداد 4203 بنتی ہے۔ یہ کم وبیش ماضی سے ملتی جلتی تعداد ہے۔ پشاور شہر میں 227 ویلج کونسلیں اور 130 نیبر ہڈ کونسلیں ہونگی جن کی کل تعداد 357 بنتی ہے۔

☆ ہر تحصیل ایک سنگل انتخابی حلقہ ہوگا۔

☆ تحصیل کونسل میں چیئر مین کا انتخاب، بالغ رائے دہی کی بنیاد پر، براہِ راست اور پارٹی بنیادوں پر ہوگا۔ جبکہ مخصوص نشستوں میں انتخابات بلا واسطہ (ان ڈائریکٹ) طریقے سے ہونگے۔

☆ تحصیل کونسل کا چیئر مین انتخاب جیتنے کے بعد اگر پارٹی بدلے گا تو وہ اپنی نشست سے محروم ہو جائیگا۔

☆ نئی ترامیم کے تحت وارڈ سسٹم ختم کر دیا گیا ہے اور ملٹی حلقہ ممبر متعارف کروائے گئے ہیں۔

تحصیل کونسل:

☆ تحصیل میں واقع تمام نیبر ہڈ اور ویلج کونسلوں کے چیئر مین بلحاظِ عہد۔

☆ خصوصی نشستیں برائے خواتین، مزدور/کسان، نوجوان اور غیر مسلم نمائندوں کیلئے حکومت مقرر کرے گی۔ ہر کونسل کیلئے الگ الگ۔

☆ خصوصی نشستوں پر انتخابات بلا واسطہ (ان ڈائریکٹ) ہوگا۔ ہر تحصیل کونسل کے جنرل ممبران اپنی نیبر ہڈ اور ویلج کونسل میں ان خصوصی نشتوں کے منتخب کونسلروں میں سے منتخب کریں گے۔

☆ ہر کیٹیگری پر سب سے زیادہ ووٹ لینے والا منتخب ہوگا۔

☆ **ویلج اور نیبر ہڈ کونسل میں رکنیت:** ہر کونسل میں براہِ راست ووٹوں سے بالغ رائے دہندگی کی بنیاد پر ملٹی ممبر حلقوں سے درج ذیل منتخب ہونگے۔

۱۔ 3 جنرل کونسلر ۲۔ 1 خاتون نمائندہ ۳۔ 1 نوجوان نمائندہ ۴۔ 1 مزدور/کسان

۵۔ 1 غیر مسلم نمائندہ (مگر صرف ان علاقوں میں جہاں غیر مسلم آبادی بطور ووٹر رجسٹر ہوگی)۔

☆ یہ تمام اراکین مخلوط طریقہ انتخاب سے یعنی ہر ووٹر انتخاب میں حصہ لے گا اور ووٹ ڈالے گا۔

☆ یہ انتخابات غیر پارٹی بنیادوں پر فری لسٹ کے تحت ہونگے۔

☆ ترمیمی قانون مجریہ اپریل 2019ء کے تحت 31 اضافی آرٹیکل، 24 ترامیم اور 6 آرٹیکل منسوخ کیے گئے ہیں۔ مجموعی طور پر 100 کے لگ بھگ ترامیم کر دی گئی ہیں۔

☆ نیبر ہڈ کونسلوں اور ویلج کونسلوں کا تعلق تحصیل کونسلوں سے قائم رہے گا۔ نیبر ہڈ کونسلوں کے چیئر مین سٹی تحصیل کونسل کے جنرل ممبر ہونگے۔ جبکہ ویلج کونسلوں کے چیئر مین تحصیل کونسلوں کے جنزل اراکین ہونگے۔ اس طرح 3624 ویلج کونسلیں ہونگی۔ 3624 تحصیل کونسلوں کے جنزل اراکین ہونگے۔ خواتین، مزدور/کسان، نوجوان اور غیر مسلموں کے نمائندوں کی تعداد صوبائی حکومت کرے گی۔ ویلج کونسلوں میں آئندہ نمائندگان کی شرح یکساں کر دی گئی ہے۔ 2013ء کے قانون میں یہ مختلف جگہوں پر مختلف تھی۔ اب ہر جگہ 17 اراکین ہونگے۔ مجوزہ قانون میں ان کی تعداد حسبِ ذیل ہے:

نیبر ہڈ کونسلیں	کیٹیگری	ویلج کونسلیں	کل تعداد
579 تعداد		3624	4203

1737اراکین	جنرل اراکین	10872	12609
579اراکین	مزدور کسان	3624	4203
579اراکین	خواتین	3624	4203
579اراکین	نوجوان	3624	4203
579اراکین	غیر مسلم	3624	4203
4053اراکین	کل تعداد	25368	29421
579اراکین	چیئر مین	3624	
579اراکین	کنوینر	3624	37827

2015ء میں نشستوں کی تعداد یوں تھی:

جنرل اراکین	25065
غیر مسلم	3483
نوجوان	3483
مزدور کسان	3483
خواتین	7342

تحصیل کونسلوں کے فرائض وذمہ داریاں:

- ☆ تحصیل کونسلوں کے فرائض دو جگہ بیان کیے گئے ہیں۔سیکشن 25 کے مطابق انتظامی فرائض بیان کیے گئے ہیں۔جن میں بجٹ کی منظوری، چیئر مین کی پیش کردہ کارگزاری رپورٹ کی منظوری۔ پہلے اجلاس میں قواعد اور بائی لاز کی منظوری، فنانس کمیٹی بنانا، تحصیل اکاؤنٹ کمیٹی بنانا، کمیٹی برائے کنڈکٹ آف بزنس اور کوڈ آف کنڈکٹ کمیٹی بنانا شامل ہے۔
- ☆ اسی طرح پہلے اجلاس میں کونسل کا کنوینر منتخب کیا جائیگا جو چیئر مین کی عدم موجودگی میں چیئر مین کے فرائض ادا کرے گا اور کونسل کا سپیکر ہوگا۔
- ☆ کونسل ان تمام کمیٹیوں کی رپورٹوں اور سفارشات پر غور کرے گی اور منظوری دے گی۔
- ☆ شیڈول اول میں تحصیل سطح پر منتقل شدہ محکموں کی فہرست ہے۔جن کے مطابق پرائمری، سیکنڈری تعلیم، سوشل ویلفیئر، میونسپل سروسز، سپورٹس اینڈ کلچر، بہبودِ آبادی، پبلک ہیتھ اور انجینئرنگ، کوآرڈینیشن اور ہیومن ریسورس مینجمنٹ شامل ہیں۔
- ☆ تحصیل کونسلیں اور تحصیل انتظامیہ 18 اقسام کے ٹیکس اور فیسوں کی وصولی کا اختیار بھی رکھے گی جن کی تفصیل شیڈول 3 میں دی گئی ہے۔
- ☆ سٹی لوکل گورنمنٹ اور سٹی لوکل کونسلوں اور سٹی لوکل کونسلوں کے میئر کے اختیارات 13 تا 16 ہین جو سیکشن 25-A کے اضافے میں بیان کیے گئے ہیں۔ان میں شہروں میں ماس ٹرانزٹ ٹرانسپورٹ اور میگا منصوبوں کی منظوری بھی ان کے دائرہ اختیار میں شامل کی گئی ہے۔
- ☆ نیبر ہڈ اور ویلیج کونسلوں کے اختیارات 13 اقسام کے ہیں۔جن میں اپنے علاقے میں ترقیاتی کام اور تحصیل کونسلوں کی مدد اور تعاون بھی شامل ہے۔گاؤں، محلّہ کی سطح پر کھیل، ثقافتی پروگرام منعقد کروانا، پیدائش، اموات اور شادی بیاہ کی رجسٹریشن بھی شامل ہے۔اسی طرح چند انتظامی

فرائض میں مانیٹرنگ کمیٹیاں بنانا، اکاؤنٹ کمیٹیاں بنانا شامل ہیں۔ یہ 6 قسموں کی پیش اور ٹیکس وصول کر سکتی ہیں۔

☆ پشاور شہر میں دو سٹی لوکل گورنمنٹ ہونگی۔ ہر سٹی/تحصیل لوکل گورنمنٹ میں شامل ہونگے۔ میئر، لوکل گورنمنٹ، لوکل ایڈمنسٹریشن۔

ہینڈ آؤٹ 13.2: بلوچستان لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2010ء:

صوبہ بلوچستان میں لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2010ء 13 مئی، 2010ء میں نوٹیفائی کیا گیا تھا۔ یہ قانون کا صوبائی حکومت نے 10 مئی، 2010ء کو اسمبلی میں پیش کیا اور منظوری کے بعد صوبائی گورنر نے 11 مئی، 2010ء کو گورنر بلوچستان نے اس کی منظوری دی۔ اس قانون کے تحت مقامی نظامِ حکومت کا دورانیہ 2018 کے آخری مہینے میں ختم ہونا تھا۔ لیکن حکومت ہائی کورٹ چلی گئی جس کی وجہ سے انتخابی عمل روک گیا اور اس میں ابھی تک کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ لہٰذا ایڈمنسٹریز مقامی حکومتی اداروں کے سربراہان کے طور پر کام کر رہے ہیں۔

قانون میں ترامیم کے بعد سال 2015ء میں جماعتی بنیادوں پر انتخابات ہوئے جبکہ مخصوص نشستوں اور مقامی حکومتی اداروں کے سربراہان کے انتخابات 2016-17 کے آخر میں ہوئے تھے۔

موجودہ مقامی حکومتی ادارے:

بلوچستان لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2010ء کے مطابق مقامی حکومتی ادارے کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

مقامی حکومتی ادارے	تعداد
میٹروپولیٹن کارپوریشن	1 (صرف کوئٹہ میں)
میونسپل کارپوریشن	4
شہری علاقوں میں وارڈ	1057
دیہی علاقوں میں وارڈ	5498
یونین کونسلیں	635
ضلع کونسلیں	32

بلوچستان میں کل مقامی حکومتی ادارے 725 تھے جبکہ ان مقامی حکومتی اداروں کے سربراہان کی کل تعداد 1450 تھی اور کل منتخب نمائندگان کی تعداد 6370 تھی۔ موجودہ قانون کے مطابق اس مقامی حکومت کا دورانیہ 2019ء میں اختتام پذیر ہونا تھا جس کے بعد اسی سال نئے انتخابات کا انعقاد ہونا تھا اور اس کیلئے الیکشن کمیشن آف پاکستان نے نئی حلقہ بندیوں کا آغاز کیا۔ لیکن ہائی کورٹ نے الیکشن کمیشن آف پاکستان کو حلقہ بندیوں کا نئے سرے سے آغاز کرنے کیلئے ہدایات نامہ جاری کر دیا اور یہ عمل جوں کا توں ہے۔ اس وقت بلدیاتی حکومتوں میں ہر جگہ سرکاری عہدیداران کو نئے مقامی حکومتی انتخابات کے انعقاد تک مقامی حکومتی اداروں کے ایڈمنسٹریٹر مقرر کر دیا گیا ہے۔

مقامی حکومتی اداروں میں نمائندگی کی صورتحال:

بلوچستان لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2010ء کے مطابق مقامی حکومتی اداروں کے منتخب نمائندگان کی تعداد کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

ادارے	تعداد
یونین کونسل	7 سے 15 ممبران، (نئی مردم شماری کے تحت آبادی کے مطابق) بشمول خواتین، مزدور/کسان اور غیر مسلم نمائندگی
میونسپل کمیٹی	8 سے 36 ممبران

میونسپل کارپوریشن	30 سے 50 ممبران
میٹروپولیٹن کارپوریشن	50 سے 70 ممبران، مزید برآں 33 فیصد خواتین، 5 فیصد مزدور/کسان اور غیر مسلم نمائندگی (غیر مسلم نمائندے وہاں ہونگے جہاں غیر مسلم ووٹروں کا اندراج ہوگا اور جو حکومت کی طرف سے طے کیا گیا ہے)۔

مقامی حکومتی اداروں میں ہر کیٹیگری کے حساب سے ممبران کی تفصیلات حسبِ ذیل ہیں:

خواتین	2333
نوجوان	743
غیر مسلم	743
سربراہان	1450=725+725
جنرل ممبران	7190

ڈویژنل کوآرڈینیشن کمیٹی:

اس قانون کے تحت ایک ڈویژنل کوآرڈینیشن کمیٹی بھی تشکیل دی جائے گی۔ یہ کمیٹی سہ ماہی بنیادوں پر اپنی میٹنگوں کا انعقاد کرے گی۔اس کمیٹی میں کمشنر بطور چیئرپرسن اور ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ بطور سیکرٹری کے طور پر کام کرے گے۔اس کے علاوہ اس کمیٹی میں میونسپل کمیٹی کی ممبران اور کمیٹیوں کے تمام چیئرمین اور میٹروپولیٹن کارپوریشن کا ایک نمائندہ شامل ہوگے۔ان ڈویژنل میٹنگوں میں مقامی ایم این اے اور ایم پی اے بھی شریک ہو سکتے ہیں۔مقامی سطح پر موجود سماجی خدمات فراہم کرنے والے اداروں کی نمائندے بھی اس کمیٹی کے ممبر ہونگے۔

2013ء میں قانون سازی:

2013ء میں سپریم کورٹ آف پاکستان میں ایک پرٹیشن دائر کی گئی تھی جس کے تحت سپریم کورٹ آف پاکستان نے تمام صوبائی حکومتوں اور الیکشن کمیشن آف پاکستان کو حکم جاری کیا تھا کہ وہ مقامی حکومتوں کے نئے انتخابات کرانے کیلئے حتمی تاریخیں دیں۔ بلوچستان حکومت نے 10 مئی، 2010ء کو بلوچستان لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2010ء منظور کیا تھا۔اس کے بعد جماعتی بنیادوں پر نئے انتخابات کے انعقاد کیلئے اگست 2015ء ترمیمی بل منظور کیا گیا۔

مقامی کونسلوں کے ڈھانچے (شہری و دیہی تقسیم):

ضلع کونسلیں:	1962ء اور 1979ء ماڈل کی طرح، ہر ضلع میں ضلع کونسلیں، ایسے دیہی علاقوں کے دیہی علاقے اور یونین کونسلیں شامل ہونگی، جن کی آبادی 7 ہزار سے 15 ہزار ہے۔
میونسپل کارپوریشن:	1 لاکھ سے 5 لاکھ آبادی والے شہر/علاقے
ٹاؤن کی سطح پر میونسپل کمیٹیاں:	ایسے علاقے جہاں کی آبادی 15 ہزار سے زائد ہوگی۔
میٹروپولیٹن کارپوریشن:	ایسے بڑے علاقے/شہر جن کی آبادی 5 لاکھ سے زائد ہوگی۔
ڈویژنل کوآرڈینیشن کونسل:	سب سے دلچسپ بات یہ ہے کہ ہر ڈویژن میں ایک ڈویژن کونسل قائم کی جائے گی۔

مصالحتی کونسل:	ہر لوکل کونسل میں تنازعات کے عدالتی حل کیلئے تین ممبران پر مشتمل ایک مصالحتی کونسل تشکیل دی جائیگی۔ یہ مصالحتی کونسل/انجمن 3 ممبران، جن میں 1 خاتون ممبر کا ہونا لازم ہے، پر مشتمل ہوگی۔

مقامی کونسلوں کی ساخت:

ضلع کونسل:	دیہی علاقوں میں موجود یونین کونسلوں کے تمام چیئرمین اور خصوصی مفادات گروپوں کی نمائندگی مخصوص نشستوں کے ذریعے کی جائیگی۔ مزید برآں تمام میونسپل کمیٹیوں کے چیئرمین بھی اس کونسل کے ممبر ہونگے۔ میٹرو کی صورت میں میئر اپنا ایک نمائندہ بھیج سکتا ہے۔
یونین کونسل:	ہر درجہ کی یونین کونسل میں کونسلرز کی تعداد مختلف ہوگی، لیکن کم از کم ممبر 7 اور زیادہ سے زیادہ 15 ممبران ہونگے۔ مزید برآں اس میں جنرل ممبران کے علاوہ 33 فیصد خواتین، 5 فیصد مزدور/کسان اور غیر مسلم نمائندگی (غیر مسلم نمائندے وہاں ہونگے جہاں غیر مسلم ووٹروں کا اندراج ہوگا اور جو حکومت کی طرف سے طے کیا گیا ہے)۔
میٹروپولیٹن کارپوریشن:	50 سے 70 ممبران بشمول جنرل ممبران اور مخصوص نشستیں
میونسپل کمیٹیاں:	8 سے 60 ممبران (آبادی کے اعتبار سے) بشمول جنرل ممبران اور آبادی کے حساب سے خواتین، مزدور/کسان اور غیر مسلم۔
ڈویژنل کونسل/کمیٹی:	اس کمیٹی میں کمشنر بطور چیئرپرسن اور ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ بطور سیکرٹری کے طور پر کام کرے گے۔ اس کے علاوہ اس کمیٹی میں میونسپل کمیٹی کی ممبران اور کمیٹیوں کے تمام چیئرمین اور میٹروپولیٹن کارپوریشن کا ایک نمائندہ شامل ہوگے۔ ان ڈویژنل میٹنگوں میں مقامی ایم این اے اور ایم پی اے مشاہدہ کرنے کیلئے ان کی میٹنگوں میں شریک ہو سکتے ہیں تاہم وہ اس کمیٹی کے ممبر نہیں ہونگے۔ مقامی سطح پر موجود سماجی خدمات فراہم کرنے والے اداروں کی نمائندے بھی اس کمیٹی کے ممبر ہونگے۔

مقامی کونسلوں کے فرائض:

- ☆ تمام مقامی کونسلیں حکومت کی منظوری کے بعد ترقیاتی کاموں کا آغاز کرسکتی ہیں۔
- ☆ صوبائی حکومت بھی کوئی کام دے سکتی ہے۔
- ☆ کونسلوں کے اضافی کاموں میں ٹیکس کی وصولی بھی شامل ہے۔

عمومی مشاہدے کیلئے نمائندگی:

مقامی حکومتی اداروں کے نمائندوں کی تعداد ہر سطح پر مختلف ہے لہٰذا صحیح نشستوں کی تعداد کے بارے حکومت آگاہ کرے گی۔ تاہم یونین کونسل کی سطح کے ترقیاتی کاموں کیلئے مختص رقم (فیصد میں) کے علاوہ کسی اور کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

☆ جنرل نشستیں ☆ خواتین کیلئے مخصوص نشستیں ☆ مزدور/کسان کیلئے مخصوص نشستیں

☆ غیر مسلموں کیلئے مخصوص نشستیں (جہاں غیر مسلم ووٹروں کا اندراج ہوگا)

مقامی حکومتوں کے انتخابات:

- ☆ الیکشن کمیشن آف پاکستان صوبائی قانون کے مطابق انتخابات کے انعقاد کا ذمہ دار ہوگا۔
- ☆ یونین کونسل کے سربراہان اور دیگر ممبران کا انتخاب براہِ راست ہونگے۔
- ☆ بالائی سطح کے سربراہان کے انتخابات بالواسطہ (ان ڈائریکٹ) ہونگے۔
- ☆ ہر مقامی کونسل میں مخصوص نشستوں کے انتخابات بھی بالواسطہ (ان ڈائریکٹ) ہونگے۔
- ☆ الیکشن کمیشن آف پاکستان ووٹروں کا اندراج کرے گا اور ووٹر لسٹوں کی فراہمی کو یقینی بنائے گا۔
- ☆ انتخابی اُمیدواروں کے کم از کم عمر کی حد 21 سال ہے۔
- ☆ مقامی حکومت کا دورانیہ 4 سال ہوگا۔
- ☆ جماعتی بنیادوں پر انتخابات کا انعقاد ہوگا (2013ء میں ترمیم کے مطابق)

مقامی کونسلوں کی بجٹ سازی، ذرائع آمدن:

- ☆ صوبائی استحکام فنڈ سے صوبائی مالیاتی کمیشن (پی ایف سی) کے ذریعے فراہم کردہ گرانٹ پر انحصار
- ☆ چونگی محصول اور ضلع ٹیکس کی مد میں حاصل ہونے والی اضافی گرانٹ
- ☆ ضلع کونسل کے ذریعے غیر منقولہ پراپرٹی ٹیکس کی منتقلی
- ☆ مقامی کونسلوں کے بجٹ سے متعلقہ آڈٹ حکومت کرے گی

صوبائی حکومت کے اختیارات:

- ☆ صوبائی فریم ورک کی تیاری
- ☆ صوبائی حکومت کو بہت زیادا اختیارات حاصل ہیں۔
- ☆ انتخابات کی حتمی تاریخ کا اعلان
- ☆ خالی نشستوں کا اعلان
- ☆ مقامی حکومتوں کو تحلیل کرنے کا اختیار
- ☆ مقامی علاقوں کا تعین
- ☆ مقامی علاقوں کا انضمام اور تقسیم
- ☆ کسی سربراہ کی برخواستگی
- ☆ لوکل گورنمنٹ اور دیہی ترقیاتی بورڈ حکومت کے ذریعے مقرر کردہ باضابطہ ادارہ ہوگا۔
- ☆ حکومت گرانٹ کمیٹیوں کیلئے قواعد وضوابط تیار کرے گی۔
- ☆ حکومت کسی بھی منتخب سربراہ کو برخاست کر کے ایڈمنسٹریٹر مقرر کر سکتی ہے۔
- ☆ حکومت کسی بھی مقامی حکومتی ادارے کو انکوائری کمیشن بھیج سکتی ہے۔

مقامی شہریوں کی شمولیت:

مقامی کونسل کے امور چلانے کیلئے مقامی شہریوں کی شمولیت کا کوئی باضابطہ طریقہ کار موجود نہیں ہے۔

مقامی حکومتوں کے بنیادی یونٹ:

☆ شہری مراکز میں بلدیہ (میونسپلٹی) اور دیہی علاقوں میں ضلع کونسل

☆ قانون میں نچلی سطح پر مقامی حکومتی اداروں کا کوئی دائرہ کار اور وجود موجود نہیں ہے۔

☆ موجودہ قانون اعلیٰ عہدیداران/سربراہان کو مرکزی ذمہ دار تصور کرتا ہے۔

ہینڈ آؤٹ 13.3: سندھ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013ء:

صوبہ سندھ میں موجودہ مقامی حکومتیں 2019ء کے آخر میں اپنا پہلا دورانیہ مکمل کرے گی۔صوبہ سندھ میں اس قانون میں ترمیم کے حوالے سے کوئی کام نہیں ہوا۔

موجودہ مقامی حکومتی ادارے:

سندھ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013ء کے مطابق مقامی حکومتی ادارے کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

مقامی حکومتی ادارے	تعداد
میٹروپولیٹن کارپوریشن	1(صرف کراچی میں)
میونسپل کارپوریشن	4
ضلعی میونسپل کارپوریشن	5(صرف کراچی میں)
میونسپل کمیٹی	36
تعلقہ کمیٹی	148
میونسپل کمیٹی میں وارڈ	144
میونسپل کارپوریشن میں موجود یونین کمیٹیاں	351
ضلع کونسلیں	24
ضلع کونسل میں موجود یونین کونسلیں	1178

- ☆ صوبہ سندھ میں کل مقامی حکومتی ادارے 1744 ہیں
- ☆ جبکہ ان مقامی حکومتی اداروں کے سربراہان کی کل تعداد 3840 ہے
- ☆ کل منتخب نمائندگان کی تعداد 22478 ہے۔
- ☆ اس کے علاوہ صوبائی فنانس کمیشن اور
- ☆ صوبائی مقامی حکومتی کمیشن بھی موجود ہے۔

مقامی حکومتی اداروں میں نمائندگی کی صورتحال:

سندھ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013ء کے مطابق مقامی حکومتی اداروں کے منتخب نمائندگان کی تعداد کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

ادارے	تعداد
یونین کونسل	کل 11 ممبران بشمول چیئرمین اور وائس چیئرمین، 4 جنرل ممبران (ہر وارڈ سے 1 ممبر منتخب ہوگا/گی)، 2 خواتین، 1 نوجوان، 1 مزدور/کسان اور 1 غیر مسلم

میٹروپولیٹن	ہر یونین کمیٹی کا چیئرمین اس کا جنرل ممبر ہوگا۔ مزید برآں 33 فیصد خواتین، 5 فیصد مزدور کسان، نوجوان اور 5 فیصد ہی غیر مسلم نمائندگی۔
ڈسٹرکٹ میونسپل کارپوریشن	ہر یونین کمیٹی کا وائس چیئرمین بطور جنرل ممبر شامل ہوگا۔ مزید برآں 33 فیصد خواتین، 5 فیصد مزدور کسان، نوجوان اور 5 فیصد ہی غیر مسلم نمائندگی۔
میونسپل کمیٹی	ہر وارڈ سے 1 ممبر، مزید برآں مخصوص نشستوں پر موجود خواتین، نوجوان، مزدور کسان اور غیر مسلم نمائندگی۔
ٹاؤن کمیٹی	ہر وارڈ سے 1 ممبر، مزید برآں مخصوص نشستوں پر موجود خواتین، نوجوان، مزدور کسان اور غیر مسلم نمائندگی۔

مقامی حکومتی اداروں میں ہر کیٹیگری کے حساب سے ممبران کی تفصیلات حسبِ ذیل ہیں:

خواتین	4209
نوجوان	1801
غیر مسلم + سربراہان + سربراہان	1801

2013ء میں قانون سازی:

2013ء میں سپریم کورٹ آف پاکستان میں ایک پٹیشن دائر کی گئی تھی جس کے تحت سپریم کورٹ آف پاکستان نے تمام صوبائی حکومتوں اور الیکشن کمیشن آف پاکستان کو حکم جاری کیا تھا کہ وہ مقامی حکومتوں کے نئے انتخابات کرانے کیلئے حتمی تاریخیں دیں۔ سندھ اسمبلی ایک قانون نے منظور کیا تھا جسے ایم کیو ایم نے منظور نہیں کیا تھا اور اس قانون کو اس بنیاد پر اپیکس عدالت میں چیلنج کیا تھا کہ قائم مقام گورنر قانون کی منظوری نہیں دے سکتا۔ اس پر اب تک کوئی حتمی فیصلہ نہیں آیا۔ اگرچہ اس پر عمل جاری ہے لیکن ابھی تک اس قانون کو ڈرافٹ لاء کا نام دیا گیا ہے۔ لہٰذا درج ذیل ترامیم کے ساتھ یہ بل منظور کر لیا گیا ہے۔

ا۔ 1 ترمیم 2013ء میں
۲۔ ایک ترمیم 2014ء میں
۳۔ 3 ترامیم 2016ء میں اور
۴۔ 1 ترمیم 2017ء میں کی گئی۔

مقامی کونسلوں کے ڈھانچے (شہری و دیہی تقسیم):

ضلع اور یونین کونسلیں بمعہ وارڈ سسٹم:	1962ء اور 1979ء ماڈل کی طرح لیکن زیادہ پیچیدہ ہے۔، دیہی علاقوں میں ضلع اور یونین کونسلوں کے ساتھ وارڈ سسٹم ہوگا۔
میونسپل کارپوریشن:	کراچی کے ہر ضلع میں میونسپل کارپوریشن ہوگی۔
یونین کمیٹیاں:	شہری علاقوں میں یونین کمیٹیاں تشکیل دی جائینگی۔
میٹروپولیٹن کارپوریشن:	کراچی میں میٹروپولیٹن کارپوریشن ہوگی۔
ٹاؤن کمیٹیاں:	ہر ٹاؤن میں یونین کمیٹیوں پر مشتمل ایک ٹاؤن کمیٹی تشکیل دی جائیگی۔
ضلع کونسل:	کراچی کے دیہی علاقوں میں ضلع کونسل قائم کی جائے گی۔

ڈویژن و ضلعی مقامی بورڈ:	صوبائی حکومت ڈویژن و ضلعی مقامی بورڈ تشکیل دے گی جو ممبران کے تعین کے ساتھ ساتھ اُن کے فرائض کے بارے آ گاہ کرے گی۔

مقامی کونسلوں کی ساخت:

ضلع کونسل:	یونین کونسلوں کے تمام چیئر مین اور 22 فیصد خواتین، 5 فیصد مزدور کسان اور 5 فیصد غیر مسلم نمائندے شامل ہونگے۔
یونین کونسل:	یونین کونسل کے کل 9 ممبران ہونگے، جن میں مشترکہ اُمیدوار کے طور پر چیئر مین اور وائس چیئر مین، مزید برآں اس میں 4 جنرل ممبران کے علاوہ 1 خواتین، 1 مزدور/ کسان اور 1 غیر مسلم ممبر شامل ہونگے۔
میٹرو پولیٹن کارپوریشن:	میٹرو پولیٹن کارپوریشن صرف کراچی میں ہوگی۔ اس میں شہری یونین کونسلوں کے تمام چیئر مین اور 22 فیصد خواتین، 5 فیصد مزدور کسان اور 5 فیصد غیر مسلم نمائندے شامل ہونگے۔
ضلعی میونسپل کارپوریشن:	کراچی کے ہر ضلع میں میونسپل کارپوریشن ہو گی، جس میں تمام شہری یونین کونسلوں کے وائس چیئر مین اور 22 فیصد خواتین، 5 فیصد مزدور کسان اور 5 فیصد غیر مسلم نمائندے شامل ہونگے۔
میونسپل کارپوریشن:	جس میں تمام شہری یونین کونسلوں کے چیئر مین اور 22 فیصد خواتین، 5 فیصد مزدور کسان اور 5 فیصد غیر مسلم نمائندے شامل ہونگے۔
میونسپل کمیٹیاں:	جس میں تمام شہری یونین کونسلوں کے چیئر مین اور 22 فیصد خواتین، 5 فیصد مزدور کسان اور 5 فیصد غیر مسلم نمائندے شامل ہونگے۔
ٹاؤن کمیٹی:	جس میں ہر وارڈ کے منتخب ممبران کے علاوہ 22 فیصد خواتین، 5 فیصد مزدور کسان اور 5 فیصد غیر مسلم نمائندے شامل ہونگے۔

مقامی کونسلوں کے فرائض:

- ☆ تمام مقامی کونسلیں کو میونسپل خدمات کی فراہمی کو یقینی بنانا۔
- ☆ ضلع کونسل کے کل 43 لازمی اور 25 اختیاری فرائض ہیں، جن میں تعلیمی، سماجی فلاح و بہبود، معاشی بہبود، صحت عامہ، سکولوں، سڑکوں کی تعمیر وغیرہ۔
- ☆ صوبائی حکومت کوئی بھی کام دے سکتی ہے۔
- ☆ ترقیاتی: وفاقی گرانٹس کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ضلعی ترقیاتی منصوبوں کی تیاری نیز سالانہ منصوبے کیلئے صوبائی ترقیاتی منصوبہ بندی کیلئے تجاویز پیش کرنا۔
- ☆ زرعی اراضی، عشر اور کرائے وغیرہ پر ٹیکس کی وصولی بھی شامل ہے۔

عمومی مشاہدے کیلئے نمائندگی:

ہر سطح پر مقامی حکومتی اداروں کے نمائندوں کی تعداد یکساں ہے۔

- ☆ جنرل نشستیں
- ☆ خواتین کیلئے مخصوص نشستیں (کم از کم 22 فیصد تک)
- ☆ 5 فیصد مزدو کیلئے مخصوص نشستیں
- ☆ 5 فیصد کسان کیلئے مخصوص نشستیں
- ☆ 5 غیر مسلموں کیلئے مخصوص نشستیں (مقامی کونسلوں میں غیر مسلم آبادی سے قطع نظر)

مقامی حکومتوں کے انتخابات:

- ☆ الیکشن کمیشن آف پاکستان صوبائی قانون کے مطابق انتخابات کے انعقاد کا ذمہ دار ہوگا۔
- ☆ یونین کونسل کے سربراہان اور دیگر ممبران کا انتخاب براہِ راست ہونگے۔
- ☆ بالائی سطح کے سربراہان کے انتخابات بالواسطہ (ان ڈائریکٹ) ہونگے۔
- ☆ ہر مقامی کونسل میں مخصوص نشستوں کے انتخابات بھی بالواسطہ (ان ڈائریکٹ) ہونگے۔
- ☆ الیکشن کمیشن آف پاکستان ووٹروں کا اندراج کرے گا اور ووٹر لسٹوں کی فراہمی کو یقینی بنائے گا۔
- ☆ انتخابی اُمیدواروں کے کم از کم عمر کی حد 21 سال ہے۔
- ☆ مقامی حکومت کا دورانیہ 4 سال ہوگا۔
- ☆ تمام مقامی کونسلوں میں وارڈز اور یونین کونسلوں کی حلقہ بندیاں صوبائی حکومت کرے گی۔
- ☆ یہ انتخاب ایک یا ملٹی حلقہ انتخاب ہوسکتا ہے۔ تاہم ہر ووٹ کو صرف ایک ووٹ ڈالنے کا اختیار ہوگا۔
- ☆ جماعتی بنیادوں پر انتخابات کا انعقاد ہوگا تاہم آزاد اُمیدوار بھی الیکشن میں حصہ لے سکتے ہیں۔

مقامی کونسلوں کی بجٹ سازی، ذرائع آمدن:

- ☆ صوبائی استحکام فنڈ سے پی ایف سی کے ذریعے فراہم کردہ گرانٹ پر انحصار
- ☆ چونگی محصول اور ضلع ٹیکس کی مد میں حاصل ہونے والی اضافی گرانٹ
- ☆ ضلع کونسل کے ذریعے غیر منقولہ پراپرٹی ٹیکس کی منتقلی
- ☆ ٹول ٹیکس کی وصولی
- ☆ کراچی میں میٹرو کو ٹیکس لگانے کا اختیار حاصل ہوگا تاہم اسے اپنی آمدن میں سے میونسپل کمیٹیوں کو بھی دینا ہوگا۔
- ☆ مقامی کونسلیں زرعی اراضی، عشر اور کرائے وغیرہ پر ٹیکس کی وصولی بھی کریں گی۔

صوبائی حکومت کے اختیارات:

- ☆ صوبائی فریم ورک کی تیاری
- ☆ صوبائی حکومت کو بہت زیادہ اختیارات حاصل ہیں۔
- ☆ انتخابات کی حتمی تاریخ کا اعلان

- ☆ خالی نشستوں کا اعلان
- ☆ مقامی حکومتوں کو تحلیل کرنے کا اختیار
- ☆ مقامی علاقوں کا تعین
- ☆ مقامی علاقوں کا انضمام اور تقسیم
- ☆ کسی سربراہ کی برخواستگی
- ☆ لوکل گورنمنٹ اور دیہی ترقیاتی بورڈ حکومت کے ذریعے مقرر کردہ باضابطہ ادارہ ہوگا۔
- ☆ تمام مقامی کونسلوں کی نگرانی کرنا۔
- ☆ کونسلوں کو ہدایات جاری کرنا۔
- ☆ کونسلوں کے کاموں کا معائنہ کرنا۔
- ☆ کونسلوں کے امور کی انکوائری کرنا۔
- ☆ کسی بھی شعبے یا ادارے کی نگرانی / سرپرستی کرنا۔
- ☆ کسی بھی شعبے یا ادارے کی معطّلی۔
- ☆ کونسلوں کی معطّلی۔
- ☆ ایڈوائزری کمیٹی کی تشکیل۔

مقامی شہریوں کی شمولیت:

مقامی کونسل کے امور چلانے کیلئے مقامی شہریوں کی شمولیت کا ماسوائے حکمران جماعت کے اُمیدوار اور ووٹ ڈالنے کے، کوئی باضابطہ طریقہ کار موجود نہیں ہے۔

مقامی حکومتوں کے بنیادی یونٹ:

- ☆ بلدیہ (میونسپلٹی) اور ضلع کونسلوں کو بنیادی یونٹ تصور کیا جائیگا۔
- ☆ تمام یونین کونسلوں کے کام انتہائی محدود ہیں جو اُوپری کونسلوں پر مبنی ہیں۔
- ☆ نیچے سے اوپر کی سطح کے ماڈل کی بجائے اوپر سے نیچے کے ماڈل پر تمام ذمہ داریوں پر عملدرآمد کیا جائیگا۔

ہینڈآؤٹ 13.4: مقامی حکومتوں کے انتخابات میں شرکت سے متعلقہ بنیادی معلومات

مقامی حکومتوں کے انتخابات:

☆ انتخابی تاریخ کا اعلان حکومت کرے گی

☆ انتخابات کا انعقاد اور انتخابی شیڈول کا اعلان الیکشن کمیشن آف پاکستان کرے گا

حلقہ بندیوں کا اعلان:

☆ ابتدائی تجاویز حکومت پنجاب نے اعلان کر دیا ہے۔

☆ الیکشن کمیشن آف پاکستان حتمی حلقہ بندیوں کا اعلان کرے گا۔

انتخابی تاریخ کا اعلان:

☆ ووٹرز انتخابی فہرستوں کی ابتدائی اشاعت

☆ انتخابی فہرستوں کا ڈسپلے

دسمبر کے پہلے ہفتے میں لاہور میں 900 کے قریب ڈسپلے سنٹرز سرکاری عمارتوں میں قائم کئے جا رہے ہیں۔ان سنٹرز میں غیر حتمی انتخابی فہرستیں عوامی مشاہدے کے لئے رکھی جائیں گی۔سنٹرز پر فارم 15 ووٹ اندراج منتقلی، فارم 16 اخراج و اعتراض،اور فارم 17 کوائف کی درستگی کے لئے ہوگا۔ ترامیم، اضافے، نظرثانی کے بعد حتمی انتخابی فہرستیں مرتب کی جائیں گی۔

انتخابی شیڈول کا اعلان:

☆ الیکشن کمیشن آف پاکستان

☆ نامزدگی کی تاریخ، ریٹرننگ آفیسر کا اعلان

☆ سکروٹنی، اعتراضات، حتمی فہرستیں شائع ہوں گی۔

☆ ضابطہ اخلاق کی اشاعت الیکشن کمیشن کرے گا۔

☆ پولنگ سکیم کا اعلان، ریٹرننگ آفیسرز

☆ انتخابی نشانات کا اعلان

☆ پولنگ عملہ کی تربیت، الیکشن کمیشن کی ذمہ داری

☆ پولنگ ایجنٹوں کی نامزدگی، تربیت (امیدواروں کی ذمہ داری)

☆ ووٹرز کی کم از کم عمر 18 سال ہو۔اس کے پاس شناختی کارڈ ہو۔اس کا نام ووٹر لسٹ میں درج ہو۔

امیدوار بننے کی شرائط:

☆ موجودہ قانون میں اُمیدوار کی عمر کم از کم 18 سال ہو۔

☆ بطور ووٹر اس حلقے کا رجسٹرڈ ہو۔

- ☆ سزا یافتہ نہ ہو
- ☆ کسی محکمے یا بینک کا نادہندا نہ ہو۔
- ☆ وہ کسی ادارے کے ساتھ معاہدے، ملازمت، ٹھیکہ میں شریک نہ ہو یعنی کوئی مفاد وابستہ نہ ہو۔
- ☆ فاتر العقل قرار نہ دیا گیا ہو۔

انتخابی قوانین:

- ☆ پاکستان الیکشن ایکٹ 2017ء
- ☆ پاکستان الیکشن رولز
- ☆ پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019ء
- ☆ ویلیج پنچائت اینڈ نیبر ہڈ کونسل ایکٹ 2019ء

انتخابات میں حصہ لینے کی تیاری:

- ☆ ہر شہری (خواہ وہ مرد ہو یا عورت) ہر سیٹ کے لیے امیدوار بن سکتا ہے۔
- ☆ بشرطیکہ وہ اس حلقے کا رہائشی ہو اور اس کا نام اس حلقے کی ووٹر لسٹ میں درج ہو۔
- ☆ اس کی کم از کم عمر اٹھارہ سال ہو۔
- ☆ وہ فاتر العقل نہ ہو۔
- ☆ کسی جرم میں سزا یافتہ نہ ہو۔
- ☆ کسی سرکاری محکمہ کا ڈیفالٹر نہ ہو۔
- ☆ کسی لوکل گورنمنٹ کا ملازم یا ٹھیکدار نہ ہو۔

پہلا قدم:

- ☆ ووٹ رجسٹریشن چیک کریں: اپنا، تجویز کنندہ، تائید کنندہ کا ووٹ چیک کریں۔
- ☆ اپ ڈیٹ اطلاع درست ہو۔ انتخابات کی ڈیٹ، انتخابی شیڈول کا بخوبی علم ہو۔
- ☆ بل وغیرہ کلیئر کریں۔ واجب الاداواجبات کلیر کریں۔

دوسرا قدم:

- ☆ اپنے حلقے کا انتخاب کریں
- ☆ حلقہ میں شامل علاقے نشاندہی کریں
- ☆ ووٹرز بارے معلومات حاصل کریں۔ ان کی تعداد اور حلقہ بندیاں
- ☆ اہم افراد، گروہ، جماعتیں۔ ایک لسٹ بنائیں

- ☆ اپنے لیے نامزد کنندہ اور تائید کنندہ تیار کریں
- ☆ ریٹرننگ آفیسر کا پتہ کرنا
- ☆ کاغذات نامزدگی حاصل کرنا
- ☆ ووٹرز فہرستیں حاصل کریں

تیسرا قدم:

- ☆ کاغذات جمع کرانا بمع فیس
- ☆ سکروٹنی میں شامل ہونا، انٹرویو کی تیاری، پولنگ ایجنٹ اور الیکشن ایجنٹ بنانا
- ☆ پولنگ سکیم حاصل کرنا، ریٹرننگ آفیسر سے رابطہ کرنا
- ☆ مخالفین بارے تنقید و جائزہ، پیشگی جوابات کی تیاری، اپنا انتخابی منشور
- ☆ ضابطہ اخلاق بارے آگہی

چوتھا قدم:

- ☆ انتخابی مہم گروپ بنانا جو رضا کار اور اپنے قریبی کارکنوں پر مشتمل ہو
- ☆ انتخابی نعرے، منشور کی تیاری اور تشہیر
- ☆ ضروری فنڈز کا بندوبست
- ☆ گھر گھر رابطہ مہم
- ☆ چھوٹی چھوٹی میٹنگ
- ☆ انتخابی نشان کی تشہیر
- ☆ بڑے اجتماع / جلوس ضابطہ اخلاق کی روشنی میں
- ☆ پولنگ ایجنٹ کی تقرری
- ☆ پولنگ ایجنٹ کی تربیت
- ☆ الیکشن ایجنٹ کی تقرری
- ☆ الیکشن آفس کا قیام